بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت سیدینؓ

صدیق اکبر حضرت بندگی میراں

سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ

و

سراجِ منیر حضرت بندگی میاں

شاہ خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ

مولف

سید عبد القادر مجاہد

نبیرہ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاںؒ

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ﴾

نام کتاب: سیرت سیدینؓ

مولف: سید عبدالقادر مجاہد

سن اشاعت: ماہ ذیقعدہ، ۱۴۳۵ھ، اکتوبر ۲۰۱۴ء

تعداد: ۵۰۰

کمپیوٹر کتابت SAN کمپیوٹر سنٹر نئی سڑک، چنچل گوڑہ، حیدر آباد

قیمت: 110 -/-

کتاب ملنے کا پتہ

(۱) بمکان مصنف :306-4-16 زبیدہ اپارٹمنٹ، کھلّہ، چنچل گوڑہ،
حیدر آباد۔ سیل نمبر۔7799519872۔ 9296509096

(۲) SAN کمپیوٹر سنٹر نئی سڑک، چنچل گوڑہ، حیدر آباد سیل نمبر9959912642

فقیر سید یعقوب باقر منظور مرحوم

نذرِ سیّدینؓ

(بندگی میراں سیّد محمود ثانیٔ مہدیؑ اور بندگی میاں سیّد خوندمیرؓ صدیق ولایت)

دُنیا کھڑی ہے ہر درِ ایوانِ سیّدینؓ
اب بھی رواں ہے چشمۂ فیضانِ سیّدینؓ

دونوں امام پاکؑ کی ہیں رفعتِ نظر
پہنچے گا کون تا حدِ امکانِ سیّدینؓ

دونوں امام پاک کے قائم مقام ہیں
لائیں کہاں سے ڈھونڈ کے ہمشانِ سیّدینؓ

ضوبار ان کی شمعِ بصیرت ہے آج بھی
انجم بکف ہے جادۂ عرفانِ سیّدینؓ

ہر اک فضا میں قاطعِ بدعت بنے رہے
کیا کم ہے دینِ حق پہ یہ احسانِ سیّدینؓ

عزمِ جہاد و جذبۂ حُرّیتِ عمل
یہ سب ہے اک عطیّہ عرفانِ سیّدینؓ

کیسے زبانِ میکش بے خود سے ہو بیاں
کیف و سُرور بادۂ فیضانِ سیّدینؓ

گلپوش معرفت سے فضا عطر بار ہے
سب کی نظر ہے سوئے گُلستانِ سیّدینؓ

دامن میں میرے حُسنِ عقیدت کے پُھول ہیں
خوشبوئے جاں ہے نسبتِ دامانِ سیّدینؓ

غفلت شعار قلب کی دُنیا بدل گئی
اللہ رے تصرّفِ فیضانِ سیّدینؓ

ہے خاتمینِؑ پاک پہ صدقے ہمارا دل
بے شک ہماری جان ہے قُربانِ سیّدینؓ

کردار ان کا رہبرِ منزل اگر نہ ہو
حرفِ غلط ہے دعوئ عرفانِ سیّدینؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ o کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ o

سیرتِ صدیقِ اکبرؓ

مولف

سید عبد القادر مجاہد

نبیرہ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاںؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ اخلاص

پیرومرشد حضرت سید خدا بخش میانجی میاں صاحب

(اہل دائرہ نو)

''سیرت سیدین'' مرتّبہ عزیزم سید عبدالقادر مجاہد کا ترتیب وار مطالعہ نظر نواز ہوا، مرتب نے بڑی عقیدت و محبت کا حق ادا کیا، اس میں کوئی دو رائے نہیں، اللہ تعالی ہی ان کی کوششوں کا بہترین اجر فرمائے گا۔

حضرات سیدینؑ اور اسلاف کی سیرتیں ہمارے لئے راہ ایمان کی راہیں فراہم کرتی ہیں اور ہمیں اپنی زندگی سنوارنے میں مدد کرتی ہیں تاکہ ہم ان کی اپنی زندگی کو آخرت سدھارنے کی جستجو میں لگائیں اور ان کے قدم پر قدم رکھنے کی کوشش کریں، جس سے ہماری آخرت روشن اور منور ہو سکے اور حاصل صراط مستقیم ہو۔

آپ کا وقت ''سیرت سیدین'' کے پڑھنے اور زندگی و آخرت سنوارنے میں اور کچھ حاصل کرنے میں ضائع کئے بغیر دعاء خیر، مرتب اور آپ کے اور میرے لئے کرتے ہوئے اپنے قلم کو روکنا چاہوں گا۔ خدا سب کے ایمان کو سلامت رکھے، آمین۔

فقیر خدا بخش میانجی (دائرہ نو)

۱۴/شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ

۱۳/جون ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

رہبرِ طریقت، واقفِ رموزِ حقیقت

پیرومرشد حضرت سید خوندمیر مجتہدی صاحب

(سجادہ دائرہ کلاں وسجادہ شہزادہ خاتم ولایت محمدیؑ شجرۃ المرشدین حضرت بندگی میراں سیدنا شاہِ یعقوب حسنِ ولایتؓ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم والمہدی الموعود العظیم

مہدویہ تاریخ کہ ہر باب پر بے پناہ تحقیقی کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے زیرِ نظر کتاب ''سیرتِ سیدینؓ'' ایک نہایت درجہ تحقیقی وتوصیفی کتاب ہے۔

برادرم سید عبدالقادر مجاہد میاں صاحب فرزند حضرت سید نصرت صاحبؒ ونبیرہ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحبؒ سجادہ دائرہ چنچل گوڑہ، کا یہ تحقیقی کام مہدویت کی تاریخ کے اس باب پر ایک عظیم کام ہے۔ سیرتِ سیدینؓ ان برگزیدہ ہستیوں کی سیرت ہے جن کی وجہ سے دنیا میں مہدویت کی روشنی پھیلی فتنوں بھری اس دنیا میں اولیا کرام و بزرگانِ دین اللہ تعالی کی روشن نشانیاں ہیں، انہوں نے اپنی تعلیمات سے اسلام کی صحیح تشریح فرمائی اور اپنے فعل وعمل سے اللہ تعالی کی توحید ثابت کی اور اتباعِ خاتمینؑ کی پابندی کر کے دکھائی، ان بزرگوں نے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالی کی سچّی محبت ڈالی اور یہ سب کچھ ان بزرگانِ دینؓ نے اپنے کردار وعمل سے کیا۔ یہ بوریا نشین ہستیاں جن کے سروں پر ولایت کا جگمگاتا تاج تھا اپنی ذات میں عجز وانکساری کے پیکر تھے۔ یہ کتاب انہی اللہ تعالی کے جانثاروں کی تاریخ ہے جو انسانی نظروں سے روپوش

ہونے کے باوجود صدیوں سے ہزاروں انجمنوں، لاکھوں مجلسوں اور کروڑوں دلوں میں آج بھی زندہ ہیں اور قیامت تک رہینگے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندی
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم اُن کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ اُن کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

جو قوم اپنے اسلاف (اکابر) کے صحیح اور سچّے حالات سے بے خبر ہے اور اُس کو علم نہیں کے اس کے رہبروں اور بزرگانِ دین نے دین وملت کی کیا خدمت کی ہے، اُن کے اعمال کیسے تھے، وہ کیا کرتے تھے، کیا کہتے تھے تو وہ قوم تاریکی میں بھٹک رہی ہے اور یہ تاریکی اُس کو گمراہی میں مبتلہ کر سکتی ہے اس لئے کے بزرگانِ سلف کے صحیح حالات سے ناواقفیت اُس کو غیر مصدقہ اور فرضی حالات گھڑنے اور جھوٹے افسانے تراشنے پر مجبور کر دیتی ہے، لہٰذا قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ اکابرینِ ملت کے اُن تذکار کو تلاش کر کے پڑھے جو حقائق پر مبنی ہوں اور جھوٹ کی آمیزش سے پاک ہوں۔

میرے مومن بھائی اس کتاب سے ہمت اور رہنمائی حاصل کریں کیونکہ برادرام سید عبدالقادر مجاہد میاں کی یہ کتاب بڑی تحقیق و کاوش کا نتیجہ ہے۔ برادرام مجاہد میاں کا اندازِ تحریر

دلنشین اور شگفتہ ہے جس سے ہر خاص و عام قاری اِن کی تحریر کا اسیر ہو کر رہ جاتا ہے۔

برادرم مجاہد میاں نے ''سیدین'' کے مستند اور جامع تذکار لکھ کر اُنھوں نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے، جو درحقیقت نامی گرامی اور جیّد علماء کرام کی ذمّہ داری تھی ایک کاسب کیلئے سارا دن چکّی کی مشقت اُٹھانے کے ساتھ ساتھ ''مشقِ سخن'' جاری رکھنا کس قدر صبر آزما کام ہے، اس کا اندازہ شائد عام قاری بلکہ بہت سے اہل قلم بھی نہیں کر سکتے۔ بقولِ اقبال

انہی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

غیر معمولی مصروفیات کے اِس عالم میں انھوں نے جس استقلالِ مزاج کے ساتھ اور جس خاموشی و تندہی سے اور نہ ستائش کی تمنّا نہ صلے کی پرواکا مصداق بن کر اپنا کام جاری رکھا جس کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔

''سیرت سیدینؓ'' کی اشاعت سے مجھے دلی خوشی محسوس ہو رہی ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیلِ خاتمینؑ و سیدینؓ کہ اس کتاب کو عوام و خواص میں مقبولیت عطا فرمائے اور مصنفِ کتاب کو اللہ تعالی اجرِ عظیم عطا فرمائیں۔ آمین۔

خاک پائے خاتمینؑ و سیدینؓ

فقیر سید خوندمیر مجتہدی اہل (دائرہ کلاں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت پیرومرشد مولانا سید دلاور میاں صاحب مخصوصی (اہل اپل گوڑہ)

(صدر مجلس علمائے مهدویه هند)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم والمهدی الموعود العظیم

سلف صالحین اورائمہ مجتہدین اور بزرگانِ دین ومرشدین کا راستہ اورطریقہ نہ صرف (صراط الذین انعمت علیھم) کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی اوراتباع وہ بابرکت قلعہ ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالی کے فضل وکرم سے نئے نئے فتنوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہےاور جب کوئی شخص ان حفاظتی حدودکو پھلانگ جاتا ہےتو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑھے میں جاگرے گا۔

آج کل بعض نام نہادحدیث پر چلنے کا دعویٰ کرنے والے بد مذھبوں نے تقلیداوراتباع ائمہ کی رسّی اپنی گردن سے کیا اُتاری کہ جوشخص جس شکاری کی زدمیں آیا اُسی کے جال میں گرفتار ہوگیااور نورھدایت سےمحروم اورسرچشمہ ھدایت ونجات ،قرآن وحدیث کے صحیح فہم سے دوراور بیگانہ ہوگیا، ان لوگوں کے چہروں سےصالحیت کا نورختم ہوجاتا ہےاس کے برعکس بغض وفساداور کبر و عداوت کے آثاران کے چہروں کےنقوش پرنمایاں ہوجاتے ہیں،مومن کے منجملہ صفات کے ایک صفت یہ بھی احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہے کہ(المومن برٌ کریمٌ)مومن نیکوکاراورکریم النفس ہوتا ہے۔اس کے برعکس فاسق کے بارے میں حدیث نبوی کے الفاظ ہیں کہ(الفاسق خبٌ لئیمٌ)یعنی فاسق شاطر و چالاک اورکمینہ ہوتا ہے۔اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں اگران بد مذھبوں پرنظرکی جائےتو وہ اس مومنانہ پہچان سے عاری ہی ملیں گے،اس کے برعکس بغض وکینہ،فتنہ پروری،فریب اور چالبازی ان کے اکابرعلماء سےلیکرعوام الناس تک کے کرداروعمل پر چھائی نظرائے گی،یہ لوگ اپنے دینی اِنتشاراور پراگندہ مزاجی کےسبب اسلاف اورصالحین و بزرگانِ دین کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہیں۔اسی

لئے مولانا حضرت جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں; (چو خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکاں زند) ترجمہ; مولانا فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کسی کی رسوائی چاہتا ہے تو اس کو پاک لوگوں پر طعن وتشنیع کرنے کی طرف مائل کردیتا ہے اور یہ مائل کرنا بسبب اس کی شامتِ اعمال ہوتا ہے۔ اور پھر فرماتے ہیں (ورخدا خواہد کہ پوشید عیب کس۔ کم زند در عیب معیوباں نفس) ترجمہ: اور جب حق تعالی کسی بندہ کی عیب پوشی کرنا چاہتا ہے تو اس کو توفیق دیتے ہیں کے وہ معیوب لوگوں کے عیب پر بھی کلام نہیں کریں۔ اور پھر مولانا رومؒ فرماتے ہیں (چوں خدا خواہد کہ ماں یاری کند۔ میل مارا جانب زاری کند) ترجمہ: جب اللہ تعالی ہم پر احسان کرنا چاہتا ہے تو ہماوے میلان کو آہ وزاری کی طرف کردیتا ہے۔ انہی مبارک سیرتوں میں پیش نظر کتاب ''سیرت سیدین'' جو صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ کی پاک سیرت پر قلمبند کی گئی ہے۔ ایسے ہی سیرتوں کو پڑھنے سے قلوب منور ہوتے ہیں اور روح میں پاکیزگی ہوتی جس سے ایمان وعقیدہ میں پختگی ہوتی ہے۔

زیر نظر کتاب کے مئولف جناب سید عبدالقادر مجاہد میاں صاحب ہیں جو نبیرہ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحب قبلہ نورّ اللہ مرقدہ ہیں اور مئولف کے والد حضرت سید نصرت صاحبؒ ہیں جن کو اللہ تعالی نے علمی گھرانہ میں پیدا فرمایا ہے۔ سید عبدالقادر مجاہد میاں نے دونوں سیدین سلام اللہ علیھما کی سیرتوں کو مفصل اور آسان انداز میں قلمبند کیا ہے جسکی قوم کے ہر نوجوان کو اور تمام افرادِ قوم کو بھی سخت ضرورت تھی اور یہی پاکانِ خدا ہیں جن کی مقدس سیرتوں پر چل کر بندہ خدا تک پہنچ سکتا ہے مئولف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ کتاب ہر عام وخاص میں مقبول ہوجائے۔ امین۔

فقیر سید دلاور مخصوصی (اہل اپل گوڑہ)

۲۳/ ۷ /۲۰۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

ضیائے ملت حضرت مولانا الحاج ابوریحان سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب قبلہ

(مولوی کامل جامعہ نظامیہ و سرپرستِ ادارہ عمادِ ملت، چنچل گوڑہ، حیدرآباد)

الحمد الله و کفی وسلامٌ علیٰ عبادِ ہ الذی نصطفیٰ

آج دنیا میں قتل وغارت گردی، خون خرابے نئے نئے فتنہ وفساد ہورہے ہیں، دہشت گردی کا بازار جو گرم ہے اور انسان، انسان کو کاٹ رہا ہے وہ صرف نفس امارہ کے نتیجہ میں ہورہا ہے۔ حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ نفس ایک بلائے عظیم ہے۔ جس نے نفس کو اپنے قابو میں کرلیا۔ یہ بندہ حقیر اپنے الفاظ میں کہے گا کہ وہ اِس زمانے کا جنید بغدادیؒ یا بایزید بسطامیؒ ہے۔ کسی نے نفس امّارہ کے تعلق سے کہا ہے۔

نہنگ واژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا

بڑے موزی کو مارا نفس امّارہ کو گر مارا

کوئی انسان مگر مچھ، اژدھے، شیر کو ماردے تو کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ اگر وہ نفس امّارہ کو ماردیتا ہے تو وہ سب سے بڑا انسان بن جاتا ہے۔ جتنا ہم نفسانی خواہشات کو ختم کرتے جائیں گے اپنے نفس پر ملامت کرتے رہیں گے تو اللہ کے پاس اُس کے رسولؐ کے پاس مہدی موعودؑ کے پاس ہم سرخرو ہوتے جائیں گے۔ مہدی موعودؑ فرماتے ہیں نفس باقی فساد باقی، یعنی جب تک نفس باقی رہے گا، نفس کی شرارتیں ہوتی رہیں گی۔ دنیا میں فسق وفجور قتل وغارت گیری، ظلم وزیادتی، لڑائی، جھگڑے، فسادات ہوتے رہیں گے۔ اب یہاں نفس کی کارستانی کے بیان کے لئے اگلے ادوار میں جو ہوا یا موجودہ دور میں ہو رہا ہے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ مسلمان، مومن، مہدوی جہاں تک ہوسکے اپنے نفس

کوقابو میں کرتا جائے گا، وہ اللہ کے پاس معزز ومکرم ہوتا جائے گا اور ملکوتی صفات کا آہستہ آہستہ حامل ہو تا جائے گا۔ حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ **من عرف نفسہ فقد عرف ربّہ** جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اُس نے اپنے ربّ حقیقی کو پہچان لیا قرآن مجید میں نفس کی تین حالتیں بیان کی گئی ہیں، پہلا: نفس امارہ۔ دوسرا نفس لوامّہ۔ تیسرا نفس مطمئنہ۔

نفس امّارہ : یہ وہ نفس ہے جو ہمیشہ انسان کو برائی اور گناہ کی طرف کھینچتا اور اسپر بار بار اصرار کرنے کے لئے اکساتا ہے اور توبہ کی توفیق سے محروم کر دیتا ہے۔ جس انسان سے توبہ کی توفیق چھن جائے یا اُس سے وہ محروم ہو جائے تو ایسے شخص کے لئے رجوع الی اللہ ہونے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

نفس لوامّہ : یہ وہ نفس ہے جو انسان کو برائی پر کسی غلط باتوں یہ کاموں پر جھنجھوڑتا ہے، اگاہ کرتا ہے۔ یہ نفس کی بہتر صورت ہے، کیونکہ یہ نفس رجوع الی اللہ کی طرف راغب کرتا ہے، نفس میں اگر احساس کی کیفیت بھی باقی رہے تو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے، ہر مومن کے قلب وزہن میں کم از کم یہ احساس جاگے تو انتقام لینے کا جذبہ آپس میں ایک دوسرے کیلئے سرد پڑ جائے گا۔

نفس مطمئنہ : یہ وہ نفس ہے کہ اس میں گناہ یا برائی کا تصوّر بھی نہیں آتا، یہ نفس کی بہت اعلیٰ وارفع حالت ہے، اللہ تعالی کے خاص بندے جب دنیا میں آتے ہیں تو اپنے ساتھ نفس مطمئنہ کو لیکر آتے ہیں، جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو اپنے ساتھ نفس مطمئنہ کو لیکر جاتے ہیں۔ جب مومن کا وقت قریب آتا ہے تو ہاتف غیبی کی طرف سے یہ ندا ہوتی ہے۔ سورۃ الفجر میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔ اے اطمینان والی روح ! اپنے پروردگار کی طرف چل، تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی اور اللہ تعالی فرمائے گا میرے خاص بندوں میں جامل اور تیری جنت میں داخل ہو جا۔ خدا کرے ہر مہدوی کا جب وقت آخر آئے تو یہ آواز ہاتف غیبی کی طرف سے اُس کے کانوں میں آنے لگے۔ امین

دوسری بات یہ ہے کہ نفس مطمئنہ مجاہدات، ریاضات، تقویٰ، پرہیزگاری، خوف الٰہی سے ذکر واذکار، شب بیداری وتہجد گزاری سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ بہرحال نفس کی تین حالتوں پر سیر حاصل قلمی

گفتگو تمام تر ہوئی اور حاصل کلام یہ نکلا کہ سب سے بہتر نفس نفس مطمئنہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ **قال النبی ﷺ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ** ۔ اللہ والوں کے تذکرے کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کا تذکرہ نزول رحمت کا باعث ہے اسی لئے بزرگان دین اہل اللہ کے تذکرے پڑھا کرتے اور سنایا کرتے تھے۔ ایک عارف کامل نے فرمایا تھا '' حبّ درویشاں کلیدِ جنت است '' اہل اللہ کی محبت جنت کی کنجی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اِن بزرگوں کی محبت کی وجہ سے انسان کے دل میں خدا کا خوف اور اُس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ جب اللہ کا خوف اور اُس کی محبت ہوگی تو یقینی طور پر انسان کو جنتی بنا دے گی۔ سچّی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنے محبوب کا عمل اختیار کرے تو یہ محبت صحیح ہوگی، اسی واسطے بزرگوں نے تذکرے اولیاء کو اپنے روزمرّہ کے معمولات میں مقرر کر لیا تھا۔ حضرت ابوحنیفہؒ نے بڑی اچھی بات فرمائی۔ **اُحبّ الصالحین و لست منھم. لعلّ اللہ یرزقنی صلا حا** ۔ میں اللہ والوں سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ میں اُن میں سے نہیں ہوں تا کہ اللہ اُن کی محبت کی وجہ سے میرے اندر صالحیت عطاء فرمادے۔ اسی طرح بقول حضرت حافظ شیرازیؒ کے

جاں پرورست قصّۂ ارباب معرفت
رمز برو بپرس حدیث بیاہ بگو

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عارفوں کے حالات مومنین کیلئے اُن کی روح کی بالیدگی کا سبب بنتے ہیں۔ اُن سے روحانیت کی باتیں اور ولایت کا تذکرہ سنو، ہمارے بزرگوں کے حالات میں یہ باتیں پائی جاتی تھیں کہ وہ صاحبانِ حال تھے، وہ لوگوں کے باطنی حالات سے پوری طرح واقفیت رکھتے تھے اسی لئے انہیں صاحب حال کہا جاتا تھا۔ امجد حیدر آبادی نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔ '' جب حال نہیں تو خال میں رکھا کیا ہے '' مطلب یہ کہ ایک اللہ والے کے لئے صاحب حال ہونا چاہیئے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضلِ بے پایاں اور اُس کا بے حساب شکر و احسان ہے کہ اُس نے سب

سے پہلے ہم کوانسان بنایااورانسانوں میں مسلمان بنایاأس کے بعدہم کوایسی قوم میں پیدافرمایاجس قوم کاذکرقرآن کریم میں اسطرح فرمایاگیاہے۔''یہ وہ قوم ہے جواللہ تعالی سے محبت کرتی ہےاوراللہ تعالی اس سے محبت کرتاہے'' بحمداللہ یہی قوم،قوم مہدویہ ہےاوراس قوم کواللہ تعالی تصدیق مہدی سے مشرف فرمایاہے۔ ہمارےقوم کےمشہورشاعرحضرت سیف منوری مرحوم نے تصدیق مہدیؑ کےتعلق سے بڑی اچھی بات کہی ہے۔

خوش نصیبی تھی کہ تصدیق ہوئی ہم کو نصیب

ناز ہم اپنی مقدر پہ کیا کرتے ہیں

زیرنظرکتاب الموسوم''سیرت سیدین'' جوصدیق اکبرحضرت بندگی میراں سیدمحمودثانی مہدیؓ وسراج منیرحضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرصدیق ولایتؓ کی سیرت پرلکھی گئی ہے جس کومولف برادر زادہ سیدعبدالقادرمجاہدزادَقدرہٗ واقبالہٗ نے تالیف کی ہے۔قوم مہدویہ کی شاید یہ پہلی کتاب ہے جو سیدینؓ کی سیرت مبارکہ پرتحریرکی گئی ہے۔ جناب سیدعبدالقادرمجاہدصاحب نے معتبرقومی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے سیرت سیدینؓ پرکافی موادجمع کرکےقوم کواستفادہ کرنے کا بہترموقعہ فراہم کیا ہے۔مولف موصوف کوجودینی، مذہبی،علمی،قلمی شغف ملاہے وہ اُن کواپنے خاندانی ورثہ میں حاصل ہوا ہے۔اللہ تعالی ان کی مجاہدانہ قلمی کاوشوں کوعنداللہ وعندالنّاس شرفِ قبولیت عطافرمائے اورقوم مہدویہ کے لئے اِن کےقلمی خدمات کے دائرے کووسیع سے وسیع تر بنائے آمین مولف صاحب کے بیشتر رسائل کی اشاعت ہوچکی ہے۔جن کے نام حسب ذیل ہیں (۱) سیرت جانشین خاتم ولایت محمدیہؐ امیرالمصدقین ،صدیق اکبرحضرت بندگی میراں سیدمحمودثانی مہدیؓ (۲) مبارک راتیں (شب معراج،شب برات، شب قدر) (۳) سیرت شہزادہء خاتم ولایت محمدیؐ حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ۔

برادرزادہ سیدعبدالقادرمجاہدزادَقدرہٗ واقبالہٗ کامختصرتعارف یہ ہے کہ موصوف احقرالعباد کے

بھتیجے ہیں، میرے برادرِ بزرگ یعنی پھوپی زاد بھائی حضرت سید نصرت صاحب نورؔ اللہ مرقدہٗ کے فرزند ارجمند اور سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحب قبلہؒ کے نبیرہ ہیں، برادر بزرگ حضرت سید نصرت صاحب نورؔ اللہ مرقدہٗ کو حقیر فقیر سے بڑی محبت و شفقت تھی جب بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا فقیر اُن کے بزرگانہ ومشفقانہ اندازِ گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا جتنی دیر حضرت کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوتا اُتنی دیر دینی باتیں ہوتیں بزرگانِ قوم کے حالات و واقعات بیان کرتے تھے حق گوئی و بے باکی حضرت مرحوم کا وصفِ خاص تھا،

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ تعالیٰ کے شیروں کو آتی نہیں رباعی

اللہ تعالیٰ حضرت سید نصرت صاحب نورؔ اللہ مرقدہٗ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطاء فرمائے اپنے قُرب و دیدار کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔ سلطان الواعظین حضرت سید عیسیٰ حاجی میاں صاحب قبلہؒ کا اپنے وقت کے واعظین عظام میں ممتاز ومنفرد مقام تھا، حضرت کے وعظ و بیان سے متاثر ہو کر قوم نے انہیں سلطان الواعظین کا لقب دیا تھا۔

المفتقر الی اللہ سید مطیع اللہ ذاکر منوری غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

عالم اسلام کے تمام مصدقین مہدی موعودؑ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں اور اپنی دعاؤں میں اس ناچیز بندہ کو بھی شامل کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالی نے بندہ کے ذریعہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی سیرت کے چند پہلوں کو مختصراً ایک جگہ جمع کرواکے سیدینؓ کے نام سے قلمبند کروایا ہے۔ تاکہ آخرت میں سیدینؓ کی ہی شفاعت سے بندہ کی بخشش کا سامان ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے میرے جیسے گنہگار سے یہ کام لیا ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی یا کوتاہی ہو تو معافی کا طلبگار رہوں۔

سیدینؓ کی سیرت کے ہر پہلو کو قلمبند کرنا میرے جیسے احقر کا کام نہیں پھر بھی سیدینؓ کی سیرت لکھنے کی وجہ صرف سیدینؓ کا عشق ہے۔ اللہ تعالی کا میں بے حد مشکور وممنون ہوں کہ اُس نے مجھے کوئی عالم دین نہیں بنایا اگر میں بھی عالمِ دین ہوتا تو نہ جانے سیدینؓ کی سیرت کے ان پہلوں کو بھی اجاگر کر دیتا جو سیدینؓ کی سیرت میں موجود ہی نہیں ہیں یا پھر جس کی کوئی دلیل نہ ہو کیونکہ عالمِ دین اپنی بات ثابت کر نے کے لئے ایسے ایسے دلائل پیش کرتے ہیں کہ عقل وفہم رکھنے والے لوگ بھی لاجواب ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک عالم صاحب کے پاس اتنا مال و زر تھا کہ جس پر زکوۃ واجب ہوتی تھی۔ مگر زکوۃ واجب ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مال و زر ایک سال تک اُن صاحب کی ملکیت میں رہے۔ اس شرط کا فائدہ اُٹھاتے ہوے وہ عالم صاحب گیارہ مہینے تک وہ سارا مال و زر اپنے پاس رکھتے تھے اور گیارہ مہینے ہوتے ہی وہ سارا مال و زر اپنی بیوی کو اللہ دیا کہہ کر دے دیتے تھے۔ اسی طرح اُن عالم صاحب کی بیوی بھی گیارہ مہینے تک وہ سارا مال و زر اپنے پاس رکھتی تھیں اور گیارہ مہینے ہوتے ہی وہ سارا مال و زر اپنے شوہر کو اللہ دیا کہہ کر دے دیتی تھیں۔ اس طرح دونوں میاں بیوی زکوۃ

دینے سے بچنے کا احمقانہ راستہ نکال لیا۔اللہ تعالی کی دی ہوئی دولت کو غیر مناسب طریقہ سے بچانے کے لئے عالم صاحب نے اپنے علم کا غلط استعمال کیا جب کہ وہ اچھی طریقہ سے جانتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالی نے کئی مرتبہ زکوۃ دینے کا حکم فرمایا ہے۔مگر پھر بھی اللہ تعالی کی حکم عدولی کرتے ہوئے اللہ کے دیئے ہوئے علم کا غلط فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایسے علماء نہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ میں رکھے ہوئے ہیں بلکہ معصوم عوام کو بھی فریب دے رہے ہیں لیکن یہ بات ہم سب کو اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالی کو تو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔(اللھم حفظنا)اللہ تعالی نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے، ہمیں اُن سے پرہیز کرنا چاہیئے اور حق پر چلتے ہوئے حقیقت پر نظر رکھنا چاہیئے ،ایسا کچھ کہنے اور لکھنے میں نہیں لا نا چاہیئے جو سچ نہیں ہے یا اُس چیز کو ثابت نہیں کرسکتیں یا نصِ قطعی سے نہ ہو۔ بندہ نے یہ سیرت ،سیدین کے عشق کی بناء پر لکھی ہے۔اکثر سننے اور پڑھنے میں آتا ہے کے جنگ اور عشق میں ہر چیز جائز ہوتی ہے مگر بندہ ہر سنی سنائی بات پر یقین نہیں کرتا اور نہ ہی اُن باتوں کو قلمبند کرنا مناسب سمجھتا ہے۔اسکی خاص وجہ یہ ہے کہ ایسی باتوں کو ثابت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کوئی بات نص قطعی سے ثابت ہوسکتی ہیں۔اگر بندہ سماعی باتوں کو جمع کرے تو سید محمود ثانی مہدیؒ کی سیرت کا کوئی ایک پہلو ہی اتنا طویل ہو جائیگا کہ ہزاروں صفحات بھی کم پڑ جائیں گے اور ممکن ہو کچھ حد تک غلو بھی ہو جائے ،مگر بندہ نے سیرتِ سیدینؓ لکھنے میں حتی الامکان غلو سے بچنے کی پوری کوشش کی ہے۔مگر پھر بھی کہیں غلو ہو گیا ہے تو سیدینؓ کی ہستی وہ ہستی ہے جس کیلئے غلو کرنا بھی میرے جیسے عاشقِ سیدینؓ کیلئے کچھ حد تک جائز ہو جاتا ہے، کیونکہ عشق میں صحیح غلط کی زیادہ پرواہ نہیں ہوتی ہے۔مگر پھر بھی وہی لکھنے کی کوشش کی ہے جو قومی کتابوں میں درج ہے۔بعض نکات سیرتِ سیدینؓ میں ایسے بھی ہیں جو بندہ نے سیدینؓ کے عشق میں لکھے ہیں۔سیدینؓ سے عشق یوں ہی پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ آپؓ حضرات کی سیرت پڑھنے اور سننے اور آپ حضرات کی اللہ،رسولؐ اور مہدیؑ کی محبت اور اتباع کی بنا پر ہوا ہے۔خاص کر بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا جب

بھی نام لیتا ہوں بندہ کا ہر وہ کام بن جاتا ہے جو پہلے لاکھ کوششیں اور دعاؤں کے کرنے کے بعد بھی نہیں بنتا تھا۔ بندہ نے جب بھی بندگی میراں سید محمودؓ کے وسیلہ سے اللہ تعالی سے دعا کی ہے اللہ تعالی نے قبول فرمائی ہے، ایسا ایک دو بار ہی نہیں بلکہ کئی بار ہوا ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کی یہ فیضیابی نہ صرف بندہ پر ہوئی بلکہ بندہ کے کئی جاننے والوں پر بھی ہوئی ہے، ایسے بے شمار مصدقین اور بھی ہونگے جن کو ثانی مہدیؓ کا فیض پہنچتا ہوگا۔ اللہ تعالی جب بندہ کے جیسے گنہگار کی دعا ثانی مہدیؓ کے وسیلہ سے سن لیتا ہے تو اُن نیک مشائخینِ اکرام اور اللہ تعالی کے وہ نیک بندے جو ثانی مہدیؓ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں، اُن کی دعا کس آسانی سے قبول کرتا ہوگا، اور یہ وہی لوگ ہونگے جو سیرتِ سیدینؓ پر چلنے کی کوشش کرتے ہونگے، اور انہی لوگوں کو دونوں جہانوں میں کامیابی ملتی ہوگی۔

''سیرتِ سیدین'' کی اشاعت کیلئے جن حضرات نہ جس انداز میں بھی مدد کی ہے بندہ اُن سب ہی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے، خاص طور پر میرے بڑے بھائی فقیر سید خوندمیر عارف کا جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میرا حوصلہ بڑھایا ہے۔ انشاءاللہ اُن سب ہی حضرات کو اللہ تعالی دین اور دنیا میں کامیابی عطا فرمائیگا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور تمام مہدویوں کو خاتمینؑ اور سیدینؓ کے صدقے سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب کرے اور ساتھ ہی خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین

نوٹ: سیدینؓ کے کئی مضامین میں نقلیات اور احادیث کا مفہوم لکھا گیا ہے۔ قومی اور اسلامی کتب میں اصل نقلیات اور احادیث موجود ہیں۔

خاکپائے محمدینﷺ اور سیدینؓ

سید عبدالقادر مجاہد

(معتمد وائی.بی.ایم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائیٹی)

ثانی مہدیؓ

(بندگی میراں سید محمودؓ فرزندِ دلبند مہدیٔ موعودؑ)

ثانی مہدیؓ لقب محمود نام — صورت وسیرت میں ہم شانِ امامؑ
سیدِ محمودؓ وہ عالی نسب — قلب ہے جس کا تجلی گاہِ رب
سیدِ محمودؓ وہ ذی افتخار — گلشنِ شاہِ رسالتؐ کی بہار
سیدِ محمودؓ وہ عالی گہر — مہدیٔ موعودؑ کا نورِ نظر
سیدِ محمودؓ وہ ذی احتشام — ہم صفاتِ مہدیٔ عالی مقام
مہدیٔ برحق نورِ عین ہے — وہ الہدادیؓ کے دل کا چین ہے
مہدیٔ صادق کا وہ تسکینِ جاں — جس کی سیرت رہنمائے عارفاں
مہدیٔ موعودؑ کا دُرِّ یقیں — بعدِ مہدیؑ فیضِ احساں کا امیں
مہدیٔ ہادی کا مہرِ ضوفشاں — جس کے رخ سے حسنِ سنّت ہے عیاں
جس نے دکھلائی ہمیں راہِ ادب — حسبِ تعلیمِ شہنشاہِ عربؐ
وا کیا ہے جس نے درِ تبلیغ کا — جس نے بدعت کا دِیا گل کردیا
جس نے دی توحیدِ کامل کی اذاں — جس کے منہ میں ہے طریقت کی زباں

وہ ضیائے جلوۂ معبود ہے
نورِ چشمِ مہدیٔ موعودؑ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدیق اکبرؓ کی ولادت باسعادت

جانشین خاتم ولایت محمدیہؑ، اول میراں، امیر المصدقین، مہتابِ ولایت، مبشر حق، مقبولِ معبودؑ، سید السادات، منبع البرکات، سیرِ نبوت، رہبرِ ولایت، صاحبِ معجزات، بدرولایت، سیرِ رسولؐ صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت اتر پردیش کے شہر جونپور میں ۲۲/ رجب ۸۶۹ھ میں حضرت امام الکائنات، رحمت اللعالمین، شہنشاہ ولایت، ہمسر رسول اللہ ﷺ، معصوم عن الخطا، خلیفۃ اللہ، آفتاب ولایت، خاتم ولایتِ محمدیؐ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام وام المومنین، ام المصدقین سید تنا بی بی الہدیتیؓ کے گھر ہوئی۔ جب یہ ولایت محمدیؐ کا چراغ رونما ہوا، حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عمر مبارک ۲۲ سال تھی۔ حضرت سید محمودؓ کی ولادت ایسے گلستاں میں ہوئی جو علم وفضل کا گہوارہ تھا، جو ولایت محمدیؐ کے نور سے روشن تھا۔ ایسے میں حضرت مہدی موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے۔ ''اے سید محمد ہم نے تمہارے اس چشم و چراغ کو، ہمارے حبیبؐ کا ہمنام محمود رکھا ہے۔ تم بھی اس کو سید محمود کے نام سے پکارو'' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا زمین پر ''محمد'' نام ہے۔ چوتھے آسمان پر ''مبارک'' نام ہے اور عرش پر ''محمود'' نام ہے۔ اس طرح آپ کا اسم گرامی اللہ کے حکم سے ''محمود'' رکھا گیا۔ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے آغوش خاتم ولایت محمدیؐ میں تعلیم وتربیت پائی اور آپؓ کا بچپن شہنشاہ ولایت حضرت مہدی موعود علیہ السلام وام المومنین بی بی الہدیتیؓ کے زیر سایہ گذرا۔

صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ آپؓ کی پیدائش کس عظیم مرتبت، ہمسر رسول اللہ، معصوم عن الخطا، خلیفۃ اللہ،

خاتم ولایت محمدیؑ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام وام المومنین' ام المصدقین سیدتنا بی بی الہدیتیؓ کے گھر ہوئی۔اور آپؓ کا اسم مبارک کس عظیم الشان انداز میں رب العالمین،خالقِ کائنات،غفورالرحیم نے رکھا، بندہ کی معلومات کے مطابق،کائنات کی ابتدا سے لیکرزمانہءحال تک اللہ تعالی نے حضرت زکریا علیہ السلام اور میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے علاوہ شاید ہی اپنے کسی مقرب بندہ کا نام رکھا ہوگا (واللہ اعلم)،جب سے دنیا وجود میں آئی تب سے لیکرابھی تک اللہ تعالی نے بےحساب بندوں کو پیدا کیا جس میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تین سوتیرہ رسول اور بےحساب اولیاءاور بےشماراللہ تعالی کے مقرب بندہ ہونگے ،مگرکسی کا بھی نام اللہ تعالی نے نہیں رکھا۔خاتم ولایت محمدیؑ کے دور سے لیکرزمانہءحال تک اللہ تعالی نے کسی کا نام رکھا ہےتو وہ صرف اورصرف میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا،اللہ تعالی کی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ پراس کرم نوازی سے بخوبی ہرقاری سمجھ سکتا ہے کہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا اللہ تعالی کے پاس مقام و مرتبہ کیا ہے۔اللہ تعالی کی ازل سے ہی یہ حکمت رہی ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ بندوں کے مقامات کو ظاہرکرنے کیلئے الگ الگ انداز میں انعامات عطا کرتا رہاہے اوراس کومخلوق پرظاہربھی کرتا رہاہے۔جیسے کہ آدم علیہ السلام کوخلیفتہ اللہ اورصفی اللہ بنایا نوح علیہ السلام کونجی اللہ بنایا،ابراہیم علیہ السلام کوخلیل اللہ بنایا،اسمعیل علیہ السلام کوذبیح اللہ بنایا،موسی علیہ السلام کوکلیم اللہ بنایا عیسی علیہ السلام کوروح اللہ بنایا محمدﷺ کواپنا حبیب بنایا خاتم الانبیاء بنایااورمعراج عطا فرمائی اورسید محمد جونپوری کومہدی المعود،خلیفتہ اللہ اورمراداللہ بنایا اسی طرح میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا اسم مبارک خودرکھ کرصدیق اکبرمیراں سید محمود ثانی مہدیؓ کوعزت بخشی۔

ہجرت کا آغاز وتصدیق مہدیت

جب حضرت ثانی مہدیؓ کی عمر ۱۸/ سال ہوئی تو آپؓ اپنے والدمحترم حضرت مہدی

موعودؑ کے ساتھ شہر جونپور سے دانا پور کی طرف ہجرت کی اور دانا پور میں قیام کیا اس دوران بی بی الہدیتیؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ ''تیرا شوہر مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدیؐ ہے۔'' بی بی الہدیتیؓ نے اپنا یہ معاملہ حضرت مہدی موعودؑ کو سنایا تو حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا آپؓ سچ کہتی ہیں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان ہوتا ہے کہ ''تجھ کو ہم نے مہدی موعودؑ کیا ہے'' جب ظہور کا وقت آئے گا' اظہار ہوجائے گا۔ اسی وقت بی بی الہدیتیؓ نے حضرتؑ کی قدم بوسی کی اور عرض کیا میرانجی آج سے پہلے مجھ سے نادانستہ طور پر کبھی بھی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف فرمایئے اور گواہ رہیئے کہ میں آپؑ کی مہدیت کی تصدیق کرتی ہوں اور آپؑ ہی کو مہدی موعود تسلیم کرتی ہوں اور رسول اکرم ﷺ کی طرح آپؑ کی بھی عظمت کا اعتقاد رکھتی ہوں **''صدیق ولایت''** یعنی میراں حضرت سید محمودؓ نے خیمہ کے باہر سے اس الہامی گفتگو کو جو مابین بی بی الہدیتیؓ اور حضرت مہدی موعودؑ کے ہو رہی تھی سن کر مست و جاذب بحق ہوگئے، اسی وقت اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت مہدی موعودؑ نے باہر آ کر دیکھا کہ میراں سید محمودؓ جاذب اور مستغرق بحق ہوگئے ہیں تو آپؑ فوراً میراں سید محمودؓ کو اپنی گود میں اُٹھا کر خیمہ کے اندر لا کر فرماتے ہیں کہ بی بی دیکھو بھائی سید محمودؓ کا دل اور جسم اور تمام گوشت و پوست' بال بال لا الہ الا اللہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد ثانی مہدیؓ کو گود سے نیچے لا کر اپنے گھٹنے کا ٹیکہ دیکر بی بیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور پھر میراں سید محمودؓ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے، وہی میراں سید محمودؓ کے سینہ میں بھی ڈالا گیا ہے۔ (مولود۔۳۰۔۲۹)

قوم مہدویہ کی سب سے پہلی اور مستند، امامنا کی سیرت ''مولود'' میں حضرت عبدالرحمٰنؓ نے میراں سید محمودؓ کو صدیق ولایت کے لقب سے موسوم کیا مگر بعد میں لکھی جانی والی کتابوں میں حضرت شاہ خوندمیرؓ کے ساتھ یہ لقب اس قدر لکھا گیا ہے کہ قوم میں ہر کوئی صدیق ولایت کا

نام سنتے ہی سمجھ جاتا ہے کہ حضرت شاہ خوندمیرؓ کا ذکرِ مبارک کیا جارہا ہے۔ خیرام المومنین بی بی الہدیتیؓ اور حضرت مہدی موعودؑ کے مابین جوالہامی گفتگو ہوئی اُس کوسن کر صدیق اکبر میراں سید محمودؓ مستغرق بحق ہوگئے تو اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو حکم دے کر فرمایا ''جا'' میرا خاص بندہ سید محمود میری ذات میں فنا ہوگیا ہے اُسے اپنی گود میں اُٹھا کر خیمہ کے اندر لے جا کیونکہ یہ ہمیں منظور نہیں ہے کہ ہمارا محبوب بندہ، خیمہ کے باہراس طرح ہماری ذات میں مست و بے خود پڑا رہے اور فرمایا: ہم نے (اللہ تعالی نے) سید محمود کو اپنا دیدار کروایا ہے اور سید محمود کے جسم کے سارے اعضاء میں ہمارا ظہور ہے۔ مہدی موعودؑ جب اللہ کے حکم سے باہر آ کر دیکھتے ہیں کہ میراں سید محمودؓ جاذب اور مستغرق بحق ہوگئے ہیں تو آپؑ فوراً میراں سید محمودؓ کو اپنی گود میں اُٹھا کر خیمہ کے اندر لا کر فرماتے ہیں کہ بی بیؓ دیکھو بھائی سید محمودؓ کا دل اور جسم اور تمام گوشت و پوست' بال بال الا اللہ ہوگیا ہے۔ اسکے بعد مہدی موعودؑ نے بی بیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور پھر میراں سید محمود ؓ کہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے وہی میراں سید محمود ؓ کہ سینہ میں بھی ڈالا گیا ہے۔ جس طرح دور نبوت میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے اپنے صدیق کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ نے جو چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز ابوبکر صدیقؓ کے سینہ میں ڈالی ہے۔ اسی طرح دور ولایت میں حضرت مہدی موعودؑ نے اپنے صدیق کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ نے جو چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز میراں حضرت سید محمودؓ کے سینہ میں ڈالی ہے۔ پس میراں سید محمودؓ پہر یا دو پہر کے بعد ہوشیار ہوئے اور مہدی موعودؑ کہ حضور میں مہدی موعودؑ کی مہدیت کی تصدیق کی۔

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو ذکر خفی کی تعلیم

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ جب ہوشیار ہوئے تو فوراً مہدی موعودؑ کے حضور میں

تصدیق سے مشرف ہوئے۔اور آپؓ نے فرمایا حضرت سید محمد جونپوری ہی مہدی موعود ہیں' میں دل سے مانتا ہوں اور زبان سے اقرار کرتا ہوں۔اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو ذکر خفی کی تعلیم دی۔(سوانح مہدی موعود۔۱۳۷)

صدیق اکبر حضرت سید محمودؓ ثانی مہدیؓ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے آپؓ نے مہدی موعودؑ کی تصدیق کی۔جس طرح دور نبوت میں بی بی خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اکرمؐ کی تصدیق کی تھی اسی طرح دور ولایت میں بی بی الہدیتیؓ کے بعد سب سے پہلے حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کی۔ثانی مہدیؓ کے تصدیق کر نے کے بعد مہدی موعودؑ نے صدیق اکبر حضرت سید محمودؓ ثانی مہدیؓ کو ذکر خفی کی تعلیم دی۔ دور نبوت میں رسول اکرمؐ نے کئی بشارتیں اپنے یار غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دی تھی۔دور ولایت میں حضرت مہدی موعودؑ نے اپنے جانشین صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو بھی کئی بشارتیں عطا فرمائیں۔

مانڈو میں سلطان غیاث الدین کا تصدیق کرنا

مہدی موعود علیہ السلام ہجرت کرتے ہوئے جب مانڈو پہنچے تو وہاں پر بہت سے لوگوں نے مہدیت کی تصدیق کی جن میں قابل ذکر حضرات کے اسم گرامی جو قومی کتب سے دستیاب ہوئے ہیں وہ ہیں حضرت بندگی میاں الہداد حمیدؓ، سلطان غیاث الدینؓ وغیرہ۔سلطان غیاث الدین خلجیؒ کو جب یہ اطلاع ملی کہ جونپور سے ایک دیندار، پرہیز گار، متقی، ولی صفت بزرگ جن کا اسم گرامی سید محمدؑ ہے جو کلام اللہ کا ایسا بیان فرما رہے ہیں جس کو سن کر مخلوق اُن کی گرویدہ ہو رہی ہے اور ان کی شہرت تمام شہر میں ہے تو سلطان نے اپنے کسی معتمد کو حضرتؑ کی خدمت میں بھیجا اور اپنی عدم حضوری کی معافی چاہی، چونکہ ان دنوں سلطان کا بیٹا نصیر الدین اپنے باپ کو قید ونظر بند کر

کے رکھا تھا۔اس لئے سلطان نے کہلا بھیجا کہ حضرتؑ کے خادموں میں سے ایک دو صاحب تشریف لائیں تو میں آپؑ کے متعلق جان سکوں گا۔مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت سلام اللہ اور حضرت ابو بکرؓ کو سلطان کے پاس بھیجا۔اور اُن حضرات نے سلطان کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ساری کیفیت شروع سے آخر تک معہ اخلاق واوصاف سنائی۔سلطان نے تمام کیفیت سننے کے بعد یہ گواہی دی کہ بیشک یہی ذات مہدی موعود علیہ السلام آخر زماں کی ہے۔سلطان نے تصدیق مہدیت کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں التجا فرمائی کہ مجھے تین چیزوں کی آرزو ہے آپؑ دعا کیجئے کہ اللہ تعالی میری آرزو بر لا دے۔جینا مظلومی میں،خاتمہ ایمان پر،موت شہادت پر۔مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا سلطان کی تینوں مرادیں اللہ تعالی نے قبول فرمائی ہیں۔نصیرالدین نے کچھ دنوں بعد حکومت کے مکمل اختیارات حاصل کرنے اور اپنی مرضی سے حکمرانی کرنے کی خاطر اپنے والد سلطان غیاث الدین کو مارڈالا۔جس سے سلطان کی مراد برآئی یعنی وہ مظلوم جیئے،شہید ہوئے،اور ایمان پر خاتمہ ہوا۔الغرض جب حضرت سلام اللہؓ اور حضرت ابو بکرؓ سلطان کے پاس سے واپس ہونے لگے تو سلطان نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں ساٹھ سونے سے بھرے قناطیر (قناطیر گائے کے چمڑوں کو کہتے ہیں) اور دوسرے تحائف پیش کئے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے تحائف قبول کرنے کے بعد تمام کے تمام تحائف راہ خدا میں تقسیم کروادیئے اور ایک مروارید کی تسبیح جسکے ایک ایک دانہ کی قیمت ایک لاکھ محمودی تھی،اس تسبیح کو لکڑی کے کونے سے اُٹھا کر دف بجانے والے کو دے دی۔اس وقت میاں سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی یہ تسبیح لا قیمت ہے،تو مہدی موعودؑ نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہے ساری دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور تم اس تسبیح کو لا قیمت کہتے ہو۔حضرت میاں سلام اللہؓ نے مہدی موعودؑ کی اطلاع کے بغیر ایک سونے کی قنطارا اپنے پاس رکھ لی۔جب سب لوگ چلے گئے تو

حضرتؑ کے سامنے وہ قنطار پیش کی۔مہدی موعودؑ نے فرمایا یہ بھی تقسیم کر دیتے تو اچھا ہوتا۔اس کے کچھ دیر بعد مہدی موعودؑ نے حکم فرمایا نصف سویت کردو اور باقی نصف سے حضرت رسول اکرم ﷺ کا عرس مبارک کا انتظام کرو۔(سوانح مہدی موعودؑ۔۲۲۲)

حضرت بندگی میاں سید اجملؓ کی شہادت

نبی اکرم ﷺ کے عرس مبارک کے موقع پر حضرت مہدی موعودؑ اپنے دونوں فرزندوں کے ساتھ عرس کا پکوان کروار ہے تھے۔جب قیلولہ کا وقت آیا تو مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ سے فرمایا''ہم حجرہ میں رہتے ہیں تم یہاں پر کھڑے رہو'' مہدی موعودؑ کے جانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت میاں سید اجملؓ کو گود میں اٹھالیا اور ان سے کھیلنے لگے۔اچانک حضرت اجملؓ دیگ کی طرف جھک گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دیگ میں گر گئے۔صدیق اکبرؓ نے فوراً ہی دیگ میں ہاتھ ڈال کر آپؓ کو نکالا مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔حضرت میراں سید اجملؓ اس دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔اس سانحہ کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے آپ کو حجرے میں بند کر لیا اور بہت آہ وزاری کرنے لگے اور کہنے لگے، ہمارے ہاتھ سے یہ واقعہ کیسے ہو گیا۔حضرت میاں سلام اللہؓ نے امامناؑ کی بارگاہ میں جا کر کہا''میراں جی سید محمودؓ بہت زاری کر رہے ہیں حال متغیر ہو گیا ہے۔اسی وقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا''اے سید محمد جاؤ اور سید محمودؓ کو تسلی اور بشارت دو'' فوراً ہی حضرت مہدی موعودؑ اپنے جانشینؓ کے پاس جا کر فرمایا۔کیوں رنجیدہ ہوتے ہو اور کیوں زاری کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوا اس لئے آپؓ کے بھائی میراں اجملؓ کو شہادت نصیب ہوئی۔میں یہ اللہ کے فرمان سے کہہ رہا ہوں اگر میراں سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام پر کسی کو پیدا نہیں کیا۔(مولود۔۳۹)

اللہ تعالیٰ کے پاس حضرت میراں سید محمودؓ کا مقام بہت اعلیٰ وارفع ہے۔صدیق اکبر

حضرت ثانی مہدیؓ کی پیدائش سے لیکر اس دنیا سے پردہ فرمانے تک حضرت ثانی مہدیؓ کے مقام ومرتبہ کا اللہ تعالی نے کسی کو بھی پیدا نہیں کیا تھا اگر میراں سید اجملؓ زندہ رہتے تو ثانی مہدیؓ کے مقام کو پہنچتے اسی لئے اللہ تعالی نے میراں سید اجملؓ کو اپنے پاس بلا لیا، اس میں اللہ تعالی کی یہ مشیت بھی تھی کہ وہ میراں سید اجملؓ کے وسیلہ سے ہزاروں مرحومین کی بخشش کر سکے، اسی لئے میراں سید اجملؓ کو شہادت نصیب ہوئی اور آپؓ کے وسیلہ سے ہزاروں مسلمانوں کی بخشش ہوئی۔ اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو حکم دے کر حضرت ثانی مہدیؓ کی دلجوئی کرنے کیلئے اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالی کو یہ قطعی منظور نہیں تھا کے اُس کا ایک نیک بندہ اپنے آپ کو حجرے میں بند کر کے آہ وزاری کرے جب کہ اس سانحہ میں اسکا کوئی بھی قصور نہیں تھا، یہ تو اللہ تعالی کی مشیت تھی جو اللہ تعالی نے پوری فرمائی۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی حج کے لئے روانگی

شہنشاہ ولایت محمدیؐ مہدی موعودؑ اور جانشین خاتم ولایت محمدیؐ حضرت میراں سید محمودؓ ہجرت کرتے ہوئے جب بندر ڈابھول پہنچے اور حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے لگے تو مہدی موعودؑ جہاز میں داخل ہونے کے بجائے دروازے پر ٹہر گئے اور ارشاد فرمایا'' پہلے میراں سید محمودؓ کو سوار کرائیے، جب میراں سوار ہو جائیں تو بندہ سوار ہوگا''۔ حضرت سلام اللہؓ نے فرمایا میرانجی ہمارے میراں تو آپؑ ہیں۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا ہاں مگر''**اول میراں**'' سید محمودؓ ہیں۔ جب میراں سید محمودؓ جہاز پر سوار ہو گئے تو پھر مہدی موعودؑ جہاز پر سوار ہوئے۔

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ کو مہدی موعودؑ نے'' **اول میراں**'' سید محمودؓ ہیں۔ اسلئے فرمایا ہے کہ ثانی مہدیؓ میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک سردار میں ہونی چاہیئے۔ میراں کے لغوی معنی 'سرداروں کے سردار' کے ہوتے ہیں اسکا مطلب حضرت ثانی مہدیؓ اُس وقت کے تمام

سرداروں کے سردار تھے بلکہ میراں کے ساتھ اول لگانے سے اُن کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، اور یہ مقام ثانی مہدیؑ کو ملنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میراں سید محمودؓ کا مقام و مرتبہ بہت ہی اعلیٰ و عرفٰہ ہے۔

حضرت ثانی مہدیؑ کے پانی پینے کے بعد بھی ایک بوند بھی کم نہ ہوئی

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ کو جہاز میں پیاس محسوس ہوئی، پانی پینا چاہا مگر جب دیکھا کہ چھاگل میں پانی کم ہے تو آپؓ رُک گئے اور سوچنے لگے اگر بندہ پانی پی لیگا اور پھر کہیں مہدی موعودؑ کو پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ پیاسے ہی رہ جائینگے۔ اسی لئے میراں سید محمودؓ نے پانی نہیں پیا۔ جب یہ بات مہدی موعودؑ کو معلوم ہوئی تو آپؑ خود چھاگل لے کر ثانی مہدیؑ کے پاس آئے اور کہا پانی پیو۔ میراں سید محمودؓ نے کہا میراں جیؑ پانی کم ہے یہ پانی آپؑ کے لئے چاہئے ہوگا۔ آپؑ براہ کرم اپنا لعاب عطا فرمایئے اسی سے میری پیاس بجھ جائے گی۔ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا پانی پیو خدا اس میں برکت دے گا۔ مہدی موعودؑ کے اصرار پر حضرت ثانی مہدیؑ نے پانی پی لیا۔ (پنج فضائل ۔۴۳)

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ کی وہ ہستی ہے جو اپنے دشمنوں کو بھی پیاسا دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔ اگر کسی دشمن کو بھی پیاس لگے اور پانی کم ہو تو وہ خود نہیں پی کر دشمن کی پہلے پیاس بجھاتے، یہاں تو آپؓ کے دل میں خلیفۃ اللہ کی پیاس کا خیال آرہا تھا۔ بھلا ایسے میں آپؓ کیسے اپنی پیاس بجھاتے، اسی لئے آپؓ نے پانی پینے کا خیال اپنے دل سے نکال دیا۔ جب یہ خبر مہدی موعودؑ کو پہنچی تو آپؑ نے فوراً چھاگل لے کر میراں سید محمودؓ کے پاس پہنچے اور میراں سید محمودؓ سے پانی پینے کیلئے کہا، میراں سید محمودؓ نے بہت منع فرمایا مگر مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؑ کی ایک نہ سنی بلکہ پانی پینے پر مجبور کیا۔ ثانی مہدیؑ کے پانی پینے کے بعد بھی چھاگل میں اتنا ہی پانی موجود تھا جو

حضرت ثانی مہدیؓ کے پینے سے پہلے تھا۔یہ واقعہ میراں سید محمودؓ کی عظمت بیان کرتا ہے اور یہ حضرت مہدی موعودؑ کی کرامت کا اثر تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کے پانی پینے کے بعد بھی پانی میں اللہ تعالی نے اتنی برکت فرمائی تھی کہ ایک بوند بھی کم نہ ہوئی۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا بی بی خوب کلاںؓ سے نکاح

مہدی موعودؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ حج سے واپس ہونے کے بعد ہجرت کرتے ہوئے جب پٹن نہر والہ پہنچے اور اٹھارہ مہینوں تک خان سرور کے حوض کے قریب قیام فرمایا اسی دوران مہدی موعودؑ نے حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؓ کی دختر بی بی ملکانؓ سے نکاح فرمایا۔بی بی ملکانؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت گزاری کے لئے تین خدمت گذار لائیں (۱) بائی راج متی (۲) بائی بھان متی (۳) بائی خوب کلاں۔حضرت مہدی موعودؑ نے بائی راج متی کا نکاح حضرت شاہ دلاورؓ سے کروایا۔بی بی خوب کلاں کا نکاح حضرت ثانی مہدیؓ سے کروایا۔اور بائی بھان متی کو اپنی خدمت کے لئے رکھ لیا۔بی بی خوب کلاںؓ بے انتہا خوبصورت اور خوب سیرت تھیں۔اور ثانی مہدیؓ کو دل و جان سے محبت کرتی تھیں،ایک لمحہ کے لئے بھی حضرت سے جدا رہنا بی بیؓ کے لئے محال تھا۔ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ۔بی بی خوب کلاںؓ سے شام تک واپس آنے کا کہہ کر کہیں گئے ہوئے تھے،مگر دوستوں کے بے حد اصرار پر رات وہیں رک گئے۔ اِدھر شام ہونے پر بی بیؓ کی نظر دروازے پر لگ گئی اور بے چینی سے حضرتؓ کا انتظار کرنے لگیں۔بی بیؓ کو ایک ایک پل ایک ایک صدی کی طرح محسوس ہونے لگا۔ایسی بے چینی و اضطراری اور رنج وغم میں مبتلا ہوئیں کہ بی بی خوب کلاںؓ کے جسم سے ان کی روح نکل گئی۔اور خالق حقیقی کے حضور جا پہنچی۔ثانی مہدیؓ جب صبح گھر پہنچے اور بی بیؓ کے انتقال کی خبر سنی تو کافی آہ وزاری کی اور پچھتانے لگے کہ وہ وقت پر گھر کیوں واپس نہیں آئے۔حضرت ثانی مہدیؓ بھی

بی بی خوب کلاںؒ کو بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ حضرت مہدی موعودؑ نے بی بی خوب کلاںؒ کے بارے میں فرمایا تھا ''اللہ کی طالب ہے نابینا ہوکرنہیں مرے گی اس پر محبت رکھو''
(خاتم سلیمانی۔۶۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کسی شخص کے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرنا چاہتے ہو کہ وہ شخص اچھا ہے یا بُرا ہے تو پہلے اُسکے گھر والوں اور اُسکی بیوی سے دریافت کرو کہ وہ شخص گھر میں کیسا ہے۔ اِسکی وجہ یہ تھی کہ گھر کے باہر تو ہر کوئی اپنے چہرے پر دکھاوے اور شرافت کا نقاب اوڑھے ہوئے رہتا ہے، مگر اسکا اصلی چہرہ اسکے گھر والوں اور اُسکی بیوی کے سامنے ہی ہوتا ہے۔ اگر اُسکے گھر والے اور اُسکی بیوی اُسے نیک اور اچھا مانتے ہیں تو یقیناً وہ شریف ہوگا۔ اور یہ حدیثِ شریف ثانی مہدیؓ پر پوری اترتی ہے، کیونکہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ ہی وہ ولی صفت نیک و پارسا اللہ تعالی کے بندہ ہیں جس کے بارے میں اُن کے گھر والے اور اُن کی شریک حیات بی بی خوب کلاںؒ نیک رائے رکھتی تھیں اور اُنہیں بے انتہا محبت کرتی تھیں، اسی لئے بی بی خوب کلاںؒ کو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی ایک منٹ کی جدائی بھی منظور نہیں تھی۔ ایک عام مومن کی شان حضور ﷺ نے اس طرح سے بیان فرمائی ہے کہ مومن وہ ہے جسے دیکھنے سے اللہ کی یاد آجائے۔ ثانی مہدی تو وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا کہ اُن کا بال بال، گوشت، پوست اور ہڈیاں لا الہ الا اللہ ہوگئیں ہیں، ایسی فانی فی اللہ باقی باللہ بزرگ ہستی کا دیدار کرنے والے کا عالم کیا ہوتا ہوگا یقیناً ایسی ہستی کی صحبت میں رہ کر دیدارِ خدا ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہے، بندہ کو یقینِ کامل ہے کہ بی بی خوب کلاںؒ، ثانی مہدیؓ میں اللہ تعالی کا دیدار کرتی تھیں یعنی ثانی مہدیؓ کی صحبت میں رہ کر بی بیؒ بھی اللہ تعالی کے اتنے قریب آ گئی تھیں کہ بی بیؒ کو اپنے شوہر اپنے مرشِد میں خدا کا دیدار ہوتا تھا اور بی بیؒ اللہ تعالی کے دیدار کی اتنی عاشق ہوگئی تھیں

کے تھوڑی دیر بھی اللہ تعالی کے دیدار کے بغیر نہیں رہ سکتی تھیں، اور دوسری وجہ ثانی مہدیؑ کی جدائی برداشت نہیں کر پانے کی یہ تھی کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کے حسنِ اخلاق اس قدر بلند تھے گویا رسولِ اکرم ﷺ اور مہدی موعودؑ کے حسنِ اخلاق ہوں، اسی لئے بی بی خوب کلاںؓ ایک منٹ بھی ثانی مہدیؑ سے جُدا رہنا نہیں چاہتی تھیں۔ جب حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کو گھر آنے میں دیر ہوگئی تو بی بی خوب کلاںؓ بے انتہا بے چین ہوگئیں اور آپؓ کے انتظار میں تڑپنے لگیں اور اسی انتظار میں آپؓ کی روحِ مبارک اللہ تعالی کے حضور پرواز کرگئی۔ بی بی خوب کلاںؓ کی یہ محبت صرف اور صرف اللہ تعالی کو راضی کرنے اور اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے تھی۔ حضرت مہدی موعودؑ نے بی بی خوب کلاںؓ کے بارے میں ثانی مہدیؑ سے فرمایا تھا ''اللہ کی طالب ہے نابینا ہوکر نہیں مرے گی اس پر محبت رکھو'' اور ایسا ہی ہوا بی بی خوب کلاںؓ دنیا ہی میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالی کا دیدار فرمایا تھا۔

حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا! کسب کرنے والا مومن ہونا چاہئے

مہدی موعود علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کسب کرنا کیسا ہے؟ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا! پہلے تو کسب کرنے والا مومن ہونا چاہئے۔ پھر پوچھا کہ کوئی مومن ہوکر کسب کیسے کرے؟ مہدی موعودؑ نے فرمایا جس کا مقام پیغمبروں کا ہے شاید وہ کسب کرے اور حدودِ کسب کی حفاظت کرے۔ پھر پوچھا کہ کسب کے حدود کیا ہیں؟ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا! پہلی حد یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ کرے۔ دوسری حد یہ ہے کہ پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ تیسری حد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے۔ چوتھی حد یہ ہے کہ حرص نہ کرے تھوڑی غذا اور سترِ عورت پر اکتفا کرے۔ پانچویں حد یہ ہے کہ پورا عشر خدا کی راہ میں دے۔ چھٹی حد یہ ہے کہ طالبانِ خدا کی صحبت میں رہے۔ ساتویں حد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے۔

آٹھویں حد یہ ہے کہ ہر دو وقت کی حفاظت کرے۔یعنی فجر کی نماز سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز سے عشاء تک اللہ کی یاد میں رہے۔نویں حد یہ ہے کہ اذاں کے بعد کام کرنا جائز نہیں ہے اگر کام کرے تو کسب حرام ہے۔دسویں حد یہ ہے کہ زبان سے جھوٹ نہ کہے جو کچھ قرآن میں آیا ہے اس پر عمل کرے ممنوعات سے پرہیز کرے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''جولوگ انکار کرتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کا اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اوراس کے رسول میں اور کہتے ہیں کہ بعضے رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کونہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ نکال لیں کفر اور ایمان کے بیچ میں ایک راستہ ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں۔اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب''۔ (حاشیہ صفحہ ۴۶'۴۵)

مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق یہ بات ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کسب وہی کرسکتا ہے جن میں مذکورہ باتوں پر عمل کرنے کی صلاحیت ہو یعنی پیغمبروں کے صفات موجود ہو، مومن ہو، حدودکسب کی حفاظت کرسکتا ہو، یہ تمام چیزیں اُسی شخصیت میں پائی جاسکتی ہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہوئی ہو۔ یہ سب باتیں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ میں موجود تھیں۔ اس لئے مہدی موعودؑ نے سید محمودؓ کو کسب کی اجازت فرمائی۔ کیونکہ مہدی موعودؑ کو یقین کامل تھا کہ اگر کوئی پیغمبر صفت ہے اور حدود کو قائم رکھ سکتا ہے تو وہ ہے سید محمودؓ۔سید محمود ثانی مہدیؓ کا کسب پیغمبرانہ کسب تھا، رسولِ خدا ﷺ نے بھی دعویٰ ءنبوت سے پہلے کسب فرمایا تھا اسی لئے سید محمود ثانی مہدیؓ نے بھی سیرِ نبوت ہونے کی وجہ سے کسب فرمایا۔حضرت سید محمودؓ نے ایسا ہی کسب کیا جیسے شریعت کو مطلوب تھا۔حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ جب ترکِ کسب کر کے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانا چاہتے تھے تو اس وقت حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے پاس اِتنے پیسے بھی موجود نہیں تھے کہ وہ نوکروں کی تنخواہ اور دوستوں سے لیا ہوا قرض ادا کرسکیں۔اسکی وجہ یہ تھی کے آپؓ کی

جو بھی آمدنی تھی وہ سب آپؓ غرباء، مساکین اور محتاجوں میں بانٹ دیا کرتے تھے اور جو قرض دوستوں سے لیا تھا وہ اپنی ذاتی ضروریات پورے کرنے کیلئے نہیں تھا بلکہ وہ قرض غرباء، مساکین اور محتاجوں کی مدد کیلئے لیا تھا، جو تنخواہ ملنے پر ادا کیا جاتا تھا، مگر اس وقت جب کے خاتمینؑ خواب میں آکر آپؓ کو یہاں سے جانے کا حکم فرما دیا تو آپؓ تنخواہ ملنے کا انتظار کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ جلد سے جلد قرض ادا کر کے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچنا چاہتے تھے، اسی لئے کچھ پریشان تھے، آپؓ کی پریشانی دیکھ کر بی بی کد بانوؓ نے اپنا سارا زیور ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ثانی مہدیؓ کی تنخواہ ایک لاکھ تنکہ ماہانہ تھی اگر وہ جمع کر لیتے تو کئی جاگیریں خرید سکتے تھے۔ مگر آپؓ نے جو کچھ کمایا وہ سب کا سب غریبوں محتاجوں میں بانٹ دیا۔ اپنے لئے کچھ بھی نہیں رکھا۔ مومنوں اور پیغمبروں کا کسب یہ ہے کہ جو اپنی ضروریات اور گھر والوں کی ضروریات کیلئے نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہو۔ اسی لئے ثانی مہدیؓ اور بہت سے بزرگوں نے صرف اور صرف اللہ کی محتاج مخلوق کیلئے کسب فرمایا اور اللہ تعالی کی محتاج مخلوق میں بانٹ دیا۔ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اپنی ضروریات اور گھر والوں کی ضروریات کی کبھی پرواہ نہیں کی اور نہ ہی اُن کیلئے کبھی کسب کیا۔ حضرت تو صرف اور صرف اللہ تعالی پر توکل رکھتے تھے اللہ کچھ بھجوا دیتا تو اُسکا شکر ادا کر کے کھا لیتے ورنہ صبر کرتے تھے۔ آپؓ صد فیصد متوکلا علی اللہ تھے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا کسب معاش کے لئے نہر والہ سے چاپانیر جانا

ایک روز نہر والہ میں میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے پوچھا کوئی شخص ماں کے پیٹ سے فقیر ہے اور کسی نے دنیا کو چھوڑ کر دنیا ترک کی ہے ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا زمین و آسمان جتنا فرق ہے۔ جو جتنا چھوڑ کر جائے گا اس سے دنیا میں دس گنا اور آخرت میں باہتر (۷۲) گنا پائے گا۔ اس کے بعد حضرت امیر المصدقین میراں سید محمودؓ

نے سامان سفر باندھ کر حضرت مہدی موعودؑ کے حضور تشریف لائے اس وقت حضرت امامناؑ وضو فرمارہے تھے۔ میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کے پاس آ کر کسب کرنے کی خواہش ظاہر کی تو، امامناؑ نے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ جہاں کہیں رہو اللہ کی یاد میں رہو۔ تمہارے لئے خدا کی پناہ ہے۔ خدا پر آسان ہے، تم کو ہمارے پاس پہنچائے۔ حضرت ثانی مہدیؓ جب اپنے والد سے جدا ہورہے تھے اُس وقت اُن کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ بعد نماز ظہر اپنا سفر شروع کیا دن بھر چلتے رہے۔ راستے میں ایک گاؤں دیکھا اور اسی گاؤں میں رات کو قیام کیا وہاں پر ایک سوداگر تھا وہ بھی حضرت ثانی مہدیؓ کی صحبت اختیار کر کے آپ کے ہمراہ ہوگیا۔ چاپانیر پہنچنے تک دس آدمی آپؓ کے ہمراہ ہوگئے اور آپؓ کی خدمت کرنے لگے۔ جب میاں سید عثمانؓ نے آپؓ کے تشریف لانے کی خبر سنی تو فوراً دوڑتے ہوئے حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں ضروری سامان اور غذا لے کر حاضر ہوئے۔ اور سلطان محمود بیگڑہ کو حضرت ثانی مہدیؓ کے آنے کی اطلاع دی۔ سلطان محمود بیگڑہ نے حضرتؓ سے ملاقات کی اور ایک لاکھ تنکہ زر ہدیۂ پیش کیا اور بیرم گاؤں اور سانچوری کی جاگیریں حضرت ثانی مہدیؓ کی دیکھ بھال کے لئے دی۔

(تذکرۃ الصالحین ۱۶۶)

حضرت صدیق اکبر ثانی مہدیؓ کا کسب کرنا صرف اس لئے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی محنت کی کمائی خرچ کرنا چاہتے تھے۔ حضرتؓ کو نہ دنیا جمع کرنے کی آرزو تھی نہ ہی وہ دنیاوی آسائش حاصل کرنا چاہتے تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے کسب کیا ہی اسلئے تھا کہ دنیاوالوں کو بتاسکیں کہ کسب کیسے کیا جاتا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان ہے ''کسب وہی کرسکتا ہے جس کا مقام پیغمبروں کا ہے'' اس فرمان کی وضاحت کے لئے کوئی نہ کوئی چاہئے تھا۔ جو اس فرمان کو عملی جامہ پہنا کر دنیاوالوں کو بتاسکیں کہ کسب کیسے کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے حضرت

ثانی مہدیؑ سے بہتر کون ہوسکتا تھا۔اسی لئے حضرت ثانی مہدیؑ نے یہ ذمہ داری خود اپنے سر لی اور دنیا والوں کو بتایا کہ کاسب کے شب وروز کس طرح گزرنے چاہئے۔ثانی مہدیؑ کا یہ کسب مصدقین کے لئے ایک راہ عمل متعین کرنا اور زندگی کے ہر موڑ پر اس کی عملی صورت بیان کرنا مقصود تھا۔یہاں یہ بات بتلانا ضروری ہے کہ بعض بے شعور لوگ کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ نے کسب کرنے سے منع فرمایا ہے۔اگر مہدی موعودؑ کسب کرنے سے کسی کو منع فرماتے تو حضرت ثانی مہدیؑ کبھی بھی حضرت مہدی موعودؑ سے کسب کرنے کی اجازت نہیں مانگتے،اور نہ ہی حضرت مہدی موعودؑ کسب کرنے کی اجازت دیتے۔قرآن میں کسب کرنے کی ہدایت ہے۔احادیث نبویؐ میں فضائلِ کسب بیان کئے گئے ہیں۔جن میں سے دو احادیث مشکوۃ شریف میں صفحہ ۲۴۲ ،۲۴۱ پر درج ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

(۱) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ’’کسی شخص نے کبھی کوئی کھانا اس سے اچھا نہ کھایا کہ انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھائے‘‘۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’بے شک تم جو اپنی کمائی سے کھاتے ہو وہ پاکیزہ روزی ہے‘‘

حضرت ثانی مہدیؑ کا بی بی کدبانوؓ سے نکاح

حضرت ثانی مہدیؑ کے قریبی دوست واحباب آپؑ پر دوسری شادی کرنے کا دباؤ ڈال رہے تھے مگر آپؑ انکار کررہے تھے کیونکہ بی بی خوب کلاںؓ کو بُھلانا اتنا آسان نہیں تھا۔کیونکہ بی بی خوب کلاںؓ، ثانی مہدیؑ سے بے انتہا محبت کرتی تھیں اور ثانی مہدیؑ بھی بی بیؓ کو بہت چاہتے تھے،مگر دوستوں کے مسلسل اصرار پر آپؑ شادی کے لئے رضامند ہوگئے اس شرط پر کہ جس لڑکی سے بھی شادی ہو وہ صورت وسیرت میں بی بی خوب کلاںؓ سے ملتی جلتی ہو۔یہ خبر جب

ملک عثمان تک پہنچی تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان کی بیٹی بی بی کد بانوؓ کا رشتہ حضرت ثانی مہدیؓ سے ہو جائے۔ دوستوں نے حضرتؓ کی شرط پیش کی تو ملک عثمانؓ نے کہا میں حضرت مہدی موعودؑ کا غلام ہوں اور میری بیوی حضرت مہدی موعودؑ کی لونڈی ہے۔ اس طرح میری بیٹی کو بھی میں حضرت مہدی موعودؑ کے فرزند کی خدمت کے لئے دینا چاہتا ہوں۔ بی بی بنانے کی خواہش نہیں ہے۔ یہی سب باتیں ملک عثمانؓ نے اپنی بیٹی سے بھی کہا کہ تم حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت کے لئے جارہی ہو تم حضرت ثانی مہدیؓ کی ناراضگی کا سبب مت بننا اگر چہ وہ تم سے محبت کا اظہار کریں یا نہ کریں۔ تم ہمیشہ دل و جان سے حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت ایک ادنیٰ لونڈی کی طرح کرنا۔ ان کو کبھی ناراض مت کرنا۔ اس طرح حضرت ثانی مہدیؓ اور بی بی کد بانوؓ کا نکاح ہو گیا۔ رات میں ثانی مہدیؓ کو پیاس لگی اور آپؓ نے پانی مانگا تو بی بی کد بانوؓ خود اٹھ کر پانی لائیں اتنی دیر میں حضرت ثانی مہدیؓ کو نیند لگ گئی جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بی بی کد بانوؓ پانی لئے کھڑی تھیں۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا میں نے پانی لانے تم سے نہیں خادمہ سے کہا تھا تم کیوں لائی ہو۔ بی بیؓ نے کہا کیا مجھے آپؓ کی خادمہ ہونے کی خواہش نہیں ہے؟ آپؓ مجھے اپنی خادمہ ہی سمجھئے۔ اس بات کا حضرت ثانی مہدیؓ کے دل پر گہرا اثر ہوا اور بی بیؓ کی خدمت سے حضرت ثانی مہدیؓ کے دل میں بی بیؓ کیلئے محبت پیدا ہو گئی، اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی ’’ یہ تمہاری بیوی نیک ہے قریب کر لے اور قربت عطا کر۔ اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ اور بی بی کد بانوؓ میں بے انتہا محبت ہو گئی، بی بی کد بانوؓ فرماتی ہیں جیسے میرے اور میرانجی کے درمیان محبت ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک شادی شدہ جوڑے میں ایسی محبت پیدا کرے۔ آمین

حضرت ثانی مہدیؓ دوبارہ شادی کرنا نہیں چاہتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کے آپؓ بی بی خوبکلاںؓ جو آپؓ کی پہلی بیوی تھیں اُن سے بے انتہا محبت کرتے تھے مگر دوستوں کے اصرار اور

مشیتِ خداوندی کے سامنے آپؓ کوشادی کیلئے مجبوراً ہاں کہنا پڑا، مگر آپؓ نے ایک شرط رکھی کہ اُن کی ہونے والی دلہن بالکل بی بی خوبکلاںؓ کی جیسی صورت اور سیرت میں ہونی چاہیئے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ثانی مہدیؓ نے بی بی خوب کلاںؓ کو ابھی تک بُھلا نہیں پائے تھے حضرت کیلئے شریکِ حیات کا مطلب ہی بی بی خوب کلاںؓ تھیں، اسی لئے حضرتؓ نے بی بی خوبکلاںؓ کی جیسی شریکِ حیات کی فرمائش کی تھی۔ دوستوں نے بھی ایسی ہی لڑکی تلاش کرنا شروع کی اور جب اسکی خبر ملک عثمان اور اُن کی بیوی کو پہنچی تو وہ لوگ تدبیریں کر کے اپنی بیٹی کی شادی ثانی مہدیؓ سے کروانے کی کوششیں شروع کر دیں، اس طرح ثانی مہدیؓ اور بی بی کدبانوؓ کی شادی ہوگئی۔ جلوہ عروسی کے وقت جب ثانی مہدیؓ نے بی بی کدبانوؓ کا چہرہ دیکھا تو حضرتؓ کو بی بی کدبانوؓ کی صورت ویسی نظر نہیں آئیں جیسی بی بی خوبکلاںؓ کی تھیں، تو آپؓ کچھ ناراض ہوئے۔ حضرت کی ناراضگی کی وجہ بی بی کدبانوؓ کی ظاہری صورت نہیں تھی کیونکہ ثانی مہدیؓ اُس مقام پر فائز تھے کہ اُنہیں رنگ روپ خوبصورتی بدصورتی جیسی چھوٹی چیزیں کوئی معنی نہیں رکھتی تھی بلکہ ثانی مہدیؓ کو اس بات پر بے حد ناراضگی تھی کہ آپ سے جھوٹ بول کر شادی کروائی گئی تھی کہ بی بی کدبانوؓ بہت خوبصورت ہیں مگر جب ثانی مہدیؓ نے بی بی کدبانوؓ کو ویسا نہیں پایا تو آپ کو کچھ ناراضگی ہوئی۔ بی بی کدبانوؓ سیرت میں بالکل بی بی خوبکلاںؓ جیسی ہی تھیں اور ثانی مہدیؓ سے بے انتہا محبت بھی کرتی تھیں۔ بی بی کدبانوؓ نے اپنی عجز و انکساری اور خدمت سے ثانی مہدیؓ کے دل میں جگہ بنالی اور اللہ تعالیٰ نے بھی ثانی مہدیؓ کو حکم فرمایا کہ یہ بی بیؓ نیک ہے اسے قربت عطا کر۔

حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کو خط لکھنا

جب حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے ٹھٹھہ کے مقام پر پہنچے۔ جہاں پر ۸۴ طالبان خدا فاقوں کی وجہ سے رب العزت کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ حضرت مہدی موعودؑ نے ان

رحلت پانے والوں کے حق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درجات کی بشارت دی۔ یہ بشارتیں سُن کر حضرت ثانی مہدیؑ کے حقیقی ماموں حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؒ نے اپنے بھانجے حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کو خط لکھا جس کا مضمون اس طرح تھا کہ آپؑ کے والد یعنی مہدی موعودؑ کے صدقے سے یہاں مقامات انبیاء ومرسلین عطا ہورہے ہیں، باوجود آپؑ لائق وقابل ہونے کے یہاں حاضر نہیں ہیں۔ یکا یک حضرت مہدی موعودؑ کی نظر اس مکتوب پر پڑی۔ آپؑ نے پوچھا کیا لکھتے ہو اور کس کو لکھتے ہو۔ حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؒ نے کہا میں یہ خط ثانی مہدیؑ کو لکھ رہا ہوں۔ جب مہدی موعودؑ نے اس خط کو لے کر پڑھا تو ناپسندیدگی ظاہر کی اور فرمایا میرے گھر کا مالک میری میراث پانے والا اس کو ایسا لکھنا چاہئے۔'' ظاہری دوری کے سبب کوئی تعلق کسی خطرہ سے نہیں ہے کیونکہ تم ہم سے دور نہیں ہیں اور نہ ہم تم سے دور ہیں جہاں میں ہوں وہیں تم ہو۔ جہاں تم ہو وہیں میں ہوں۔ بہرحال بندہ تم سے جدا نہیں کوئی پریشانی نہ رکھو' جب یہ خط حضرت ثانی مہدیؑ کو ملا پڑھنے کے بعد بڑے بے چین ہوئے اور بہت آہ وزاری کی پھر آپؑ نے سلطان محمود بیگڑہ کی مرضی ومنشاء اور رخصت دینے یا نہ دینے کا خیال کئے بغیر امامنؑا کی خدمت میں روانہ ہونے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۶۹)

حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؒ نے جب دیکھا کے ٹھٹھ میں مہدی موعودؑ انبیاء ومرسلینؑ کے مراتب صحابہؓ کو دے رہے ہیں تو آپؒ نے اپنے بھانجے ثانی مہدیؑ کو خط لکھ کر واپس آنے کیلئے کہا۔ جیسے ہی مہدی موعودؑ کی نظر اس مکتوب پر پڑی تو مہدی موعودؑ نے دریافت فرمایا کہ یہ خط کس کو لکھ رہے ہو۔ سید سلام اللہؒ نے کہا یہ خط ثانی مہدیؑ کو لکھ رہا ہوں مہدی موعودؑ نے اس خط کو لے کر پڑھا تو ناپسندیدگی ظاہر کی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مہدی موعودؑ کو ثانی مہدیؑ کے مقام ومرتبہ اور باطنی احوال کا بخوبی علم تھا، جو درجات سے صحابہ مستفید ہورہے تھے وہ تو عام صحابہ کیلئے تھے،

ثانی مہدیؑ کا مقام ومرتبہ تو اُن سے بہت اوپر تھا ثانی مہدیؑ کو تو حضور اکرم ﷺ میں سیر حاصل تھی، اسی لئے مہدی موعودؑ نے اپنے جانشین ولختِ جگر اور اپنے خانۂ دل کے مالک کو اس طرح سے لکھنے سے منع فرمادیا۔ اسکے بعد مہدی موعودؑ نے فرمایا میرے محمود کو ایسا لکھو ’’سید محمد چاپانیر میں ہے اور سید محمود ٹھٹھ میں ہے، ظاہری دوری کے سبب کوئی تعلق کسی خطرہ سے نہیں ہے کیونکہ تم بندہ سے دور نہیں ہو اور نہ بندہ تم سے دور ہے جہاں بندہ ہے وہیں تم ہو۔ جہاں تم ہو وہیں بندہ ہے‘‘ ایسے میں حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ کا اس طریقہ سے ثانی مہدیؑ کو خط لکھنا مہدی موعودؑ کی ناراضگی کا باعث بنا، کیونکہ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؑ میں ظاہری دوری کوئی معنی نہیں رکھتی تھی بھلے ہی ظاہری طور پر دونوں کے جسم جدا ہوں مگر دونوں کی پاک روح اور باطن ہمیشہ سے ساتھ تھے اور ہمیشہ ساتھ رہے۔

بندگی میاں کو گجرات روانہ کرنے کا مقصود ثانی مہدیؑ کو حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں لے آنا

حضرت سلام اللہؓ نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے جب ثانی مہدیؑ کیلئے خط روانہ کیا تو بندگی میاںؓ وہ خط لیکر گجرات آئے اور پیراں پٹن میں باڑیوالوں کے باغ میں مقیم ہوئے، جب بندگی میاںؓ کے گھر والوں کو بندگی میاںؓ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ فوراً بندگی میاںؓ کی خدمت میں آکر اپنے گھر چلنے کیلئے اصرار کرنے لگے تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ آپ لوگوں کی ملاقات کیلئے نہیں آیا ہے، بندہ کو حضرت میرانجیؑ نے کسی ایسے کام کیلئے بھیجا ہے جو مقصودِ خدا ہے۔ اللہ تعالی کا مقصود میراں سید محمودؑ کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں لانا تھا۔

(دفتر اول جلد دوم۔ص ۹۸،۹۹)

صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے فضائل کی تشریح وہی کرسکتا ہے جس پر اللہ

تعالی کا خاص فضل ہو۔ بندہ تو میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے فضائل کی تشریح کرنے کے بالکل بھی لائق نہیں ہے، پھر بھی ایک ناکام سی کوشش صرف اور صرف ثانی مہدیؓ کے عشق اور عقیدت میں کی ہے۔ جس طرح سمندر میں سے ایک بوند پانی نکال کر یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے کہ سمندر میں اور کتنا پانی ہے، اسی طرح میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے چند فضائل کی تشریح کرنے سے بالکل بھی یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے کہ صدیق اکبرؓ کے اور کتنے فضائل ہیں۔ ثانی مہدیؓ کے فضائل کا تھوڑا سا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے عظیم المرتبت، جلیل القدر صحابی، خلیفۂ مہدیؑ، حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو یہ ذمہ داری دی کہ وہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں خیریت سے پہنچائیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ثانی مہدیؓ کو واپس لانے کیلئے اللہ تعالی نے بندگی میاںؓ ہی کو کیوں پسند فرمایا اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا ثانی مہدیؓ جس طرح گئے تھے اُس طرح واپس نہیں آسکتے تھے۔ بندہ کی سمجھ میں جو آیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی مرضی و مشیت کے تحت ہی ثانی مہدیؓ کسب کیلئے گئے تھے اور جب ثانی مہدیؓ نے اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق اللہ تعالی کی مشیت کو دل و جان سے پورا فرمایا اور اللہ تعالی کی راہ میں وہ محنت کی، اور وہ تقوی و پرہیزگاری کا ثبوت دیا کہ اللہ تعالی نے ثانی مہدیؓ کی ساری محنت، ساری عبادت و ریاضت کو قبول فرما کر ثانی مہدیؓ کو اعزاز دینا چاہا اور انعام کے طور پر بندگی میاںؓ کو ثانی مہدیؓ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ جا کر ثانی مہدیؓ کو خیریت سے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچائیں۔ اللہ تعالی کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے کسی برگزیدہ بندہ کے مراتب کو مخلوق پر ظاہر کرنے کیلئے اپنے کسی اور دوسرے مقرب بندہ کو اس طرح سے حکم فرماتا ہے، جیسا کہ مہدی موعودؑ کو حکم فرمایا تھا کہ جا میرا خاص بندہ شاہ نظامؓ آرہا ہے، شاہ خوندمیر آرہا ہے اُسکا استقبال کر اور اُس کو مجھ تک پہنچادے۔ اسی طرح اللہ تعالی کی یہ مشیت تھی کہ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ

ہزاروں میل دور کا سفر کر کے میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے پاس جائیں اور حضرت ثانی مہدیؑ کی خدمت کرتے ہوئے اور آرام پہنچاتے ہوئے مہدی موعودؑ کی خدمت میں خیریت سے پہنچادیں۔ یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خاص طور پر بندگی میاںؒ کو ہی ثانی مہدیؑ کے پاس بھیجنے کا مقصد کیا تھا؟ اُس وقت مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؑ کے سوائے بندگی میاںؒ سے زیادہ مناقب و مراتب رکھنے والا تمام مخلوقات میں کوئی نہیں تھا اسی لئے بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کو حضرت ثانی مہدیؑ کی خدمت میں بھیجا تھا، تاکہ حضرت ثانی مہدیؑ کی برگزیدگی تمام مخلوق کے سامنے ظاہر ہوسکے۔

خواب میں خاتمینؑ کا دیدار

حضرت ثانی مہدیؑ نے خواب میں یہ معاملہ دیکھا کہ رسول خداؐ اور مہدی موعودؑ آپؑ کے مکان میں رونق افروز ہوئے ہیں۔ حضرتؑ نے دونوں کو دیکھا تو پہچان نہیں سکے کہ کون آپؑ کے والد یعنی مہدی موعودؑ ہیں اور کون رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسی وقت حضرت امامناؓ نے آپؑ سے کہا یہ آپؑ کے جد اعلیٰ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں ان کی قدم بوسی کرو۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے فوراً ہی دونوں کی قدم بوسی کی اس کے بعد خاتمینؑ نے آپؑ کو واپس جانے کا حکم دیا اور آپؑ کا ہاتھ پکڑ کر صحن میں لا کھڑا کیا۔ جب صبح کو ثانی مہدیؑ کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو صحن میں پایا۔ آپؑ نے دوبارہ گھر کے اندر داخل ہونا پسند نہیں فرمایا۔ صحن ہی میں سے بائی رتنی سے قرآن شریف اور تلوار منگوائی اور بی بی کد بانوؓ سے فرمایا بندہ کو یہاں سے چلے جانے کا حکم ہوا ہے۔ بندہ مہدی موعودؑ کی خدمت میں جارہا ہے۔ تم اپنے والدین کے گھر چلی جاؤ جب اللہ تعالیٰ کی رضا ہو گی تو بندہ تمہیں سواری خرچ بھیج کر بلالیگا۔ بی بی کد بانوؓ نے فرمایا کہ کیا مجھے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانے کا شوق نہیں ہے؟ کیا مجھے خدا کی طلب نہیں ہے؟ میں بھی آپؑ کے ساتھ

حضرت مہدی موعودؑ کی قدم بوسی کرنے چلوں گی۔ حضرتؓ نے بی بیؓ کے بے حد اصرار پر بی بیؓ کی بات مان لی۔ حضرت ثانی مہدیؓ کے چہرے انور پر پریشانی دیکھ کر بی بی کد بانوؓ نے کہا کس بات کی فکر ہو رہی ہے آپؓ اتنے پریشان کیوں نظر آ رہے ہو۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا مجھ پر کچھ قرض ہے اور ملازموں کی تنخواہیں بھی دینا ہے۔ اور اس مشکل سفر کے لئے بھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فوراً بی بی کد بانوؓ نے اپنا سارا زیور لا کر حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا میرانجی یہ سب کچھ آپؓ ہی کا ہے اسے بیچ کر قرضہ اور تنخواہیں ادا کیجئے۔ اور باقی پیسوں کو سفر پر خرچ کیجئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اسی مقام پر سارا زیور بیچ کر قرضے اور تنخواہیں ادا کی اور سفر کے لئے ایک بیل گاڑی لی اور مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانے کیلئے روانہ ہو گئے۔ جب رادھن پور پہنچے سارے پیسے خرچ ہو گئے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو بڑی فکر ہوئی اتنا طویل راستہ بغیر پیسوں کے کیسے گذرے گا۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۱۔۱۶۹)

خاتمینؑ کا حضرت ثانی مہدیؓ کے خواب میں آ کر واپس جانے کیلئے کہنا اس لئے تھا کہ جو مشن اللہ تعالی کی مشیت، رسولِ خداؐ، اور مہدی موعودؑ کے حکم سے حضرت ثانی مہدیؓ کے ذریعہ پورا ہونا تھا وہ مکمل ہو گیا تھا اسی لئے خاتمینؑ نے ثانی مہدیؓ کے خواب میں آ کر واپس جانے کیلئے کہا۔ ثانی مہدیؓ نے خاتمینؑ کے حکم پر ایک لمحہ بھی وہاں پر رہنا گوارا نہیں کیا اور گھر کے اندر داخل ہونا بھی مناسب نہیں سمجھا اور صحن ہی میں سے بائی رتنی سے قرآن شریف اور تلوار منگوائی اور بی بی کد بانوؓ سے اپنے میکے چلے جانے کیلئے کہا، مگر بی بیؓ نے آپؓ کے ساتھ چلنے کی بے حد ضد کرنے لگی تو ثانی مہدیؓ نے بی بیؓ کی بات مان لی۔ ثانی مہدیؓ کی آرزو تھی کہ وہ جلد سے جلد مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں۔ اسی لئے آپؓ چاہتے تھے کہ جلد سے جلد قرضداروں کا قرض ادا ہو جائے، ملازموں کو تنخواہ دے سکیں، اور ساتھ میں سفر خرچ کیلئے بھی

کچھ پیسوں کا انتظام ہوجائے۔مگراُس وقت آپؓ کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ثانی مہدیؓ کے پاس اتنی بڑی دو جاگیریں اوایک لاکھ محمودی، ماہانہ خرچ کیلئے بادشاہ کے پاس سے مقرر تھی، پھر بھی ایک پیسہ بھی نہیں رہنے کی وجہ کیا تھی؟ حضرت ثانی مہدیؓ کی جو بھی آمدنی تھی حضرتؓ وہ سب کی سب اللہ کی راہ میں خرچ کردے تے تھے،کوئی بھی سائل خالی ہاتھ نہیں جاتا تھاحتی کہ آپؓ لوگوں سے قرض لے کر غریبوں ،ناداروں کی مدد کیا کرتے تھے،اسی لئے آپؓ کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں رہتا تھا۔حضرت ثانی مہدیؓ کی پریشانی دیکھ کر بی بی کد بانوؓ نے اپنا سارا زیور ثانی مہدیؓ کی خدمت میں رکھ دیا۔الغرض حضرت ثانی مہدیؓ زیور بیچ کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتے ہیں یعنی قرض اور تنخواہیں ادا کر کے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچنے کیلئے اپنا سفر شروع کرتے ہیں،رادھن پور آتے آتے سفر خرچ بھی ختم ہوجاتا ہے۔

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا سفر خرچ دینے سے انکار کرنا

جب ثانی مہدیؓ رادھن پور پہنچے سارا سفر خرچ ختم ہوگیا تھا تو ثانی مہدیؓ سفر خرچ کے لئے پریشان تھے، کہ آپؓ تک اطلاع پہنچی کہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور میں ہی ہیں اور وہ حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں سلطان محمود بیگڑہ کی بہن بی بی راجے مرادی کے فتوحات کے علاوہ دوسرے بہت سے مصدقین کے نذرانہ بھی ساتھ لئے ہوئے ہیں جو مہدی موعودؑ کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ نعمتؓ سے بطور قرض کچھ رقم طلب کی تو حضرت شاہ نعمتؓ نے یہ کہکر منع کردیا کہ بندہ کے پاس جو فتوح اور نذرانے ہیں وہ حضرت مہدی موعودؑ کی امانت ہیں۔ بندہ امانت میں خیانت نہیں کرسکتا۔حضرت شاہ نعمتؓ کا یہ جواب سن کر حضرت ثانی مہدیؓ نے سکوت اختیار کیا اور اپنے خیمہ میں چلے گئے۔

(تذکرۃ الصالحین۔۱۷۱،۱۷۲)

میرے خیال میں حضرت شاہ نعمتؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کا کسب کرنا پسند نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی مہدی موعودؑ کا بیٹا اور صحبت مہدی کو چھوڑ کر کسب کرے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؓ ایک ہی ہیں وہ بظاہر ایک دوسرے سے جدا نظر آئے مگر دونوں کے سارے اعضاء ہر وقت یادالٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ نے کسب اللہ تعالی کی مشیت، رسولِ خدا ﷺ اور مہدی موعودؑ کی رضامندی کی بنا پر ہی کیا تھا، حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ نے کسب اس لئے کیا تھا کہ ساری دنیا کو معلوم ہو کہ کسب کس طرح کرنا چاہئے اور ترک کسب کب کرنا چاہئے اور دوران کسب اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرنا چاہئے اور آمدنی کو کس طرح خرچ کرنا اور کس پر خرچ کرنا چاہئے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدی کسب ترک کر کے مہدی موعودؑ کی صحبت اختیار کرنے جا رہے ہیں۔ اگر حضرت کو کسی بھی بات کا علم ہوتا تو شاید آپؓ حضرت ثانی مہدیؓ سے اس طرح پیش نہیں آتے۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کی ناراضگی دور فرمانا

اسی اثناء میں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ بھی رادھن پور آ پہنچے اور آپؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور ہی میں ہیں تو آپؓ فوراً ہی حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں ملاقات کے لئے پہنچے اور حضرتؓ کو خیمہ کے باہر سے دستک دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے دریافت کیا کون ہے تو حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا بندہ سید خوندمیرؓ ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اندر ہی سے کہلا بھیجا ''جاؤ جہاں بھائی نعمتؓ ٹھیرے ہوئے ہیں ان کے قریب جا کر رہو اور بندہ کو معاف کرو'' حضرت شاہ خوندمیرؓ کو بہت حیرانگی ہوئی ایسی گفتگو میراں سید محمودؓ کی نہیں ہوتی وہ کبھی ایسی بات مجھ سے نہیں کرتے۔ پس میاں شاہ خوندمیرؓ نے ایک خادم

سے پوچھا اے بھائی کیا بات ہے سب خیریت تو ہے میراں ثانی مہدیؑ نے مجھ سے اس طرح کہلا بھیجا۔ خادم نے حضرت ثانی مہدیؑ اور حضرت شاہ نعمتؓ کے مابین جو بات چیت ہوئی سارا واقعہ سنایا۔ واقعہ سننے کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ سمجھ گئے کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ پھر آپؓ نے بلند آواز سے فرمایا میرانجی آپؑ کا قدیم خادم دروازے پر کھڑا ہے، باہر آیئے عصر کی نماز کا وقت قریب ہے۔ اندر سے ثانی مہدیؑ نے کہا تم اپنی نماز پڑھو اور ہم کو معاف کرو۔ پس میاں شاہ خوندمیرؓ نے مہدی موعودؑ کی قسم کھا کر کہا میں آپؑ کے بغیر نماز نہیں پڑھوں گا۔ پھر حضرت ثانی مہدیؑ باہر تشریف لائے اور دونوں سیدینؓ بغل گیر ہوگئے۔ ساتھ میں عصر کی نماز پڑھی اور مغرب تک ذکر اللہ میں رہے اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ نے محمود بیگڑہ کی دوسری بہن راجے سون نے جو کچھ فتوح حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں بھیجی تھی وہ سب کا سب حضرت سید محمودؓ کے سامنے رکھ دیا اور کہا میرانجی ہزاروں مرتبہ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے مالک اور اس مِلک کے مالک ہم کو اسی جگہ مل گئے ہم کہاں اور مہدی کہاں، ہم کو ہمارے مہدیؑ سے یہیں ملاقات ہوگئی۔ یہ سب دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؑ بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت شاہ خوندمیرؓ سے کہا یہ سب اٹھاؤ اور راستے میں اسے خرچ کرنا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے فوراً ہی آگے کے سفر کی تیاری شروع کرتے ہوئے بی بی کد بانوؓ کے لئے ایک پالکی کا انتظام کیا اور ایک تیز گھوڑا حضرت ثانی مہدیؑ کے لئے خریدا اور ایک گھوڑا اپنے لئے خریدا اور سب مل کر اپنے اپنے سواریوں میں سوار ہوکر آگے کا سفر طئے کرنے لگے۔ حضرت شاہ نعمتؓ بھی سیدینؓ کے ساتھ سفر میں شامل تھے۔ صدیقِ اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ راستے میں جہاں کہیں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو حضرت شاہ خوندمیرؓ پہلے اس مقام کو پہنچ کر صاف صفائی کرواتے، ڈیرہ لگواتے، گرم پانی کا

انتظام کرتے، بستر پلنگ کا انتظام کرتے' خورد ونوش کا انتظام کرتے تا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کو تھوڑی سی بھی تکلیف نہ پہنچے۔ جب ٹھٹھہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے فرح کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ ثانی مہدیؓ کسی قدر رنجیدہ ہوگئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ سے فرمایا میرا نجی خدا کے واسطے آپؓ رنجیدہ مت ہوییۓ۔ انشاء اللہ ہم ضرور مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ خدا پر آسان ہے کہ ہم کو سلامتی کے ساتھ مہدی موعودؑ تک پہنچادے۔ اگر راستے میں سفر خرچ ختم ہوجائے تو بندے کو بیچ کر آپؓ اپنا سفر مکمل کرلیجئے۔ (خاتم سلیمانی۔۴۷،۳۷)

حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ سے اتنی زیادہ محبت تھی جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول خداﷺ سے تھی۔ اور جسطرح رسول خداﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے محبت کرتے تھے، اُسی طرح حضرت شاہ خوندمیرؓ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ سے محبت کرتے تھے اور حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ حضرت شاہ خوندمیرؓ سے محبت کرتے تھے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جیسے حضرت یعقوب علیہ لسلام اور یوسف علیہ لسلام میں محبت تھی ویسی ہی محبت یہ دونوں سیدینؓ میں تھی۔ جب حضرت شاہ خوندمیرؓ رادھن پور پہنچے اور آپؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدیؓ بھی رادھن پور ہی میں ہیں تو آپؓ فوراً ہی حضرت ثانی مہدیؓ سے ملاقات کے لئے ان کے خیمہ پہنچے اور دستک دی۔ ثانی مہدیؓ اُس وقت تنہا رہنا چاہتے تھے اسی لئے حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ سے ملنے سے منع فرمادیا۔ مگر حضرت شاہ خوندمیرؓ نہیں مانے جس طرح ایک چھوٹا بھائی ضد کر کے اپنے بڑے بھائی سے اپنی بات منوالیتا ہے اُسی طرح حضرت شاہ خوندمیرؓ نے بھی ثانی مہدیؓ کو منوالیا۔ اسکے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ جو بھی فتوح مہدی موعودؑ کی

خدمت میں لے جارہے تھے یہ کہتے ہوئے ثانی مہدیؑ کی خدمت میں پیش کردیا کہ ہزاروں مرتبہ خدا کا شکر ہے کے ہمارے مالک اور اس مِلک کے مالک ہم کو اسی جگہ مل گئے ہم کہاں اور مہدیؑ کہاں، ہم کو ہمارے مہدیؑ سے یہیں ملاقات ہوگئی۔ان الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شاہ خوندمیرؓ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؑ میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے تھے،اسی لئے سارے سفر کے دوران حضرت شاہ خوندمیرؓ نے ثانی مہدیؑ کو کسی بھی طرح کی تکلیف ہونے نہیں دیا بلکہ ثانی مہدیؑ راستے میں جہاں کہیں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے،حضرت شاہ خوندمیرؓ پہلے اس مقام کو پہنچ کر صاف صفائی کرواتے' ڈیرہ لگواتے' گرم پانی کا انتظام کرتے، بستر پلنگ کا انتظام کرتے' خورد ونوش کا انتظام کرتے تا کہ حضرت ثانی مہدیؑ کو تھوڑی سی بھی تکلیف نہ پہنچے۔یہ سب خدمت کوئی غیر شخص نہیں کرسکتا صرف اور صرف کوئی اپنا گھر کا شخص یا بھائی وغیرہ ہی کرسکتا ہے۔یہاں پر بھائی کا مطلب حقیقی بھائی ہونا مقصود نہیں ہے بلکہ حقیقی بھائیوں میں جیسی محبت رہتی ہے ویسی ہی محبت اِن دونوں سیدین میں تھی۔جب دونوں سیدین ٹھٹھہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے فرح کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کسی قدر رنجیدہ ہوگئے۔یہ کیفیت دیکھ کر حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ سے فرمایا میرانجی خدا کے واسطے آپؑ رنجیدہ مت ہوئیے، اگر راستے میں سفر خرچ ختم ہوجائے تو بندے کو بیچ کر آپؑ اپنا سفر مکمل کرلیجئے۔حضرت شاہ خوندمیرؓ کو یہ بات منظور تھی کے وہ خود بک جائیں اور دوسرے شخص کی غلامی کریں۔مگر یہ بات بالکل منظور نہ تھی کے سید محمود ثانی مہدیؑ کے چہرے مبارک پر تھوڑی سی بھی پریشانی نظر آئے۔کیا آج کے زمانے میں ساری دنیا میں جسطرح سیدینؓ،ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ویسی محبت مل سکتی ہے؟ بالکل نہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کوایک دوسرے کا رفیق اور ہمدرد بنائے کافروں کے ظلم سے تمام مسلمانوں کواور تمام مصدقین کومحفوظ رکھے اور خاص کر اولادِ ثانی مہدیؓ اور اولادِ شاہ خوندمیرؓ کو سیدینؓ جیسی محبت عطا کرتے ہوئے زندگی ہی میں اللہ تعالی کا دیدار نصیب کرے اور ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے۔ امین

دورانِ سفر سیدینؓ اور شاہ نعمتؓ کے مابین گفتگو

جب یہ قافلہ آگے کے سفر کو روانہ ہوا۔ دورانِ سفر یہ تینوں حضرات مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے جارہے تھے کہ اس دوران احمد شاہ قدن کا بھی ذکر چھڑ گیا۔ حضرت شاہ نعمتؓ نے اس کی اور اسکے بیان کی تعریف کرنے لگے اور فرمایا مہدی موعودؑ کی صحبت سے جدا رہنا کسی کو بھی جائز نہیں ہے مگر احمد شاہ جیسے شخص کیلئے جائز ہے، اس پر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حیرت کی بات ہے کہ آپؓ اسکی تعریف کرتے ہیں وہ تو مذمت کے قابل ہے تعریف کے لائق بالکل نہیں ہے اس لئے کہ وہ مہدی موعودؑ کا مرید ہو کر بھی اب تک مہدی موعودؑ کی صحبت سے دور ہے، اور مہدی موعودؑ نے اپنی صحبت سے دور رہنے والے کے بارے میں منافقت کا حکم صادر فرمایا ہے، احمد شاہ کو تو اپنی مشیخیت پر ناز ہے اور اپنی سجادگی ہی اس کے پیش نظر ہے۔ اگر وہ مخلص اور مہدی موعودؑ کا عاشق اور شیدائی ہوتا تو ہر گز مہدی موعودؑ سے جدا رہ کر وعظ و بیان میں لگا نہ رہتا بلکہ اپنے آپ کو مہدی موعودؑ کے قدموں میں رکھتا اور مہدی موعودؑ سے مستفید ہوتا۔ حضرت شاہ نعمتؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپؓ کی بات سے متفق ہوں کہ مہدی موعودؑ کی صحبت سے جدا رہنا سزاوار نہیں ہے لیکن احمد شاہ جیسے شخص کیلئے زیبا ہے۔ اور فرمایا آپؓ نے اس کا بیان نہیں سنا میں نے اس کا بیان سنا، اس کے بیان سے دین و مذہب کی اشاعت ہوتی

ہے۔دوسرے اہل اللہ میں سے کسی کو بھی مہدیؑ کی صحبت سے جدا رہنا بالکل بھی جائز نہیں ہے، ہر گز بھی جائز نہیں ہے۔اس پر دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگی ،گفتگو تیز اور لہجہ بھی سخت ہو گیا تو ثانی مہدیؓ نے دونوں سے فرمایا اب تو ہم آقا یعنی مہدی موعودؑ کے دربار میں جا رہے ہیں اس بات کو بندہ مہدی موعودؑ کے سامنے رجوع کریگا۔اب آپ دونوں یہ بات چیت یہیں ختم کر دیں اس بارے میں مہدی موعودؑ جو بھی فیصلہ کرینگے ہم سب کیلئے قابل قبول ہوگا۔دونوں اس بات پر راضی ہو گئے ،جب یہ تینوں حضرات، مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچے اور وقتِ مناسب حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرانجی ،ایک مردمومن ہے کیا اس کو آپؑ کی صحبت سے دور رہنا جائز ہے؟ مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ بھائی محمود یہ بات عصر کی نماز کے بعد بیانِ قران کے وقت پوچھو تو بندہ اس کے بارے میں حکم خداوندی سنائیگا۔جب ثانی مہدیؓ نے بیانِ قران کے وقت مہدی موعودؑ سے پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ ثانی مہدیؓ نے جب اس کا نام احمد شاہ ہے کہا تو مہدی موعودؑ نے فرمایا وہ سرِ منافق ہے۔

(شواہد ولایت۔۲۶۸،۲۶۷)

حضرت شاہ خوندمیرؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ کے مابین جو گفتگو ہوئی اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احمد شاہ جیسا قابل عالم جس کے وعظ و بیان سے دین و مذہب کی اشاعت ہوتی تھی وہ بھی تصدیقِ مہدی موعودؑ کے بعد صحبتِ مہدی موعودؑ سے دور نہیں رہ سکتا، جو کوئی تصدیقِ مہدی موعودؑ کے بعد صحبتِ مہدی موعودؑ سے دور رہیگا وہ منافق کہلائیگا۔مثال کے طور پر غازی خاں اور شکر خاتون جو مہدی موعودؑ کی تصدیق کر چکے تھے اور گجرات ہی میں مقیم تھے اور جب انہیں پتہ چلتا ہے کہ تصدیقِ مہدی موعودؑ کے بعد صحبتِ مہدی موعودؑ سے دور نہیں رہا جاسکتا، جو کوئی تصدیقِ

مہدی موعودؑ کے بعد صحبتِ مہدی موعودؑ سے دور رہے گا وہ منافق کہلائیگا تو وہ لوگ فوراً ہجرت کر کے مہدی موعودؑ کی صحبت میں رہنے کیلئے فرح مبارک جا رہے تھے۔ اور اسی اثنا حضرت شاہ خوندمیرؓ فرہ مبارک سے گجرات واپس ہو رہے تھے راستے میں جب اُن دونوں کی ملاقات حضرت شاہ خوندمیرؓ سے ہوتی ہے اور دورانِ گفتگو حضرت شاہ خوندمیرؓ نے اُن لوگوں سے مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بارے میں ذکر فرمایا تو دونوں کو بے انتہا تکلیف پہنچی اور اسی رنج وغم کے عالم میں اُن دونوں نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آخر وقت تک آپؓ ہی کی صحبت میں رہے، اور بعض روایتوں میں یہ بھی درج ہے کہ غازی خاں، حضرت شاہ خوندمیرؓ کے دائرہ میں امامت بھی کرتے تھے، مگر پھر بھی حضرت شاہ خوندمیرؓ نے اُن دونوں کو نجات کی بشارت نہیں دی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیسی بھی شخصیت کیوں نہ ہو اگر وہ تصدیقِ مہدی موعودؑ کے بعد صحبتِ مہدی موعودؑ سے دور رہیگی تو بقول امامنا مہدی موعودؑ اور بقول بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ وہ منافق کہلائیگی۔

سیدینؓ کے ساتھ صحابہ کا فرح پہنچنا اور مہدی موعودؑ کا خوش ہونا

حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حضرت شیخ محمد کبیرؓ کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا کہ ہمارا قافلہ فلاں روز تک فرح مبارک پہنچ جائے گا۔ فوراً ہی حضرت شیخ کبیرؓ راستے میں کہیں رُکے بغیر مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ کر حضرت شاہ خوندمیرؓ کا پیغام سناتے ہیں۔ جس دن سیدینؓ وصحابہ کے آنے کا تھا اس روز مہدی موعودؑ بی بی بون جیؓ کے حجرہ میں جلوہ افروز تھے۔ فرزندِ اکبر وصدیقِ اکبر کے آنے کی خوشی اور ملکر گلے لگانے کے انتظار میں حضرت مہدی موعودؑ حجرے سے دائرہ کے دروازے تک تشریف لے جاتے اور دور تک راستے کی طرف دیکھتے پھر حجرے کو تشریف لے آتے۔ اطمینان کے

ساتھ ایک منٹ بھی بیٹھ نہیں پاتے۔ بی بیؓ نے حضرتؑ سے پوچھا کہ مہدیؑ کو بھی فرزند کے آنے کی ایسی خوشی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں ''پوت پوت ہو کر آرہا ہے'' (یعنی بیٹا بیٹا ہو کر آرہا ہے) پھر فرمایا ان آنے والوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ کئی لوگ ان کی صحبت سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔ بی بی نے فرمایا آگر ان کا نام معلوم ہو جائے تو ہم بھی ان کی تعظیم و تکریم کرتے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا وہ سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ ہیں۔ جب قافلہ منزل کے قریب پہنچا تو مہدی موعودؑ حجرے کے باہر آکر دونوں سیدینؓ اور تمام اصحاب کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے صدیق اکبر ثانی مہدیؓ کو گلے سے لگایا۔ خوشی سے دونوں کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ دونوں کے کندھے آنسوؤں سے تر ہو گئے اس وقت حضرت مہدی موعودؑ نے یہ بیت پڑھی۔

یار کی خاطر ہے لازم سب رشتہ توڑنا

ہاں برائے یار ہے آساں دو عالم کا چھوڑنا

اس کے بعد مہدی موعودؑ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ کو گلے لگایا پھر تمام صحابہؓ سے ایک کے بعد ایک ملاقات فرمائی۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۳۔۱۷۲)

مہدی موعودؑ کو میاں کبیرؓ کے ذریعہ جب یہ اطلاع ملی کے فلاں روز حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ آرہے ہیں تو آپؑ اپنے فرزند سے ملنے کی خواہش میں بے چین رہنے لگے اور جس روز حضرتؓ کے آنے کا تھا اُس دن آپؑ صبح ہی سے حجرے سے دائرہ کے دروازے تک تشریف لے جاتے اور دور تک راستے کی طرف دیکھتے پھر حجرے کو تشریف لے آتے، آپؑ کی یہ ثانی مہدیؓ سے محبت اللہ واسطے کی تھی کیونکہ آپؑ کو معلوم تھا کے آپؑ کے بعد ساری دنیا میں مہدیت کی تبلیغ ثانی مہدیؓ اور صحابہؓ کی کوششوں سے ہی ہونی تھی ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ، رسولِ خداؐ اور مہدی موعودؑ کا پیغام ثانی مہدیؓ اور صحابہ کے ذریعہ ہی مکمل ہونا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کے ثانی

مہدیؑ کے والد ہونے کے ناطے مہدی موعودؑ کو اس بات کی بے انتہا خوشی تھی کے اللہ تعالی نے جو کام ثانی مہدیؑ سے لیا تھا اُس میں حضرت ثانی مہدیؑ کامیاب ہو گئے تھے۔اسی لئے تو مہدی موعودؑ نے فرمایا ''پوت پوت ہوکر آ رہا ہے'' اور مہدی موعودؑ کو یہ بھی معلوم تھا کہ آنے والے وقت میں ثانی مہدیؑ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھوں کئی لوگ ہدایت پانے والے تھے اسی لئے مہدی موعودؑ کو ثانی مہدیؑ اور شاہ خوندمیرؓ سے بے انتہا محبت تھی۔مہدی موعودؑ کو سید ینؓ اور دوسرے صحابہ سے جو محبت تھی وہ صرف اللہ واسطے کی تھی کیونکہ خاتمینؑ کا ہر کام اللہ ہی کیلئے ہوتا ہے۔

بی بی ملکانؓ کا بی بی کدبانوؓ کو گھر لانا

بی بی ملکانؓ نے بی بی کدبانوؓ کا استقبال کرتے ہوئے انہیں حجرے میں لے آئیں۔ اس وقت حضرت مہدی موعودؑ آرام فرما رہے تھے جیسے ہی بی بی کدبانوؓ پر نظر پڑی فوراً اٹھ کر کھڑے ہوئے۔اور اپنے سرہانے کا تکیہ نیچے ڈال کر اس پر بی بی کدبانوؓ کو بٹھایا اور بی بی کدبانوؓ کو دعائیں دیتے ہوئے فرمایا بی بی کدبانوؓ، اچھو راج خاں، اچھو پیار خاں، اچھو تاج خاں، اچھو خاں۔اور اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ سورہ احزاب کی آیت ۳۵ حضرت سید محمودؓ اور بی بی کدبانوؓ کے حق میں ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(خاتم سلیمانی۔۷۶)

حضرت ثانی مہدیؓ کا سفر میں حضرت شاہ خوندمیرؓ کے حسن سلوک بیان کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ نے امامناؑ سے فرمایا بندے کو آپؑ کے قدموں تک پہنچانے پر یوں تو اللہ قادر تھا لیکن دنیاوی اسباب پر نظر ڈالے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر راستے میں حضرت شاہ خوندمیرؓ نہ ملتے ان کا ساتھ نہ ہوتا تو بندہ راستہ کا ہو جاتا تھا۔ حضرت مہدی موعودؑ نے یہ سن کر فرمایا اس میں کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ سید خوندمیرؓ تمہارے برادرِ حقیقی ہیں۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۳)

مہدی موعودؑ کا برادر حقیقی فرمانا تشبیہاً تھا جس کو غیر مقلد علماؤں نے ایک فتنہ بنانا چاہا۔ جو جاہل علماء مہدی موعودؑ کے نقلیات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ایسے جاہل عالموں کو مہدی موعودؑ کی کسی بھی نقل پر اعتراض کرنا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے؟ مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ کو جو برادر حقیقی کہا ہے وہ تشبیہ کے طور پر کہا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوران سفر بندگی میاںؓ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو جو آرام پہنچایا جو خدمت بجا لائی وہ کوئی غیر شخص اتنی محبت اور دل کی گہرائیوں سے نہیں کرسکتا، جس طرح ایک حقیقی بھائی اپنے بڑے بھائی کی خدمت کرسکتا ہے۔ اسی لئے مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ کو ثانی مہدیؓ کے حقیقی بھائی جیسا فرمایا۔

شواہد ولایت صفحہ ۱۵۳،۱۵۲ پر ایک روایت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے تعلق سے ہے کہ بندگی میاں خانجی عمر کھڑکی والے جو مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ کی اولاد سے ہیں گجرات میں پیراں پٹن ہی میں سکونت رکھتے تھے، اسی زمانے میں امام علی التحقیق (مہدی موعودؑ) کی تصدیق سے مشرف ہوئے تھے۔ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے ہمراہ شہید ہوئے اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے ان کو ''**برادر حقیقی**'' کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ تو پھر اُن جاہل علماء کے لحاظ سے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے برادر حقیقی بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے برادر حقیقی بندگی میاں خانجی عمرؒ اس کا مطلب حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے برادر حقیقی دو ہو گئے، اور مہدی موعودؑ کے تین حقیقی فرزند ہو گئے۔ اگر بندگی میاں خانجی عمرؒ نے بھی کسی کو اپنا برادر حقیقی کہہ دیا تو یہ سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ اصل میں اُن بے دین عالموں کو نقلیاتِ مہدی موعودؑ کو صحیح طور پر سمجھنا چاہیئے کہ مہدی موعودؑ کا بندگی میاںؓ کو برادر حقیقی کہنے کا مطلب کیا تھا۔ مہدی موعودؑ کی اس نقل مبارک کا مطلب صرف اتنا تھا کہ مہدی موعودؑ دونوں سیدین یعنی حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی ایک دوسرے سے حقیقی بھائیوں جیسی محبت کو ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو یہ کہے ''میرا بچہ تو شیر ہے'' اس کا مطلب ہرگز یہ تو نہیں ہوتا کہ بچہ واقعی شیر ہے بلکہ کوئی بھی عقل وفہم رکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ وہ عورت اپنے بچے کو شیر کی طرح ہمت اور طاقت والا کہنا چاہتی ہے۔ ایسے ہزاروں مثالیں موجود ہیں جو تشبیہاً کہی جاتی ہیں۔ ویسے بھی مہدی موعودؑ عام طور پر ہر کسی کو بھائی کہہ کر مخاطب فرماتے تھے جیسے بھائی سید محمود، بھائی سید خوندمیر، بھائی نعمت، بھائی نظام، بھائی دلاور وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ سب صحابہ مہدی موعودؑ کے بھائی ہو گئے ہیں کیا؟ اسی ضمن میں رسول خدا ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضرتؐ نے مہدویوں کو میرے بھائی کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ حدیث شریف پیش خدمت ہے۔

"نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذرؓ کیا تم جانتے ہو مجھے کس بات کا غم ہے اور میری فکر کیا ہے اور مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے؟ یہ سن کر ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں خبر دیجئے کہ آپ ﷺ کو کس بات کا غم ہے اور کیا فکر ہے کس چیز کا آپ ﷺ کو اشتیاق ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آہ مجھے اپنے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد ہوں گے۔ ان کی شان انبیاء کی شان ہوگی اور اللہ کے پاس شہیدوں کے مقام والے ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں ماں، باپ، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں سے دور ہو جائینگے، وہ اپنی دولت ذریعہ معیشت اللہ کے واسطے چھوڑ دینگے۔ اپنے آپ کو تواضع سے حقیر کئے رہیں گے۔ نفسانی خواہشات، دنیاوی لغویات کی طرف راغب نہ ہوں گے۔ (اس حدیث کو اختصار سے لکھا گیا ہے اگر کسی کو پوری حدیث پڑھنی ہے تو جنت الولایت اور بہت سی قومی کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں) الغرض اس حدیث مذکورہ میں بھی حضور نے میرے بھائی کہا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟ اگر آپ کو صرف حقیقی کہنے پر اعتراض ہے تو میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ صدیق اکبر حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور صدیق ولایت حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ میں حقیقی بھائیوں جیسی محبت تھی اس لئے برادر حقیقی کہا گیا ہے۔ میں اُن تمام بے دین علماؤں سے مخاطب ہوں جو دین کو ذریعہ معاش بنا کر معمولی دنیاوی دولت کمانے کیلئے کسی بھی بزرگ پر تنقید کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اپنا ٹھکانا جہنم میں بنواتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں تو انشاء اللہ عذاب ملے گا ہی اور دنیا میں بھی اُن کو سکون نصیب نہیں ہوگا۔ اے بے دین عالموں اگر اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا بھی خوف ہے اور مرنے کے بعد قبر کے عذاب کا یقین ہے اور قیامت میں حساب کتاب ہوگا اسکا یقین ہے تو اپنے دماغوں سے گندگی نکال کر دین کو اور دین کے رہبروں کی کہی ہوئی باتوں کو سمجھنے کی کوشش

کریں، اپنا ناقص دماغ احادیث نبویؑ ونقلیات مہدی موعودؑ کو سمجھنے کے لئے استعمال نہ کریں۔

مہدی موعودؑ کی طرف سے سیدین میں بھائی بھائی کا رشتہ قائم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عین مطابق

خلیفۃ اللہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے دونوں سیدین ،محمود ین کو اولاً اخوّت (بھائی بنانے) سے مشرف فرمایا اس کے بعد بحکمِ الٰہی اُن دونوں کے درمیان اخوّت (بھائی کا رشتہ) قائم فرمایا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو بھائی کہا ہے، اس کے بعد ان کے درمیان برادری (بھائی بھائی کا رشتہ) قرار دیا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو آواز دے کر بلوایا اور فرمایا تم دونوں کے درمیان برادری (بھائی بھائی کا رشتہ) قائم کرنے کے واسطے وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا ہوں، جو مجھ پر آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ پس تم دونوں دنیا میں بھائی بھائی ہو اور جنت میں بھی بھائی بھائی ہو، پس تم دونوں میں سے ہر ایک دوسرے پر سلام بھیجو اور مصافحہ کرو، بھائی بھائی کا رشتہ قائم کرنے کے ضمن ۔خلیفۃ اللہ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ سے روایت کردہ نقل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت والی یہ حدیث مکمل طور پر آپس میں مشابہت رکھتی ہیں ۔

(دفتر اول، جلد دوم۔۱۵۳،۱۵۴)

دور ختم نبوت میں جو عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہی عمل اللہ تعالی نے دور ختم ولایت میں مہدی موعودؑ سے بھی کروایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے ملّہ سے مدینے منورہ پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئی مہاجرین بھی ہجرت کر کے پہنچے تھے اور اُن سب ہی مہاجرین کے پاس نہ سر چھپانے کیلئے چھت تھی نہ کھانے کیلئے کوئی رقم موجود تھی تو ایسے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مدینہ منورہ کے مقیم حضرات کو اخوّت (بھائی بنانے) کا عمل شروع کیا جس سے انصار (مدینہ منورہ کے مقیم) اور مہاجر (مکّہ سے ہجرت کر کے پہنچنے والے) کو ایک دوسرے کا بھائی بنوایا اور حکم فرمایا کہ جو کچھ انصار صحابہ کے پاس مال وزر، رہائش گاہیں، نقد رقم وغیرہ ہے وہ اپنے مہاجر بھائی کے ساتھ آپس میں بانٹ لیں، تاکہ دونوں خوش حال زندگی بسر کر سکیں۔ حضور اکرم ﷺ کے اس حکم مبارک پر انصار صحابہؓ نے پوری خوش دلی سے عمل کیا اور بعض انصار صحابہؓ نے یہاں تک کیا کہ اگر کسی کے پاس دو بیویاں تھیں تو وہ اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کا نکاح اُن سے کروا دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دونوں ہی مہاجر تھے پھر بھی ان دونوں کو اخوّت (بھائی بنانے) میں حضور اکرم ﷺ کی کیا مصلحت تھی وہ اللہ ہی جانتا ہے۔ مگر دور ختم ولایت میں ایسے کچھ حالات تو نہیں تھے پھر بھی مہدی موعودؑ نے حضور اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے دونوں سیدینؓ کو بھائی بھائی بنوایا، اور دونوں کو بہت سی بشارتوں سے بھی نوازا۔

سیدینؓ کو دن اور رات میں خصوصی تعلیم دینا

سیدینؓ کے فرہ مبارک پہنچنے کے بعد امامناؑ کی حیات صرف چھ مہینے رہی۔ اس مدت میں امامناؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کو دن کے وقت میں سیر نبوت کی خصوصی تعلیم عطا فرمائی اور رات میں حضرت شاہ خوندمیرؓ کو سیر ولایت کی خصوصی تعلیم دی۔ مہدی موعودؑ جب قرآن کا بیان فرماتے دوران بیان ایسے ایسے حقائق کا بیان کرتے جو اس سے پہلے کبھی نہ کرتے تھے۔ بعض اصحاب نے مہدی موعودؑ سے فرمایا میرانجیؑ اب جو بیان آپؑ فرمارہے ہیں اس سے پہلے تو ایسا بیان کبھی نہ فرماتے تھے۔ امامناؑ نے فرمایا اب کس کیلئے اُٹھا کے رکھوں جبکہ اس بیان کے حامل آ گئے ہیں یہ موقع اسرار کے چھپانے کا نہیں ہے۔ (تذکرۃ الصالحین ۔ ۱۷۴)

سید ینؓ جب فرہ مبارک پہنچنے تو مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کو سیر نبوت کی وہ خصوصی تعلیم عطا فرمائی جو حضورِ اکرم ﷺ کی سیرت کے اُن پہلوں کو آشکار کرتی تھی جو عام طور پر نہ ہی کسی سیرت کی کتابوں میں درج تھیں اور نہ ہی احادیث کے ذریعہ دنیا کے سامنے لائی گئی تھیں ۔ یہ وہ خاص تعلیم تھی جس کا اللہ تعالی اور خاتمینؑ کے سوا شائد ہی کسی کو علم ہو، یہ وہ خصوصی تعلیم تھی جو صرف حضرت ثانی مہدیؓ کیلئے ہی تھی جسکی وجہ سے حضرت ثانی مہدیؓ کو وہ مقام و مرتبہ ملا جس کا شائد ہی کوئی اندازہ لگا سکے ۔اسی طرح حضرت شاہ خوندمیرؓ کو سیر ولایت کی وہ خصوصی تعلیم عطا کی گئی جو مخصوص صرف حضرت شاہ خوندمیرؓ کیلئے تھی ۔ جس سے اُن کے مراتب بھی اعلی درجہ کے ہو گئے ۔ اسکے علاوہ مہدی موعودؑ نے بیانِ قرآن کے دوران ایسے ایسے حقائق کا بیان کرنا شروع کر دیا جو اس سے پہلے کبھی نہ کرتے تھے ۔اسکی وجہ یہ تھی کہ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ میں وہ خصوصیات اللہ تعالی نے عطا فرمائی تھی کہ جس سے مہدی موعودؑ کے بیانِ قرآن کے وہ نکات (باریکیاں) یا بیانِ قرآن کے وہ اسرار (بھید) جو ہر کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا یا برداشت نہیں کر سکتا تھا ۔ایسے بیان کو صرف سید ینؓ ہی سمجھ سکتے تھے اور مہدی موعودؑ کے اس بیان کے حامل صرف سید ین ہی تھے ۔اسی لئے مہدی موعودؑ نے وہ تمام علوم جو خاص سید ینؓ ہی کیلئے تھے وہ سب کے سب بیان فرمانا شروع کر دیا تھا۔

حضرت مہدی موعودؑ کا ثانی مہدیؓ کو بشارتیں عطا کرنا

نقل: ایک روز حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ جس جگہ سے بندہ نے قدم اُٹھایا اس جگہ بھائی سید محمودؓ نے قدم رکھا یعنی قدم بقدم نیز فرمایا میرے اور سید محمودؓ کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ بندہ کو مہدی موعودؑ کہا جاتا ہے اور بھائی سید محمودؓ کو نہیں کہا جاتا ۔

(تذکرۃ الصالحین ۔۱۷۴)

نــقــل: حضرت مہدی موعودؑ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا اور دوسرا ہاتھ صدیق اکبر ثانی مہدیؓ کے سینہ پر رکھ کر فرمایا جو کچھ یہاں ڈالا گیا وہاں بھی ڈالا گیا۔(مولود ۔۳۰)

نقل: امامنؑا نے فرمایا بندہ مہدیؑ ہے اور میراں سید محمودؓ بھی مہدیؑ ہیں۔(پنج فضائل ۔)

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ میرا وارث اور میرے گھر کا (خواجہ) سید محمودؓ ہے۔ (خاتم سلیمانی ۔۷۶)

نقل: امامنا نے فرمایا ہمارے (باطنی فیضان کے) وارث اور ہمارے خانہ (دل کے) مالک سید محمودؓ ہیں۔ (معارج الولایت ۔۳۵۹)

نقل: امامنؑا نے فرمایا اگر کسی نے ہزار سال عبادت کی ہو تو میراں سید محمودؓ کی ایک نظر کے برابر نہ ہوگی۔ میراں سید محمودؓ کی ایک نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(پنج فضائل ۔۴۲)

نقل: حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ دریا کے مانند ہیں اور جو کچھ دریا میں آتا ہے سما جاتا ہے لولو اور مرجان باہر آجاتے ہیں۔ (خاتم سلیمانی ۔۷۶)

نــقــل: حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کے حق میں سورہ نجم کی ابتدائی نو آیتوں کی نو خصلتیں بیان فرمائی ہیں،

(۱)	فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی	میراں سید محمودؓ
	پھر اللہ نے وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو کچھ بھیجی	میراں سید محمودؓ
(۲)	مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی	میراں سید محمودؓ
	نہیں جھوٹ ملادیا دل نے جو دیکھا	میراں سید محمودؓ
(۳)	اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَایَرٰی	میراں سید محمودؓ
	تو کیا تم اس پر جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا	میراں سید محمودؓ

(۴) وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی　　میراں سید محمودؓ

اور بے شک اس کو دیکھا تھا ایک بار اور بھی　　میراں سید محمودؓ

(۵) عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی　　میراں سید محمودؓ

سدرة المنتہیٰ کے پاس　　میراں سید محمودؓ

(۶) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی　　میراں سید محمودؓ

اس کے نزدیک جنت آرام گاہ　　میراں سید محمود

(۷) اِذْيَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى　　میراں سید محمودؓ

جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا　　میراں سید محمودؓ

(۸) مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى　　میراں سید محمودؓ

نہ نظر بہکی اور نہ حد سے بڑھی　　میراں سید محمودؓ

(۹) لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی　　میراں سید محمودؓ

بے شک اس نے دیکھی اپنے رب کی بڑی نشانیاں　　میراں سید محمودؓ

(خاتم سلیمانی۔۷۷)

نقل: امامناؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ بندے کی میراث پانے والے ہیں۔

(نقلیات میاں سید عالم۔۸۵)

نقل: امامناؑ نے فرمایا سید محمودؓ کو آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں سیر حاصل ہے۔اور فرمایا بھائی سید محمودؓ کو نبوت میں سیر ہے۔　　(شواہد ولایت۔۲۹۰)

نقل : مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ سورۃ رعد کی آیت ۲۳، ۲۴ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے حق میں ہے۔　　(معارج الولایت۔۳۶۰، شواہد ولایت۔۲۹۰)

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍo سَلٰمٌ" عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِo

ترجمہ:''ہمیشہ رہنے کی جنتیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہوں گے اوران کے ماں باپ اور بیبیوں اوراولاد میں جولائق ہوں گے اورفرشتے ان کے پاس (ہرسمت کے) دروازے سے آتے ہوں گے(یہ کہتے ہوں گے)تم پرسلام ہوکہ تم نے مہرکیا سواس جہاں میں تمہاراانجام بہت اچھا ہے''۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ بلکہ حضرتؓ کے والدین، بیویوں اور لائق اولاد کیلئے جنتیں ہیں اورفرشتے ہرسمت سے آکرانہیں سلامتی کی دعائیں کریں گے۔یہ تو صرف ظاہری طور پر بتلایا گیا ہے کہ ثانی مہدیؓ اور اُن کے والدین، بیویاں اور لائق اولاد کیلئے جنتیں ہیں،جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ثانی مہدیؓ کو نہ جنت کی خواہش ہے اور نہ حضرتؓ کے والدین کو،اور نہ بیویوں کواور نہ لائق اولادکو،ان سب کوتو صرف اور صرف اللہ تعالی اور اُسکا دیدارعزیز ہے۔اسکے علاوہ جوفضائل ومناقب اور جو بشارتیں صدیق اکبرسید محمود ثانی مہدیؓ کودی گئی ہیں ان کا احاطہ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔کیونکہ جس طرح ساحل پرکھڑے ہوکرسمندرکی گہرائی کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اُسی طرح صدیق اکبرحضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی عظمت' اُن کے مقام کا بھی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔اُن کے رتبے' اُن کے مناقب وہی جان سکتا ہے جس پراللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہو یا پھر رسول خدا ﷺ' مہدی موعودؑ اور بندگی میاںؓ اور دوسرے صحابہءمہدی موعودؑ کی صحبت حاصل ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بعد یہ وہی بزرگ ہیں جواللہ تعالیٰ کی عطا سے سید محمود ثانی مہدیؓ کا مقام ومرتبہ جانتے ہیں۔یا پھراُن خوش نصیب اللہ کے بندوں کو جانشینِ مہدی موعودؑ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا مقام ومرتبہ معلوم ہوگا جن کواللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوئی ہوگی۔

حضرت ثانی مہدی کی آنکھیں آفتاب اور مہتاب ہوگئیں

ایک روز میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے معاملہ دیکھا اور حضرت مہدی موعودؑ سے عرض کیا کہ دونوں آنکھیں میری آفتاب اور مہتاب ہوگئی ہیں۔اور ان دونوں سے میں اپنے خدا کو دیکھ رہا ہوں اور میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔میراں علیہ السلام نے فرمایا بھائی آفتاب اور مہتاب نبوت اور ولایت ہیں ان دونوں چراغوں سے تم کو رویت حاصل ہے۔(پنج فضائل۔۲۴)

میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی دونوں آنکھیں آفتاب اور مہتاب ہوگئی تھیں اور دونوں آنکھوں سے حضرت ثانی مہدیؓ اللہ تعالی کو دیکھ رہے تھے اور اللہ تعالی ثانی مہدیؓ کو دیکھ رہا تھا اسکا مطلب یہ ہیکہ ایک سچّا عاشق اپنے معشوق کو دیکھ رہا تھا اور معشوق اپنے عاشق کو دیکھ رہا تھا یعنی نہ صرف ثانی مہدیؓ اللہ تعالی کے دیدار کے مشتاق تھے بلکہ اللہ تعالی بھی ثانی مہدیؓ کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ایسا کیونکر نہ ہو جس کے پاس آفتابِ نبوت اور مہتابِ ولایت کے چراغ موجود ہیں اور اپنے دور میں ساری کائنات میں سب سے زیادہ نیک اور متقی ہیں اور جسکی صحبت میں رہ کر کئی لوگ اللہ تعالی کے مقرب ہو گئے ہیں، اور جو اُس ذاتِ مقدس کے خلیفہ اول ہیں جن کی مشکوٰۃ سے نبیوں نے فیض پایا ہے۔حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ ایسے بلند درجات کے مالک ہیں کہ مجھ جیسے ناچیز سے ثانی مہدیؓ کی شان کیا بیان ہوسکتی ہے، ثانی مہدیؓ کی عظمت تو سارا عالم بیان کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ثانی مہدیؓ وہی ہیں جس کی خوشبو سے دونوں عالموں کی فضائیں مہکتی ہیں، ثانی مہدیؓ وہی ہیں جس نے اپنی صحبت عطا کر کے دنیا میں ڈوبتے ہوئے لوگوں کو ڈوبنے سے بچایا، ثانی مہدیؓ وہی ہیں جو ظلمات میں زندگی گذارنے والوں کو ایمان کی روشنی بخشی ہے، ثانی مہدیؓ وہی ہیں جو خود اپنے لئے کچھ نہیں رکھا بلکہ سائلوں اور محتاجوں کو سب کچھ عطا کر دیا، ثانی مہدیؓ وہی ہیں جس نے گناہوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو اپنے اخلاق، اپنی سمجھ

بوجھ، انکساری، ملنساری، درگذر، اور اپنے نیک اعمال سے ایک نئی زندگی عطا کی۔ ثانی مہدیؓ کی سیرت پر غور کرنے پر یہ پتہ چلتا ہے کہ ثانی مہدیؓ کی سیرت رسول خداﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کی سیرت ہی کا عکس ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کے پسخوردہ سے گرم پانی ٹھنڈا ہوگیا

ایک مرتبہ حضرت مہدی موعودؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ نے ایک ہی برتن میں کھانا کھایا جب ثانی مہدیؓ نے پانی پیا تو امامناؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کا پسخوردہ پانی پی لیا اور فرمایا الحمدللہ کہ میاں سید محمودؓ کے پسخوردہ سے پانی ٹھنڈا ہوگیا۔ (خاتم سلیمانی صفحہ ۷۸)

مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ کے متعلق فرمایا ہے کہ "جو کچھ اس (مہدی موعودؑ کے) سینہ میں ڈالا گیا ہے وہ اُس (ثانی مہدیؓ کے) سینہ میں بھی ڈالا گیا ہے" اسی لئے صدیق اکبر حضرت ثانی مہدیؓ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی کیفیات عطا فرمائی تھی جو نبیوں، رسولوں، اللہ کے خلفاء اور اللہ کے خاص ولیوں سے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ جس طرح مہدی موعودؑ کے پسخوردہ سے کڑوا اور زہریلے کنویں کا پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہو جاتا تھا، اسی طرح ایک وقت جب حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت مہدی موعودؑ نے یک ہی برتن میں کھانا کھایا اور ثانی مہدیؓ نے جب پانی پیا تو ثانی مہدیؓ کے پسخوردہ پانی مہدی موعودؑ نے پی لیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا سید محمودؓ کے پسخوردہ سے گرم پانی ٹھنڈا ہوگیا۔

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ کو فرزند مہدیؑ ہونے پر غرور نہیں تھا

ایک روز حضرت امامناؑ نے ثانی مہدیؓ سے پوچھا کہ بھائی سید محمودؓ کیا کبھی تمہارے دل میں یہ خطرہ گذرتا ہے کہ سید محمودؓ فرزند مہدی ہیں۔ ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ میرانجی مہدیؑ ذات الٰہی خداوند ہے اور سید محمودؓ کیا ہے اس پر امامناؑ نے خوش ہوکر اپنی زبان مبارک سے فرمایا

شاباش شاباش۔ (نقلیات میاں سید عالم ۔۸۵،شواہد ولایت ۔۶۷۴)

صدیقِ اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو حضرت مہدی موعودؑ کے فرزند ہونے پر بالکل بھی غرور نہ تھا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کی فطرت میں اللہ تعالی نے عاجزی وانکساری ودیعت کردی تھی، اسی لئے ثانی مہدیؓ اپنے آپ کو ہر ایک تارکِ دنیا سے کم تر سمجھتے تھے۔ کیونکہ جس کا جتنا بڑا مقام ہوتا ہے وہ اُتنا ہی اپنے آپ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ جس طرح پھل دار درخت جھک جاتا ہے، ویسے ہی ثانی مہدیؓ کی طبیعت میں بھی دن بہ دن عبادات وریاضت سے عاجزی وانکساری بڑھتی جارہی تھی، اسی لئے حضرت ثانی مہدیؓ کا مقام ومرتبہ تمام خلفاءِ مہدیؑ میں اعلیٰ و عرفہ ہوتا جارہا تھا۔ حضرت ثانی مہدیؓ کا مقام ہر کس وناکس پر انکشاف نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالی کے اُن نیک بندوں پر منکشف ہوتا ہے جن کو حق کی پہچان ہے اور وہ حق پر چلتے بھی ہیں اور دوسروں کو حق پر چلنے کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کے مقرب بندے تو بہت ہونگے مگر خاص الخاص بندے ہر دور میں بہت کم ہوئے ہیں (جیسے آٹے میں نمک ہوتا ہے) ایسے ہی خاص الخاص بندے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی عظمت، حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا مقام، حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا مرتبہ، حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سادگی، حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی نیستی و نرمی، حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی اللہ تعالی سے محبت نیز ثانی مہدیؓ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح وہی لوگ جانتے ہیں جن پر اللہ تعالی کا خاص کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کو تین سویتیں دیں

حضرت میاں عبدالحی روشن منورؓ پیدا ہونے کے بعد ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے ثانی مہدیؓ کو تین سویتیں دیں اور فرمایا کہ ہمارے لئے اور تمام اشخاص کیلئے ایک ایک سویت ہے۔ لیکن میراں سید محمودؓ کے لئے تین سویتیں ہیں، فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ میراں سید

محمودؓ کومعہ عورت اورلڑ کے کے تین سوتیں دیں۔(پنج فضائل ۔۸)

حضرت ثانی مہدیؓ کواللہ تعالیٰ نے فرزندِ نیک عطافرمایا

☆ حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہجرت کرتے ہوئے جب فرہ مبارک تشریف لے گئے تو وہاں پر آپؑ کے فرزند حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور بی بی کد بانوؓ کو حضرت میراں سید عبدالحیؓ تولد ہوئے۔تو بی بی بونجیؓ نے مہدی موعودؑ کی خدمت میں آ کرعرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نجیؓ کو پوترا عطا کیا ہے۔لیکن رنگ کالا ہے یہ سن کر حضرت مہدی موعودؑ مسکرائے اور فرزند کو اپنے ہاتھ میں لیکر کان میں اَذاں اور اقامت دی اور کہا اس نومولود کا نام سید عبدالحیؓ یا سید یعقوبؓ رکھئے۔جیسے ہی یہ بات حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ نے سنی آپؓ نے اپنی یادداشت میں یہ فرمان مہدیؑ محفوظ کرلیا اور دل ہی دل میں خیال کیا کہ حضور مہدی موعودؑ نے سید یعقوبؓ کا نام جو زبان مبارک سے ادا کیا ہے وہ آئندہ ہونے والے فرزند سے متعلق بشارت ہوگی۔ آپؓ ابھی اسی خیال میں تھے کہ امامنا مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ کے اس مافی الضمیر سے آگاہ ہوکر فرمایا ہاں ہاں یہ دوسرے فرزند کی بشارت ہے اور یہ دونوں فرزند ''زہرہ ومشتری'' کے مانند ہیں۔اس کے بعد امامناؑ نے بی بیؓ سے فرمایا تم نے کس لئے کہا کہ اس کا رنگ کالا ہے یہ فرزند تو روشن منور ہے اس رتن کو جتن کرو۔حضرتؑ کے کہتے ہی سید عبدالحیؓ کی صورت ایسی منور ہوگئی کہ چاند بھی شرما جائے اور جسکی خوبصورتی بیان کرنا ممکن نہ ہو۔(تذکرۃ الصالحین ۱۹۶)

فرمانِ خدا! اگر میں تجھ کومہدی موعودؑ نہ کرتا تو سید محمودؓ کومہدی موعود کرتا

ایک روز مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد! اگر میں تجھ کومہدی موعودؑ نہ کرتا تو سید محمودؓ کومہدی موعود کرتا۔(شواہد الولایت صفحہ ۸۸)

اللہ تعالی کے مذکورہ فرمانِ مبارک کا مطلب یہی ہے کے اللہ تعالی نے حضرت سید محمود

ثانی مہدیؑ کو وہ سب ہی خوبیاں، وہ سب ہی علم، وہ سب ہی اخلاق نیز ہر وہ چیز ودعیت کر دی ہونگی جو مرسلین' انبیاء' خاتم الانبیاء' خاتم الاولیاء' خلیفتہ اللہ میں ہونی چاہیئے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ سید محمد جونپوری ہی مہدی موعودؑ خلیفتہ اللہ ہونگے، وہی دعوی مہدیت کرینگے، اُن کے دعوی پر لاکھوں لوگ تصدیقِ مہدیت سے مشرف ہونگے؟ اللہ تعالی کو ہر چیز کا علم تھا پھر بھی اللہ تعالی کا مہدی موعودؑ کو یہ فرمانا ''اگر میں تجھ کو مہدی موعودؑ نہ کرتا تو سید محمود کو مہدی موعودؑ کرتا'' اسلئے تھا کہ اللہ تعالی نہ صرف مہدی موعودؑ پر، بلکہ تمام مخلوقات پر ثانی مہدیؑ کی فضیلت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ سید محمود ثانی مہدیؑ کا مقام و مرتبہ کیا ہے، اوراس فرمان سے یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ جو مقام مہدی موعودؑ کا ہے بس اُسکے بعد کا مقام سید محمود ثانی مہدیؑ کا ہے۔ اللہ تعالی کے فرمانِ مبارک کو وہی بہتر طریقہ سے سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالی نے ایمان کی روشنی بخشی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی بی بی الہداتیؓ کی اولاد کے سات پشتوں کو بخشش عطا فرمائی تھی

☆ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی بی بی الہداتیؓ کی اولاد کے سات پشت کو بخشا ہے۔ (جامع الاصول ۱۳, پنج فضائل ۸)

حضرت مہدی موعودؑ کا یہ فرمانا کہ اُم المومنین بی بی الہداتیؓ کی سات پشتوں کو ازل سے ہی اللہ تعالی نے بخش دیا ہے یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالی کو ہر چیز کا علم ہے۔ کون جنت میں جائے گا، کس کو دوزخ ملے گی، کس کو دیدار نصیب ہوگا، کس کو دیدار نصیب نہیں ہوگا اور کون ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیگا، وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالی کا یہ خاص فضل اُم المومنین بی بی الہداتیؓ پر اسلئے تھا کہ اللہ تعالی کو اُم المومنین بی بی الہداتیؓ کی عبادت، ریاضت، تقوی و پرہیزگاری اور شوہر کی اطاعت و

فرمابرداری اسکے علاوہ مہدی موعودؑ کے بارہ سال تک جذبہ کی حالت میں بی بیؓ کی خلوصِ دل سے مہدی موعودؑ کی خدمت کرنا اللہ کو بے انتہا پسند تھا اسی لئے اللہ تعالی نے بی بی الہداتیؓ سے خوش ہو کر بی بیؓ کے صدقہ سے بی بی الہداتیؓ کی سات پشتوں کو بخشش عطا فرمائی۔

حضرت مہدی موعودؑ کا حضرت ثانی مہدیؓ کی اولاد کو بشارتیں دینا

☆ حضرت شاہ یعقوبؓ کے مبشر مہدیؓ ہونے کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ کی حرمِ محترم بی بی کد بانوؓ کو جب دوسرے فرزند تولد ہوئے اُس وقت بی بی کد بانوؓ نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہر میں تین بچے کھیل رہے ہیں جن میں سے دو بچے تو نہر میں کھیلتے اور تیرتے ہوئے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے اور ایک بچہ نہر میں غرق ہوگیا ہے، بی بی کد بانوؓ نے دیکھا کہ حضرت مہدی موعودؑ کی ذات اقدس جلوہ افروز ہے اور فرما رہے ہیں کہ یہ تینوں بچے تمہارے ہیں' جو بچہ غرق ہوگیا ہے، یہ وہ ہے جو تم کو فی الوقت پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام میرے بڑے بھائی احمد کے نام پر رکھو، اور جو دو بچے نہر کے پار ہو گئے ہیں ان میں ایک سید عبدالحیٔؓ ہیں جو تم کو کچھ عرصہ پہلے تولد ہو چکے ہیں اور دوسرے فرزند ہونے والے ہیں جس کا نام سید یعقوبؓ ہوگا۔ اس معاملے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ یعقوبؓ کو مبشر مہدی موعود ہونے کا شرف حاصل ہے۔

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ کی شریک حیات بی بی کد بانوؓ ایک روز عشاء کی نماز میں مشغول تھیں، اور آپؓ کے دوسرے فرزند سید احمدؓ جو کے نو مہینے کے ہوگئے تھے کھیل میں مصروف تھے اسی درمیان سید احمدؓ چراغ کو گرادیا، یکا یک چراغ کی آگ سید احمدؓ جل کے کپڑوں کو لگی اور سید احمدؓ اسی آگ میں جل کر شہید ہوگئے اور یہ خبر ثانی مہدیؓ کو پہنچی تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا اے منتقم (خدا) تو نے سید اجملؓ کے بدل سید احمدؓ کو قبول کیا۔ (پ، ف۔ ۳۸، تذکرۃ الصالحین ۱۹۶)

☆ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا حضرت سید محمودؓ کے دوفرزند ایسے ہیں جیسے آسمان پر ''زہرہ ومشتری'' ہیں۔جس طرح دنیا کے مسافر اندھیری رات میں اپنے راستے کو بھول جاتے ہیں اور زہرہ ومشتری کی روشنی میں راستہ پاتے اور اپنی سمت کو پہچان لیتے ہیں اسی طرح تمہارے ان دونوں فرزندوں کے ذریعہ دین کے بھٹکے ہوئے اور گمراہ مسافر ہدایت یافتہ ہوجائیں گے اور اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائینگے۔حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان اس حدیث شریف کے مشابہ ہے جو رسول خدا ﷺ نے اپنے صحابہ اکرام کے لئے فرمائی تھی'' میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت یافتہ ہوجاؤ گے''(معارج الولایت ۳۶۵ خاتم سلیمانی ۱۱۳)

سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے

☆ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے۔(پنج فضائل۔۸)

حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان مبارک ہے" سید محمودؓ کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے "۔ا ایک بادشاہ کیلئے اُس کا سر کا تاج، اُسکی بادشاہت اور اُسکی عظمت کی نشانی ہے، اور وہ اپنی بادشاہت اور عظمت قائم رکھنے کیلئے اپنے سر کی بازی بھی لگا دیتا ہے مگر اپنا تاج اور بادشاہت کسی کے حوالہ نہیں کرتا۔مگر یہاں پر مہدی موعودؑ کے فرمان مبارک کا مطلب بندہ کی سمجھ میں جو آرہا ہے وہ یہ ہے کہ اولادِ سید محمودؓ دینِ مہدیؑ کو تمام عالم میں نمایاں اور بے باک انداز میں پیش کریگی۔ قومِ موعودؑ کے وقار اور عظمت کو باقی رکھنے کیلئے ہر طرح کی قربانی دے گی اور یہ ساری کاوشیں اپنے اندر علم وعمل کی پاکی کو لئے ہوئے ہوگی، خدا کی راہ میں مسلسل محنت کریگی مگر اس محنت کو اپنی نظر میں نہیں لائیگی۔قیامت تک اولادِ سید محمودؓ سے مہدویت کا چراغ روشن رہے گا اور اپنے علم وعمل اور تقویٰ وحسنِ اخلاق سے ساری کائنات میں وہ مقامات حاصل کریگی جسکی آرزو ہر نیک روح نے کی ہوگی اور مہدی موعودؑ کے پیام کو ساری دنیا میں پہنچائیگی اور انہی کاوشوں سے ہر کسی کو حق و

باطل میں نمایاں فرق محسوس ہوگا،اور جس کے حق میں اللہ تعالی نے ایمان کی نعمت رکھی ہے وہی حق کا ساتھ دے گا اور وہی مصدقِ مہدی موعودؑ ہوگا اور انشاءاللہ دنیا میں وہی اللہ تعالی کا دیدار کریگا۔اورجس کے مقدر میں ایمان نہیں ہے وہ باطل طاقتوں کے آگے جھک جائے گا اور ایمان سے محروم رہے گا۔

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کومہدیؑ موعودکی ذات میں فناعطا کیا

نقل ہے کہ ایک روز میراں سید محمودؓ نے فرح میں معاملہ دیکھا کہ ہم اور مہدیؑ بیٹھے ہیں اور قرآن شریف کا دور کررہے ہیں یکا یک دیکھا کہ میں نہیں ہوں اور مہدیؑ ہوگیا ہوں۔اور مہدیؑ کی زبان مبارک سے دوآوازیں آتی ہیں اور میں نے بھی مہدیؑ کی ذات کے درمیان قیاس کیا کہ ہم کہاں گئے اور کہاں تھے اور یہ دوآوازیں کس کی طرف سے آئی ہیں۔بس نظر کیا تو دیکھا کہ ایک ذات اور ایک آواز ہے۔حضرت مہدی موعودؑ کو فرمان خدا پہنچا کہ ہم نے آج کی رات میں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا عطا کیا،جب کہ تو ہمارے درمیان فنا ہوگیا ہے،جا! سید محمودؓ کو بشارت دے۔حضرت امامناؑ مسکراتے ہوئے ثانی مہدیؓ کے پاس آئے اورفرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے آج کی رات میں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا بخشا ہے یہاں تک کہ تم سید محمد کی ذات ہوگئے ہو۔میراں سید محمودؓ فوراً حضرت امامناؑ کے قدموں میں گر گئے اور کہا میرانجی یہ محض خدا کا کرم اور حق کا کرم ہے وگرنہ سید محمودؓ اس لائق نہیں۔مہدی موعودؑ نے حضرت ثانی مہدیؓ کو اپنے قدموں میں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا کہ بھائی بندہ بندہ ہے خدا نے مجھ کو بندہ کیا اور تم کو بھی بندہ کیا۔آقا و مالک ہونا آسان ہے لیکن بندہ ہونا مشکل ہے۔خدا کا شکر ہے کہ بندہ کو اور تم کو بندہ کیا اور مالک (اللہ) اپنا غلام بنایا۔(پنج فضائل۔۲۴)

صدیقِ اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا ایک دن ایسا معاملہ دیکھا کہ وہ قران شریف

پڑھ رہے ہیں، مگر آوازیں دو آرہی ہیں ایک تو خود ثانی مہدیؓ کی دوسری مہدی موعودؑ کی کچھ دیر بعد آواز بھی ایک ہوگئی اور جسم بھی ایک ہوگیا یعنی ثانی مہدیؓ کی ذات مہدی موعودؑ کی ذات میں فنا ہوگئی ہے۔ اسلئے تھا کہ اُس وقت ثانی مہدیؓ کی اور مہدی موعودؑ کی ذات ایک ہوگئی تھی اور ثانی مہدیؓ فنا فی الشیخ کے آخری درجہ پر پہنچ گئے تھے، اسی دوران اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو حکم دیا کہ جا کر میرے محبوب بندہ کو یہ خوشخبری دے، کہ ہم نے آج کی رات تیری ذات میں سید محمودؓ کو فنا عطا کیا ہے۔ اور جب کہ تو ہمارے درمیان فنا ہوگیا ہے۔ حکمِ خدا سنتے ہی مہدی موعودؑ کو بے انتہا خوشی محسوس ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو یہ بشارت عطا فرمائی تھی کہ ثانی مہدیؓ کو مہدی موعودؑ کی ذات میں فنا حاصل ہے اور دوسری سب سے بڑی بشارت یہ تھی کہ اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو اپنی ذات میں فنا عطا کیا تھا، یعنی جہاں سے یہ نور نکلا تھا پھر وہیں پر وہ نور پہنچ گیا تھا۔ اسکے بعد مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ کے پاس آکر اللہ تعالی کی دی ہوئی بشارت سناتے ہیں تو ثانی مہدیؓ فوراً امامنؑا کے قدموں میں گر کر فرماتے ہیں، میرانجی یہ محض خدا کا کرم اور حق کا کرم ہے وگرنہ سید محمودؓ اس لائق نہیں۔ یہی انکساری اور سادگی ہی ثانی مہدیؓ کا مقام و مرتبہ بڑھانے کی وجہ بنی ہوگی۔ ثانی مہدیؓ کبھی بھی اپنے آپؓ کو نیک، پاک دامن، پرہیزگار، عابد، بڑا یا قابل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اپنے آپ کو ہر کسی سے کمتر سمجھتے تھے۔

میراں سید محمودؓ کے وجود کہ جملہ اعضاء میں حق کی ذات سمائی گئی

ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا اور اس کو آپؓ نے اس طرح بیان فرمایا ''عرش' کرسی' سات آسمان' سیارے' لوح وقلم' بحروبر' تحت الثریٰ میرے وجود میں غائب ہو گئے ہیں جس قدر دیکھتا ہوں خود کو کہیں نہیں پاتا ہوں مگر میرے وجود کے جملہ اعضاء میں حق کی ذات سمائی گئی ہے۔ پھر دیکھتا ہوں کہ خود بھی نہیں ہوں ہر جگہ اور تمام اعضاء میں خدا کا ظہور ہے'' اس

معاملے کو ثانی مہدیؓ نے میاں سید سلام اللہ کی زبانی مہدی موعودؑ کی خدمت میں کہلایا۔ اماموںنے سننے کے بعد فرمایا کہ ہاں سید محمودؓ ہماری آنکھوں کو روشن کیئے اور ہمارے دل کو آرام بخشے۔ بھائی سید محمودؓ یہی قابلیت رکھتے ہیں۔ (پنج فضائل۔۲۴)

صدیق اکبر حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی شخصیت وہ ہے جن کے ہر اعضاء میں حقِ تعالی کی ذات سما گئی تھی اور تمام اعضاء میں اللہ تعالی کا ظہور تھا۔ یہ صفتیں اللہ تعالی کے اُن ہی مقبول بندوں میں ہوتی ہیں جو بارگاہُ خداوندی میں اعلی معیار و منصب رکھتے ہیں۔ بندہ کے جیسے کم علم لوگ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے معیار اور منصب کو بالکل بھی نہیں جان سکتے اور نہ ہی پہچان سکتے ہیں۔ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے معیار و منصب کو وہی جان سکتا ہے جس کو اللہ تعالی کی معرفت نصیب ہوئی ہو۔ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا اعلی معیار و منصب، مقام و مرتبہ تو جاننا دور کی بات ہے اگر کوئی حضرت شاہ نصرتؒ کا مقام و مرتبہ بھی جان لے جن کی ایک آنکھ میں کلمہ طیبہ اور دوسری آنکھ میں تسبیح لکھی ہوئی تھی، تو یقیناً وہ اللہ تعالی کے اُن مقرب بندوں میں شامل ہونگے جو دنیا کے لہولعاب سے دور صرف اور صرف اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، صرف ایسے ہی اللہ کے نیک بندوں کو حضرت شاہ نصرتؒ کی عظمت کا علم ہو گا اور یقیناً ایسے ہی اللہ والوں کو انعام کے طور پر اللہ تعالی جانشینِ مہدیؓ کی محبت عطا کرتا ہوگا ۔

مہدی موعودؑ کا سیدینؓ کو بشارتیں دینا

(۱) مہدی موعود علیہ السلام اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات کا نور اور تجلیات ہو رہی تھیں اور آپؑ دریائے الوہیت میں مستغرق تھے۔ ایسے میں آپؑ پر منکشف ہوا کہ اللہ تعالی فرما رہا ہے اے سید محمدؑ میرا بندہ سید محمودؓ آ رہا ہے ان کو تعظیم و تکریم کے ساتھ لا اور اپنے قریب بٹھا۔ مہدی موعودؑ نے حکم خداوندی پر صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی بڑی

تعظیم کی، اوراپنے پاس بٹھایا۔ کچھ دیر بعد پھر آپؑ نے دیکھا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ معہ شہیدوں کے تشریف لارہے ہیں پھر حکم خداوندی ہوا کہ ان کو بھی عزت دواور لطف وکرم فرماؤ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تم جانتے ہو کہ یہ کون سی جماعت ہے۔ مہدی موعودؑ نے عرض کیا کہ یہ شہیدوں کی جماعت ہے اوران کے سردارسید خوندمیرؓ ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے سید محمد یہ میری محبوب جماعت ہے اوراس کا سرداراوراس کی جماعت مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور بہت عزیز ہیں۔ یہ سب میرے شیدائی اورفدائی ہیں۔(شواہدولایت۔۲۸۳)

(۲) مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ تین اشخاص ذاتی ہیں اول میراں سید محمود ثانی مہدیؓ دوم بندگی میاں سید خوندمیرؓ سوم بندگی میاں دلاورؓ۔(انصاف نامہ صفحہ۳۱۶)

(۳) حضرت مہدی موعودعلیہ السلام نے بندگی میراں سید محمودؓ کی نسبت فرمایا کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے قائم مقام ہیں۔اورآپؑ ہی کی ذات میں سیر حاصل ہے۔اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تعلق سے فرمایاوہ میرے قائم مقام ہیں اور میری ذات میں سیر حاصل ہے۔

(دفتر اول،جلددوم۔۱۵۴)

(۴) ایک روزمہدی موعودؑ نے عصراورمغرب کے درمیان قرآن کے بیان کے موقع پراس طرح فرمایا کہ خدا کا فرمان ہورہا ہے کہ اے سید محمدؑ ہردوسید،ہردوصالح نوجوان جوتمہارے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں وہ میرے پسندیدہ ہیں۔ان دونوں کو بے واسطہ ہمارے حضور سے فیض پہنچ رہا ہے۔اگرایک لاکھ پچیس ہزارپیغمبراورتین سوتیرہ مرسل اورمحمد نبی ﷺ محمد مہدی ﷺ اورتمام آسمانی کتابیں اورصحیفے نہ آئے ہوتے تو تب بھی ان دونوں کا یہی مقام ہوتا۔مہدی موعودؑ نے ان کے نام نہیں بتائے تھے۔ ایک دن احمد آباد، نین پورہ میں اجماع ہوا جس میں کئی مہاجرموجود تھے اور دونوجوان کے فضل کے بارے میں جومہدی موعودؑ نے فرمایا تھا پوچھا گیا وہ

کون ہیں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کی سماع میں ہے کہ بی بی بونؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے دریافت فرمایا تو مہدی موعودؑ نے بی بی سے فرمایا تم اپنے کام میں رہو خدا تعالیٰ ظاہر فرمادے گا۔ بی بیؓ نے عرض کیا اس سبب سے پوچھتی ہوں کہ ان دونوں کی بھی اسی طرح عظمت کروں گی۔ جس طرح آپؑ کی کرتی ہوں۔ اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ فرمان خدا ہوا تھا کہ اے سید محمد یہ دو سید جوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ کو بے واسطہ ہماری درگاہ سے فیض پہنچتا ہے۔ یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے کہ ان کو تیرے سامنے باادب بیٹھا دیا۔ (شواہد ولایت۔۲۷۷)

(۵) مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کچھ ضعیف کام کرتے ہیں تو ان پر حجت نہیں، قرآن اور رسول اللہ ﷺ اور بندہ پر حجت ہے۔ ان دونوں پر نہیں، یہ دونوں بھی ہرگز ضعیف کام نہیں کرتے۔ (حاشیہ صفحہ ۱۱۵)

(۶) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حشر کے دن اللہ کا فرمان ہوگا ''اے سید محمد! ہم نے تم کو مہدی موعودؑ اور ولایت محمدیؐ کا خاتم بنایا تھا تو تم ہمارے لئے کونسا تحفہ اور کس قسم کا ہدیہ لائے ہو؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے خداوند تیری درگاہ میں کونسا ایسا ہدیہ لائق ہوگا جس کو پیش کرسکوں۔ البتہ دونو جوانوں، دو صالحوں، دو سیدوں کو یعنی سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ کو مسلمانِ تام بنا کر اپنے ساتھ لایا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو قبول فرمائے گا۔

(شواہد ولایت۔۲۸۳)

(۷) مہدی موعودؑ نے اول میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے مطابق فرمایا! ان دونوں کے روبرو کئی ایک مہدی ہوں گے۔ (یعنی ہدایت یافتہ ہوں گے) (دفتر اول)

(۸) مہدی موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرآنی آیت پڑھ رہے تھے جو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی فضیلت بیان کررہی تھی۔ اس آیت کا

ترجمہ ہے ''اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور نہ ہوتی اس کی رحمت تو تم پیروی کرتے شیطان کی بجز تم میں تھوڑوں کے۔حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ الا قلیلا (بجز تھوڑوں کے) سے مراد بھائی سید محمودؓ اور بھائی سید خوندمیرؓ ہیں۔(شواہد ولایت ۔۲۸۲)

(۹) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس آیت کے معنی اس طرح بیان فرمایا کہ ''سابقان'' سے مراد لاہوتیاں ہے جو ذاتِ خدا کی تجلی کو پہنچے ہیں اور ثلۃ من الاولین سے وہ جماعت مراد ہے جو حضرت خاتم الانبیاءؑ کے زمانے سے خاتم الاولیاءؑ کے زمانے تک ظاہر ہوئی اور فرمایا خواجہ بایزیدؒ، خواجہ ابراہیمؒ، خواجہ جنیدؒ شبلیؒ اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاءؑ کی بعثت کے بعد چند اشخاص ہوں گے، چناچہ میراں سید محمودؓ، میاں سید خوندمیرؓ اور بعضے چند مہاجرؓ ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ۲۳۸)

(۱۰) مہدی موعود علیہ السلام نے ایک روز فرہ مبارک میں ہر دو سیدین، صدیقین کے حق میں فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو فرشتے حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ مخصوص ہیں ویسے ہی یہ دونوں جوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ سب اصحاب کے درمیان مخصوص ہیں۔

(شواہد ولایت ۔۲۸۱)

(۱۱) ایک روز حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ عتاب سے فرمان ہوا کہ کس لئے حق پوشی کرتا ہے کہ ہم نے دو اشخاص کو سب یاروں پر فضل دیا ہے۔حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ اے خدا کوئی چیز حجت کے لئے چاہئے تو فرمان ہوا کہ کہدے جو اللہ اور اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ کا دشمن ہے تو ہوا کرے۔پس تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے۔اور حضرت مہدی موعودؑ کی بشارتیں ان دو اشخاص کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل اور میکائیل مخصوص ہیں اور نیز مہدی موعود نے فرمایا تین اشخاص ذاتی ہیں، اول میراں

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ دوم حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور سوم حضرت بندگی میاں میاں دلاورؓ۔

(انصاف نامہ صفحہ ۳۱۶)

مہدی موعودؑ نے فرمایا میری رحلت کے بعد میری قبر میں دیکھو اگر میں قبر میں رہوں تو میں مہدیؑ برحق نہیں ہوں

میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ خوندکار کے بعد ہم آپؑ کے مقبرہ کے پاس رہیں گے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا میری رحلت کے بعد میری قبر میں دیکھو اگر میں قبر میں رہوں تو میں مہدی برحق نہیں ہوں۔ (شواہد ولایت۔۳۲۱)

رسولؐ اور مہدیؑ کے ظاہری اثاثہ کے کوئی بھی وارث نہیں ہوتے

جس طرح رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت سورۃ مائدہ آیت۳ ''**الیوم اکملت لکم دینکم.....**'' (آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام) حضور اکرمؐ نے اس کو اپنے اصحاب کے حق میں سنایا اسی طرح حضرت امام مہدی آخر زماں علیہ اسلام نے اپنے تمام اصحاب مرد و زن، مہاجرین، مصاحبین، منظورین، مبشرین کے حق میں یہ آیت سنائی اور امامناؑ نے اس طرح فرمایا کہ اے اصحاب تمہارے حق میں فرمانِ حق تعالی ہوتا ہے کہ'' **الیوم اکملت لکم دینکم.....**'' (آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام) پھر امامناؑ نے فرمایا کہ (دین بوجہ شریعت کامل ہونے پر) رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب کیا تھا (دین بوجہ طریقت کامل ہونے پر) فرمانِ حق تعالی ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ تو بھی اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب کر نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہم

انبیاء کے گروہ میں ہیں جو نہ کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث ہوتے اور نہ کسی کو (ظاہری اثاثہ کے) وارث کرتے ہیں آنحضرتؑ کے اس فرمان کی بناء پر صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے آنحضرتؑ کی رحلت کے بعد اس ذات پیغمبر صفات کے جامہ مبارک اور چند تلواریں جو اصحاب کے ہاتھوں میں بطریق محافظت تھیں تمام فقراء کو بخشدیئے، آنحضرتؑ کے کسی بھی متروکہ ورثہ کو اپنے استعمال کیلئے نہیں لیا۔ (شواہد ولایت۔۳۱۶،۳۱۵)

مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ تعالی دو شخصوں کو ایک مرتبہ اور ایک مقام پر دارِ دنیا میں نہیں رکھتا

ایک روز مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید محمود تم ہمارے باز ودر باز و آمد ورفت مت کرو جس وقت بندہ دروازے سے آتا ہے تم دریچہ سے آؤ کیونکہ خدا تعالی غیور ہے دو شخصوں کو ایک مرتبہ اور ایک مقام پر دارِ دنیا میں رکھنا روا نہیں رکھتا یقیناً دو میں سے ایک کو اس جہاں سے اُٹھالے گا۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۵)

مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ سے فرمایا دونوں ذاتیں برابر ہوگئیں ہیں

ایک مرتبہ حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں ثانی مہدیؓ سے فرمایا میراں سید محمودؓ آگے چلو یا پیچھے چلو دونوں ذاتیں برابر ہوگئیں ہیں۔ اللہ بڑا غیور ہے کسی ایک کو اٹھالے گا۔ (شواہد ولایت۔۲۸۸)

مہدی موعودؑ نے فرمایا دو شمشیر ایک میان میں نہیں آسکتے

فرح مبارک میں مہدی موعودؑ کے حجرہ میں دو دروازے تھے۔ مہدی موعودؑ نے میراں سید محمودؓ کو فرمایا تھا کہ اگر تم ایک دروازے سے آئے تو بندہ دوسرے دروازے سے آئے گا۔ اور بندہ

ایک دروازہ سے آئے تو تم دوسرے دروازہ سے آنا۔ دو بادشاہ ایک اقلیم میں نہ سمائیں گے اور دو شمشیر ایک میان میں نہیں آسکتے اور دو ذات ایک مقام میں نہ رہیں گے۔ (خاتم سلیمانی۔۷۷)

مہدی موعودؑ کے مذکورہ نقلیات، جو الگ الگ کتابوں میں الگ الگ انداز میں تحریر میں لائے گئے ہیں اُن سب ہی نقلیات کا مفہوم ایک ہی ہے ۔نقلیاتِ مہدی موعودؑ کے مطابق اللہ تعالی نے ثانی مہدیؓ کو بھی قریباً وہ مقام عطا کر دیا تھا جو مہدی موعودؑ کو اللہ نے عطا فرمایا تھا۔ اسی لئے مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ سے فرمایا تھا جس طرح ایک ملک پر دو بادشاہ حکومت نہیں کر سکتے جس طرح ایک میان میں دو تلوار نہیں رہ سکتے اسی طرح برابر مقام کی دو ذاتیں ایک وقت پر ایک مقام پر نہیں رہ سکتے۔ اللہ بڑا غیور ہے دو میں سے ایک کو اُٹھالیگا، اور ہوا بھی اسی طرح حضرت مہدی موعود علیہ السلام اسی ہفتہ میں اس فانی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے حضور پہنچ گئے۔

حضرت مہدی موعودؑ کا پردہ فرمانا

حضرت مہدی موعود علیہ السلام اس فانی دنیا سے بروز پیر ۱۹/ ذیقعدہ ۹۱۰ھ کو رحلت فرمائے۔ جب سب کو یہ اطلاع ہوگئی کہ مہدی موعودؑ پردہ فرما گئے ہیں تو آہ وزاری شروع ہوگئی۔ اسی وقت حضرت ثانی مہدیؓ نے سب ہی لوگوں کو دلاسہ دیا جس طرح رسول خدا ﷺ کے پردہ فرمانے کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب کی دلجوئی کی تھی۔ اس طرح دونوں صدیقوں نے پند ونصیحت کر کے خلاف شرع کسی طرح کا شور وغل ہونے نہیں دیا۔ پھر اس کے بعد ثانی مہدیؓ جنازہ کو مسجد میں لے گئے۔ غسل دینے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد نماز جنازہ خود حضرت ثانی مہدیؓ نے پڑھائی۔ اور قبر میں آپؓ خود اُترے۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپؓ کے ساتھ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ بھی قبر میں اترے تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کمر

سے چادر باندھے ہوئے قبر اطہر میں اترے اور امامناؑ کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا ۔
(تذکرۃ الصالحین ۔۱۷۴)

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا حضرت سید محمودؓ کو ثانی مہدیؑ کہہ کر پکارنا

میراں سید محمودؓ نے جب امامناؑ کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا اور کفن ڈھانک دیا تو اچانک حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی نظر آپؓ پر پڑی کیا دیکھتے ہیں کہ سر سے پورے چہرے تک، رنگ وروپ، داڑھی کے بال اور تمام خدوخال مہدی موعودؑ کے جیسے ہوگئے ہیں ۔حضرت امامناؑ کا رنگ گندمی گوں تھا اور میراں سید محمودؓ کا رنگ سفید تھا۔تاہم فی الفور ثانی مہدیؓ کا رنگ گندم گوں ہوگیا۔گویا کوئی فرق ہی نہ تھا۔حضرت شاہ خوندمیرؓ نے یہ دیکھ کر بہ آواز بلند خاص وعام کے اس مجمع میں کہا۔مہدی موعودؑ ہمارے پاس کھڑے ہوئے ہیں۔ہم نے مہدیؑ کو دفن نہیں کیا۔جب سب کی نظر ثانی مہدیؓ پر پڑی سب ہی لوگوں نے آپؓ کو ''ثانی مہدی'' کہا اور سب آپؓ کی طرف برائے فیض یابی رجوع ہوئے۔اس وقت حضرت ثانی مہدیؓ کی عمر ۴۱ سال کی تھی ۔حضرت امامناؑ کے وصال کے بعد بالاتفاق جمہور صحابہء مہدی موعودؑ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ (تذکرۃ الصالحین ۔۱۷۴)

صدیقِ اکبر حضرت میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ نے جب مہدی موعودؑ کے جسم مبارک کو لحدِ مبارک میں رکھ دیا اور کفن ڈھانک دیا تو اللہ تعالی نے میراں سید محمودؓ کو ہو بہو مہدی موعودؑ کی شکل وصورت میں ظاہر کر کے اس بات کو ثابت فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو عطا کیا تھا وہ سب کچھ سید محمود ثانی مہدیؓ کو بھی عطا فرمایا تھا۔یعنی ولایت کا باطنی علم ، رتبات ، مقامات، بندگی وغیرہ،اور ظاہری طور پر بھی مہدی موعودؑ کے آداب واخلاق کے ساتھ ساتھ شکل و صورت، رنگ وروپ، داڑھی کے بال اور تمام خدوخال وغیرہ سید محمود ثانیِ مہدیؓ کو عطا ہوئے۔

یعنی دونوں میں یہ تمیز کرنا مشکل ہوگیا تھا کہ جس کو ابھی ابھی لحدِ مبارک میں رکھا اور جو سامنے موجود ہے اُن دونوں میں کون مہدی موعودؑ ہیں اور کون ثانی مہدیؓ ہیں۔ جب یہ منظر حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے دیکھا تو بے اختیار آپؓ کے زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکل گئے کہ مہدی موعودؑ ہمارے درمیان موجود ہیں، ہم نے مہدی موعودؑ کو دفن نہیں کیا۔ جب دوسرے صحابہؓ کی نظر بھی میراں سید محمودؓ پر پڑی تو سب ہی صحابہؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے ایک آواز ہوکر بندگی میراں سید محمودؓ کو ''ثانی مہدی'' کہہ کر مخاطب کیا۔ ثانی کے لغوی معنی ہوتے ہیں ہم پلّہ، مانند، دوسرا، ہمسر، نظیر وغیرہ۔ الغرض جب حضرت شاہ خوندمیرؓ نے میراں سید محمودؓ کو ثانی مہدیؓ کہہ کر پکارا تو تمام صحابہ ومہاجرین نے آمنا وصدقنا کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف حضرت شاہ خوندمیرؓ بلکہ تمام صحابہؓ ومہاجرین بھی صدیقِ اکبر حضرت میراں سید محمود کو ''ثانیِ مہدی'' یعنی مہدی موعود علیہ السلام کا ہم پلّہ، مہدی موعود علیہ السلام کے مانند، دوسرے مہدی موعودؑ جیسا وغیرہ مانتے اور سمجھتے تھے۔ رسول خداﷺ کے ہمسر مہدی موعودؑ ہیں، مہدی موعودؑ کا ہمسر کوئی نہیں، بلکہ مہدی موعودؑ کے بعد حضرت اول میراں سید محمودؓ ہیں جو کہ ثانیِ مہدی ہے۔ اور اول میراں سید محمودؓ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور تمام صحابہ ومہاجرینؓ حضرت سید محمو ثانیِ مہدیؓ کی اسی طرح سے عقیدت رکھتے تھے اور اسی طرح سے خدمت کرتے تھے جیسا کہ مہدی موعود علیہ السلام کی زندگی میں مہدی موعود علیہ السلام کی عزت اور خدمت کرتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور دوسرے صحابہ کے نزدیک حضرت ثانی مہدیؓ کا مقام ومرتبہ مہدی موعودؑ جیسا ہی تھا۔

بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدیؓ سے مراد ثانی اثنین ہے

میراں سید محمودؓ فرزندِ مسعود جانشینِ امام مہدی موعودؑ جو دونوں جہانوں میں ممدوح اور

محمود ہیں حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد تمام مہاجرین بالاجماع اور خصوصاً حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ آنحضرتؑ کو ثانی مہدیؓ کہتے تھے اس مقصد سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وہ دو میں دوسرا جب دونوں غار میں تھے۔ کسی نے پوچھا کہ ثانی مہدیؓ کس طرح کہتے ہیں دوسرا مہدی کیونکر ہوگا، تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدیؓ سے مراد ثانی اثنین ہے۔ (مولود۔۲۹)

صدیقِ اکبر حضرت میراں سید محمود کو ''ثانیِ مہدی'' کہہ کر جب حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور تمام صحابہ ومہاجرینؓ نے پکارا تو کسی نے پوچھا کہ ثانی مہدیؓ کس طرح کہتے ہیں۔ دوسرا مہدی کیونکر ہوگا تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدیؓ سے مراد ثانی اثنین ہے۔ اثنین کے معنی ''دوٗ'' ہیں یعنی دوسرا مہدی اسکی وجہ یہ ہیکہ میراں سید محمودؓ دونوں جہانوں میں ممدوح ومحمود اور مقبول ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ''وہ دو میں دوسرا جب دونوں غار میں تھے'' یعنی دور نبوت میں جب رسولِ اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہجرت کرتے ہوئے جارہے تھے اور راستے میں جب غار میں کچھ دیر کیلئے رُک گئے اور کچھ وقت رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار میں گذارا۔ یہ اُس وقت کا ذکر ہے، اللہ تعالی یہ بتلانا چاہتا ہے کہ ''وہ دو میں دوسرا'' یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ یہاں پر اللہ تعالی حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام ومرتبہ ظاہر کرنا چاہتا ہوگا کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد کا مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے۔ اسی طرح دور ولایت میں ''دو میں دوسرا'' سید محمود ثانیِ مہدیؓ ہیں۔ یعنی حضرت مہدی موعودؑ کے بعد کا مقام صدیقِ اکبر حضرت میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کا ہے۔ جس طرح مہدی موعودؑ اپنے دور میں احکام الٰہیہ پر خود عمل پیرا تھے اور اس کو نافذ کرنے میں کسی کی بھی رعایت نہیں کرتے تھے، اور خود بھی شریعت پر چلتے تھے اور اپنے صحابہ کو بھی شریعت وطریقت پر چلنے کی تلقین کرتے تھے

اسی طرح ثانی مہدیؓ بھی احکام الٰہیہ پر خود عمل پیرا تھے اور اس کو نافذ کرنے میں کسی کی بھی رعایت نہیں کرتے تھے، خود بھی شریعت پر چلتے ہوئے دوسروں کے لئے ایک مثال قائم کئے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کی گجرات کو ہجرت

حضرت ثانی مہدیؓ کا قیام فرح مبارک میں تقریباً ایک سال رہا۔ آپؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کا عرس کیا اور تمام صحابہ کو ساتھ لے کر گجرات روانہ ہوئے آپؓ کے فرح مبارک سے کوچ کرنے کے کچھ ہی دن بعد وہ واقعہ رونما ہوا جس کی تفصیل آگے آئے گی، جس کی وجہ سے حضرت ثانی مہدیؓ کو ہجرت کرنے کا مہدی موعودؑ نے حکم دیا تھا۔ بعض روایات یہ بھی ہیں کہ نو مہینے کے بعد ہی آپؓ کو مہدی موعودؑ کی روح پر فتوح سے معلوم ہوا کہ اب یہاں سے آگے کا قصد کریں اور گجرات جائیں۔

(تذکرۃ الصالحین۔۱۷۵)

شاہ اسماعیل کا مہدی موعودؑ کے روضہ کی بے حرمتی کا ارادہ کرنا

شاہ اسماعیل سرخ کلاہ بے حد جابر اور ظالم بادشاہ تھا جو بزرگانِ دین کو ناپسند کرتا تھا اسی لئے اُس نے اپنے علاقے کے تمام بزرگوں کے مزارات کو مسمار کر دیا تھا اور مہدی موعود علیہ السلام کے روضہ مبارک کی بھی توہین و بے حرمتی کی غرض سے فوج کے پانچ سو سواروں کا ایک دستہ روانہ کیا۔ ابھی لشکر فرح کے قریب پہنچا ہی تھا کہ راستے میں تیز و تند ہوائیں چلنے لگیں اور گرد و غبار کے طوفان سے دن کا وقت رات کی طرح تاریک نظر آنے لگا اور لشکر پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ واپس لوٹ گیا۔ مگر شاہ اسماعیل سرخ کلاہ اس سانحہ سے ہراساں نہ ہوا اور بے حرمتی کا خیال دل سے دور نہ کر سکا۔ اور اس نے اپنے ایک لڑکے کو آلات انہدام دے کر مزار شریف کی طرف روانہ کیا۔ جب اسکا لڑکا مزار شریف کے قریب آیا، آتے ہی وہ زمین میں دھنس گیا۔ لڑکے نے جب یہ معجزہ دیکھا تو توبہ کی ہر طرح عاجز و مجبور ہو کر بے ادبی سے باز آیا اور آہ و زاری کرتے

ہوئے دعائیں کرنے لگا تب ہی اُس لڑکے کو اس مصیبت سے نجات ملی۔ایک اور روایت میں ایسی بھی ہے کہ شاہ اسماعیل خود ہاتھ میں کدال لے کر مزار مقدس کو منہدم کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ابھی مزار شریف تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس قدر شدید درد اس کے پیٹ میں ہوا کہ اس کے ہوش وحواس باقی نہ رہے۔سمجھ گیا کہ یہ بُرے ارادے کی سزا ہے۔فوراً توبہ کی اور عرض کرنے لگا کہ اس اذیت سے نجات پاؤں تو کمال عقیدت اور خدمت گذاری کے روش پر ثابت قدم رہوں گا۔فوراً ہی درد دور ہوگیا تو اُس نے توبہ کی اور کمالِ عقیدت سے مزار مبارک کو عطر' مشک' گلاب وغیرہ سے دھویا۔عنبر وکافور کا چھڑکاؤ کیا اور جب تک زندہ رہا کمال عقیدت سے روضہ مبارک کی خدمت کرتا رہا۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷)

حضرت ثانی مہدیؓ کا بھیلوٹ شریف کو آنا

جب حضرت ثانی مہدیؓ فرح سے بھیلوٹ تشریف لائے اور بھیلوٹ میں مقیم ہوگئے تو اس کی اطلاع حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو ملی۔آپؓ چند بھائیوں کو لے کر فوراً بھیلوٹ پہنچے۔آپؓ کے آنے سے حضرت ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے۔کچھ عرصہ کے بعد فرمایا آپؓ کے دائرہ کے لوگوں کو آپؓ کا انتظار رہے گا لہذا آپؓ واپس جایئے۔بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے کہا میں واپس جانے کے ارادے سے نہیں آیا ہوں مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیجئے۔ثانی مہدیؓ نے بہت اصرار سے بندگی میاںؓ کو سمجھا کر واپس روانہ کیا۔بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ آنکھوں میں آنسو لئے واپس ہوگئے۔(تذکرۃ الصالحین۔۱۷۶)

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں دوبارہ واپس آنا

کچھ دنوں کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ نے اپنے کل اہلیان دائرہ کو لے کر دوبارہ ثانی مہدیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور اپنے تمام تابعین سے فرمایا بندہ میراں سید محمودؓ سے سویت لیتا

ہے تم بھی حضرت ثانی مہدیؓ سے سویت لو اسی طرح کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو ایک گوشہ میں لے جا کر کہنے لگے میں آپؓ کا بہی خواہ ہوں جو بشارتیں اماممؑ نے مجھ کو دی ہیں وہی آپؓ کو بھی دی ہیں۔ ہم دونوں کو حقیقی بھائی فرمایا ہے۔ اور امر قاتلو ا و قتلو کا بار آپؓ کے سر پر رکھا ہے۔ ان سب کی تفصیلات بندہ کو معلوم ہے، پس ان امور کی تکمیل کے لئے ہم کو علیحدہ رہنا ہوگا تاکہ امام مہدی علیہ السلام کے حکم کی فرمانبرداری کی جائے۔ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے میراں سید محمودؓ کی صحبت میں رہنے کے لئے بہت عاجزی اور انکساری کر کے کہنے لگے اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ جو وعدہ اپنے بندہ کی زبان سے ادا کیا ہے جیسا چاہے ظہور میں لائے گا ہم کو ان امور میں مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ ہاں اس میں کوئی شک نہیں لیکن احکم الحاکمین کی حکمت ہی، قدرت کی مظہر ہے جو بھی کام ظہور میں آیا وہ حکمت کے بغیر نہیں۔ پس حکمت وہی ہے کہ تم علیحدہ رہو تاکہ چند اشخاص کا دل تم سے بندھا ہوا ہو۔ اور تمہارے کہنے پر اپنی جان و مال تمہارے سامنے نثار کر دیں۔ اس طرح قتال کا بوجھ جو تم پر ہے وہ ادا ہوگا۔ ثانی مہدیؓ نے اس طرح اپنے دلیلوں سے بندگی میاںؓ کو علیحدہ دائرہ قائم کر کے وہاں پر رہنے کے لئے منوا لیا۔ اور فرمایا مناسب یہ ہے کہ آپؓ کا دائرہ زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ اتنا فاصلہ کافی ہے کہ یہاں کی خبر وہاں پر وہاں کی خبر یہاں پر ایک روز میں مل سکے۔ چنانچہ بندگی میاںؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی رائے کے مطابق کھانبیل میں اپنا دائرہ قائم کیا جو بھیلوٹ سے ۱۸ میل سے زیادہ دور نہیں تھا۔ (تذکرۃ الصالحین۔ ۱۷۷۔۱۷۶)

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے بے انتہا محبت تھی جب آپؓ کو ثانی مہدیؓ کی بھیلوٹ آنے کی خبر ملی تو آپؓ بہت خوش ہوئے اور فوراً ثانی مہدیؓ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے کے لئے ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آ پہنچے۔ کچھ دن گذرنے کے

بعد اول میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے بندگی میاںؓ کو سمجھا کر واپس اُن کے دائرہ کو بھیج دیا مگر حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے کچھ دنوں کے بعد اپنے سارے دائرہ والوں کو لیکر دوبارہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آ گئے اور میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے سویت لینے لگے اور اپنے خلفاء سے بھی فرما دیا کہ میں میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے سویت لیتا ہوں تم لوگ بھی حضرت ثانی مہدیؓ سے سویت لو۔ مہدی موعود علیہ السلام کے بعد میراں سید محمود ثانی مہدیؓ ہی آپؓ کے پیر و مُرشِد تھے، اسی لئے آپؓ نے جانشینِ مہدی موعودؑ حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے سویت لی اور اپنے خلفاء سے بھی فرمایا کہ وہ بھی ثانی مہدیؓ سے سویت لیں۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ بندگی میاںؓ، مہدی موعودؑ کی زندگی میں ہی ثانی مہدیؓ اور مہدی موعودؑ کے بیچ میں کبھی کوئی فرق محسوس نہیں کرتے تھے دونوں کا ایک جیسا مقام سمجھتے تھے، اسی لئے حضرت ثانی مہدیؓ کے بارے میں فرمایا تھا ''ہزاروں مرتبہ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے مالک اور اس مِلک کے مالک ہم کو اسی جگہ مل گئے ہم کہاں اور مہدیؑ کہاں، ہم کو ہمارے مہدیؑ سے یہیں ملاقات ہوگئی'' اب جبکہ مہدی موعودؑ پردہ فرما چکے تو بندگی میاںؓ کی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے محبت و عقیدت اور بڑھ گئی تھی، ایک پل کے لئے بھی ثانی مہدیؓ سے دور رہنا بندگی میاںؓ کو منظور نہ تھا۔ کچھ دنوں بعد ثانی مہدیؓ نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو الگ دائرہ قائم کرنے کیلئے سمجھایا کہ امر قــاتـلـوا وقتـلـو کا بار آپؓ کے سر پر رکھا ہے اگر آپؓ الگ دائرہ قائم کرتے ہیں تو چند اشخاص کا دل آپؓ سے بندھا ہوا ہوگا۔ اور آپؓ کے کہنے پر اپنی جان و مال آپؓ کے لئے نثار کردیں گے۔ بندگی میاںؓ نے بہت سے دلائل سے ثانی مہدیؓ کو سمجھانے کی کوشش کی مگر ثانی مہدیؓ نے بندگی میاںؓ کے ہر دلیل کا مدلل جواب دیکر بندگی میاںؓ کو الگ دائرہ قائم کرنے کے لئے راضی کرلیا۔ اسطرح بندگی میاںؓ نے کھانبیل میں علیحدہ دائرہ قائم کرلیا جو بھیلوٹ سے ۱۸ میل سے زیادہ دور نہیں تھا۔

حضرت ثانی مہدیؑ کا صحابہؓ کو علیحدہ دائرہ قائم کرنے کے لئے تیار کرنا

اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؑ نے حضرت شاہ نظامؓ سے بھی کہا آپؓ بھی اپنا جدا دائرہ قائم کریں تا کہ مہدویت کی تبلیغ ہو، مگر حضرت شاہ نظامؓ علیحدہ دائرہ قائم کرنے پر بالکل بھی تیار نہ ہوئے۔ لیکن حضرت ثانی مہدیؑ کے اصرار پر مجبور ہو کر حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے بہت ہی قریب یعنی رادھن پور میں اپنا دائرہ باندھا جو بھیلوٹ سے تین کوس دور تھا۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ ہر پیر اور جمعہ کو بھیلوٹ آتے اور ثانی مہدیؑ سے ملاقات کے بعد روتے ہوئے واپس ہو جاتے۔ اسی طرح حضرت ثانی مہدیؑ نے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو بھی علحدہ دائرہ قائم کرنے کے لئے کہا وہ بھی علیحدہ دائرہ باندھنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس کے بعد حضرت بندگی میاں الہداد حمیدؓ حضرت بندگی میاں ابوبکرؓ حضرت بندگی میاں عبدالمجید نور نوشؓ حضرت بندگی میاں سید یوسفؓ حضرت بندگی میاں شیخ محمدؓ وغیرہ کو جدا جدا دائرے باندھنے کی ہدایت کی۔ سوائے حضرت بندگی میاں ملک جی شہزادہ لاہوتؓ کے، کیونکہ آپؓ نے ثانی مہدی کی خدمت میں کہلا بھیجا تھا کہ اُن کو بھی علیحدہ دائرہ قائم کرنے کی اجازت فرمائیں، ثانی مہدی نے جواب میں فرمایا تھا کہ اب تو ملک جیؓ کو بندہ کی صحبت میں رہنے کی ضرورت ہے، اس واقعہ کی تفصیل آگے آئے گی۔ خیر سب ہی خلفاء اور مہاجرین حضرت ثانی مہدیؑ کے حکم کے مطابق دائرے قائم کئے البتہ ان سب دائروں کی مسافت زیادہ دور نہ تھی۔ ۱۲ کوس کم و بیش تھی، اور برابر سب ہی دائروں کی خبر حضرت ثانی مہدیؑ کے پاس پہنچ جاتی تھی۔ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ اور میاں سلام اللہؓ نے پہلے ہی حضرت بندگی میراں ثانی مہدیؑ کو منوالیا تھا کہ تا دمِ حیات وہ ثانی مہدیؑ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے، اس طرح حضرت شاہ دلاورؓ اور میاں سلام اللہؓ کو ثانی مہدیؑ نے اجازت دے دی تھی اور دونوں صحابہؓ ثانی مہدیؑ کے وصال تک ثانی مہدیؑ کے ساتھ ثانی مہدیؑ کے ہی دائرہ میں رہے۔

حضرت بندگی میاں ملک مہاجر شہزادہ لاہوتؒ کو صحبت میں رہنے کی تاکید کرنا

حضرت ملک جی مہاجر شہزادہ لاہوتؒ نے حضرت بندگی میاں حیدر مہاجرؒ کی زبانی حضرت ثانی مہدیؑ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ جس طرح حکم دے کر دوسروں کو آپؑ علیحدہ دائرہ قائم کرنے کیلئے فرمایا ہے۔ اگر آپؑ ہم کو بھی حکم دیں تو ہم بھی علیحدہ دائرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا اے میاں حیدرؒ بندگی میاں ملک جیؒ سے کہو سید محمودؑ کہتے ہیں کہ تم کہاں جاتے ہو اب تو تم صحبت کے لائق ہوئے ہو، تم پر تو اب صحبت لازم ہوئی ہے۔ ملک جیؒ کو اطلاع ملتے ہی فوراً حضرت ثانی مہدیؑ کی خدمت میں آ گئے۔ از سرِ نو علاقہ لگایا اور صحبت میں رہنے لگے۔ ایک مہینہ گذر جانے کے بعد حضرت ثانی مہدیؑ نے اپنے ماموں حضرت میاں سلام اللہؒ سے میاں ملک جیؒ کے پاس کہلا بھیجا، اب تم علیحدہ رہو تم سے انس وجن نصیحت لے گی اور حضرت مہدی موعودؑ کی ولایت کے بہرہ سے مستفید ہوگی۔ اللہ نے تمہاری زبان میں تاثیر بخشی ہے۔ اُس وقت حضرت میاں سلام اللہؒ نے کہا! میراں جی یہ کیا معاملہ ہے ایک مہینہ پہلے تو آپؑ حضرت میاں ملک جیؒ کو صحبت میں رہنے کے لئے حکم دے رہے تھے اور اب آپؑ علیحدہ رہنے کا حکم دے رہے ہو۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے کہا! ملک جیؒ پہلے بھی علیحدہ دائرہ قائم کر کے رہنے کے قابل تھے مگر انہوں نے کہلا بھیجا تھا کہ ہم کو حکم دے کر جدا کیجئے۔ اس لئے ہم نے ان کو ان کی خودی سے پاک کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت میاں سلام اللہؒ نے حضرت ثانی مہدیؑ کی قدم بوسی کی اور کہا ''آپ نبض پہچاننے والے طبیب ہو'' جب یہ خبر حضرت بندگی میاں ملک جیؒ کو ملی تو آپؒ فوراً حضرت ثانی مہدیؑ کی خدمت میں آ کر کہا ''ہم نے اپنے ارادہ کو تمام چیزوں سے منقطع کر لیا ہے اب ہم کو جدا رہنے کی حاجت نہیں۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے میاں ملک جیؒ کو سینہ سے لگایا اور

فرمایا''اگرتم ہمارے حکم پر راضی ہوگے تو خداتم سے راضی ہوگا'' حضرت بندگی میاں ملک جی شہزادہ لاہوتؒ نے صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کے حکم کے مطابق موضع بھسلہ میں دائرہ باندھااور وہیں قیام کیا۔ (پنج فضائل۔۲۹،۲۸)

حضرت ثانی مہدیؓ کا ہفتہ میں ایک بار اجماع کرنا

☆ حضرت ثانی مہدیؑ ہر جمعہ کو اجماع کر کے فرماتے تھے کہ اے بھائیو! اگر ہماری ذات میں کوئی بات حضرت امامنا کے دور کے خلاف پاؤ تو ہم سے کہہ دیا کرو تا کہ ہم اس سے تائب ہوجائیں۔ تین بار اس طرح فرماتے تھے۔ اور ہر بار تمام مہاجرین یہی جواب دیتے تھے کہ حضرت امامنا کے زمانے میں اور آپ کی ذات میں ہم کوئی خلاف نہیں پاتے۔ حضرت ثانی مہدیؑ تمام مہاجرین سے فرماتے اے بھائیو! حضرت مہدی علیہ السلام سے تم نے جو سنا ہے وہ ہم سے بھی ارشاد فرمائیں، تمام مہاجرین ایک زبان ہوکر فرماتے کہ خوندکار آپؑ خود ارشاد فرمائیں۔ ثانی مہدیؑ فرماتے کہ'' حضرت خاتم الاولیاء نے فرمایا کہ تین پاس (پہر) کا ذکر منافقین کی صفت ہے اور چار پہر کا ذکر مشرکین کی صفت ہے اور پانچ پہر کا ذکر مومنین کی صفت ہے اور اس کی ترتیب اس طرح فرمائی ایک پہر کی نوبت جورات میں ہوتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس کے بعد فجر کی نماز کی اذاں کے وقت سے دیڑھ پہر تک ذکر اللہ میں رہو۔ اس کے بعد ظہر سے لے کر بعد عشاء کے وقت تک اللہ کی یاد میں مشغول رہو یہ پانچ پہر کا ذکر، ذکر کثیر ہے۔ جو کوئی ان اوقات کی حفاظت نہ کرے اس کا حجرہ پارہ پارہ کردو۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ سے باہر کردو اگر چہ کہ یہ بندہ خود ہو'' اور فرمایا جو ترک دنیا کرے اور وطن سے ہجرت کر کے مرشد کی صحبت اختیار نہ کرے وہ ترک دنیا اور طلب دنیا میں برابر ہے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۸)

☆ حضرت ثانی مہدیؑ ہر جمعہ کو ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد پیچھے ہٹ کر بیٹھ جایا کرتے

تھے اور تمام مہاجروںؓ سے فرماتے کہ آپؓ حضرات حضرت مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہیں آپ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی قسم ہے اور دینِ خدا کی قسم ہے اگر آپ مجھ میں شرع کے خلاف اور حضرت امامنؑا کے دور کے خلاف کوئی بھی چیز پاؤ تو ہماری رعایت نہ کرنا اور اگر آپ ہم سے نہ کہیں تو دینِ خدا کے گنہگار ہو گے ۔اور سید محمودؓ بھی تمام صحابہ سے بہت حقیر ہے ۔اگر ہم میں مہدیؑ کے خلاف کوئی چیز پاؤ تو رعایت کرے اور معاف کرے تو مہدیؑ سے نہ ہوگا۔ واضح ہو کہ تمام صحابہ مہدی اور خصوصاً بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مہدیؑ کی روش اور میراں سید محمودؓ کے زمانے میں کوئی فرق نہیں پایا۔ جان اے عزیز کہ یہ بات میراں سید محمودؓ کی **صدیقیت** پر دلالت کرتی ہے اور ایسا اتفاق صحابہ کا ہے۔ (پنج فضائل ۔۳۳)

میراں سید محمود ثانی مہدیؓ ہی ''صدیق مہدیؑ'' ہیں

حضرت مہدی موعودؑ کے بعد افضل خلیفہ میراں سید محمودؓ ہیں ۔صحابہ کرامؓ نے آپؓ کی مکمل پیروی اور کامل فرمانبرداری کی ۔سب ہی صحابہ نے آپؓ کی اتباع کی باتفاقِ مہاجرین آپؓ ہی ''صدیقِ مہدیؑ'' ہیں اور آپؓ کے بعد حضرت سید خوندمیرؓ ہیں ۔(رسالہ ۔جامع الاصول)

حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے میراں سید محمودؓ کو 'صدیق'' کیا ہے

ایک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ حق تعالیٰ کے حضور میں گئے تو حکم ہوا اے میاں دلاورؓ ہم نے میراں سید محمودؓ کو'' **صدیق**'' کیا ہے اور میاں سید خوندمیرؓ پر'' **قاتلوا وقتلوا**'' کی صفت رکھی ہے ۔اور میاں نعمتؓ کو تین بزرگیاں سے نوازا ہے ۔سرانداز' جانباز' سرفراز ۔اور میاں نظامؓ کو ہمیشہ حضوری کی صفت بخشی ہے ۔میاں دلاورؓ نے جواب دیا یا اللہ تو قدرت والا ہے اور بڑا رحم کرنے والا اور بزرگی والا ہے ۔(حاشیہ صفحہ ۲۱۰' تذکرۃ الصالحین ۲۴۷)

اللہ تعالیٰ نے میراں سید محمودؓ کو ''صدیقیت'' اور ''قاتلوا قتلوا'' میاں سید خوندمیرؓ کو عطا کی ہے

حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کے بندہ کو اکثر فرمانِ حق ہوتا ہے کہ میں نے تجھ کو محمد ﷺ کی ولایت کا خاتم کیا ہے مراد اللہ کا علم تجھ کو دیا ہے اور دوسرا بڑا احسان ہماری طرف سے یہ ہے کے ہر دو سید (میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ) جوان اور صالح کو بیواسطہ سرفراز کر کے تیری پیروی کرنے والے کیا ہے اور اگر اے سید محمد تجھ کو مہدی موعودؑ نہ کرتو ازل سے یہ دونو سید یہی مرتبہ یہی قابلیت رکھتے ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے بھائی سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ ہمارے خدا نے تمھارے حق میں یہ بزرگی دی ہے اور یہ دلیل دی ہے میراں سید محمودؓ کی **''صدیقیت''** کی اور چوتھی صفت (**قاتلوا قتلوا**) میاں سید خوندمیرؓ پر تمام ہوگی۔ (پنج فضائل۔۳۰)

گناہ کرنے والے کو شرع محمدیہؐ کی رو سے سزا تجویز کرنا

بندگی میراں سید محمودؓ کے دائرہ میں اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا زبان سے ہو یا ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو یا آنکھ سے ہو یا کان سے، سب مہاجر و اصحاب کو جو دائرہ میں رہتے تھے ایک جگہ جمع کر کے معتبر گواہوں سے تحقیق فرماتے تھے، اسکے بعد پوچھتے کہ شرع محمدیؐ کی رو سے گناہ کرنے والے کو کیا سزا ہونی چاہئے؟ جو کچھ مہاجرین سزا تجویز کرتے اس پر عمل فرماتے اور بغیر مشورہ کے حکم نہ فرماتے تھے یہ روش میراں سید محمودؓ کے، عہد میں تھی۔

(نقلیات سید عالم۔۱۹، تذکرۃ الصالحین۔۱۷۸)

حضرت ثانی مہدیؓ شرع محمدیہؐ کی صد فیصد اتباع کرتے تھے

میراں سید محمودؓ جب گجرات آکر موضع بھیلوٹ کو پسند کر کے مقیم ہوئے تو ایک روز ایک

متعلم نے میراں سید محمودؓ کے روبروآ کر عرض کی کہ میرانجی آپؓ کا پاجامہ لنبا ہے شرع سے کچھ بڑا ہوا ہے تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ لواور جو کچھ شرع سے زیادہ ہے پھاڑ دوآخر پھاڑ دیئے، تا کہ تم جانو کہ خداتعالی نے میراں سید محمودؓ سے عملاً حضرت مہدیؑ کی اتباع کروایا۔(پنج فضائل ۔۳۲)

صدیق اکبراول میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی ذاتِ مبارک وہ ذات ہے جو اپنا سارا وقت اللہ تعالی کی یاداور اُس کے ذکر وفکر میں گذارتے تھے اور اللہ تعالی کی ذات میں مستغرق رہتے تھے، اُن کے پاس مٹی اور سونا، بادشاہی اور فقیری، مخمل اور ٹاٹ سب برابر تھے بھلا ایسے میں حضرتؓ کو اس بات کا خیال کہاں رہتا ہوگا کہ اُن کا پاجامہ شریعت کے حساب سے کچھ لمبا ہے۔ جب کسی متعلم نے میراں سید محمودؓ سے آکر عرض کیا کہ میرانجی آپ کا پاجامہ شرع سے کچھ لنبا ہے بڑا ہوا ہے تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ لو اور جو کچھ شرع سے زیادہ ہے پھاڑ دو، ثانی مہدیؓ نے کوئی عذر پیش نہیں کیا، کوئی بہانہ نہیں بنایا، اور نہ ہی اُس طالب علم سے یہ کہا کہ بندہ سید محمود ہے یعنی مہدی موعودؑ کا جانشین، مہدی موعودؑ کا فرزند، جسکو حضور اکرم ﷺ کی ذات میں سیر حاصل ہے، کیا تم اُس کو شریعت سیکھا رہے ہو؟ بلکہ ثانی مہدیؓ نے اپنے پائے مبارک آگے کر کے اس طالب علم کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے فرمایا جو کچھ بھی شریعت کو مطلوب ہو، جو کچھ شریعت کا حکم ہے ویسا ہی کرو اور جتنا پائجامہ لمبا ہے اُسے پھاڑ دو۔ اگر ایسا ہی کوئی مسئلہ آج کے دور میں کوئی طالب علم اپنے اُستاد سے، کوئی مرید اپنے یا کسی اور کے مرشد سے یا کوئی کم عمر اپنے بڑوں سے کہے گا تو کیا وہ بھی اتنی عاجزی وانکساری سے اپنے طالب علموں، مریدوں وغیرہ کو کہیں گے جو کچھ بھی شریعت کو مطلوب ہو، جو کچھ شریعت حکم فرماتا ہے ویسا ہی کرو۔ نہیں۔ زیادہ تر اُن اصلاح کرنے والوں کو اپنے علم ودبدبہ سے ایسے ایسے باتیں کہیں گے وہ پھر زندگی میں کسی اور کی اصلاح کرنے کی ہمت نہیں کریگا۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا اجماع سے خارج ہونے کے ڈر سے رونا

ایک روز بارش سے سب فقیروں کے جھونپڑے گر گئے اور صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا جھونپڑا نہ گرا تو آپؓ رونے لگے اور فرمایا میں اجماع سے خارج ہو گیا ہوں دوبارہ سیلاب سے آپؓ کا جھونپڑا بھی گر گیا۔ اب آپؓ خوش ہو گئے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۸۴)

صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرتِ مبارکہ کا جائزہ لیا جائے تو ہر قاری یہ محسوس کریگا کہ حضرتؓ کی ساری زندگی عجز و انکساری میں گذری ہے، اسکی ایک مثال مذکورہ نقل مبارک ہی میں ہے کہ ایک دفعہ زوردار بارش کے نتیجہ میں ثانی مہدیؓ کے دائرہ کے تمام فقراء کے جھونپڑے گر گئے تھے مگر ثانی مہدیؓ کا جھونپڑا نہیں گرا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے اور آپؓ اللہ تعالی کے حضور گڑگڑا کے دعائیں کرنے لگے کہ اُن کا جھونپڑا بھی گر جائے اور وہ بھی اپنے فقراء کی صف میں شامل ہو جائیں۔ میرے خیال سے اسکی وجہ یہ تھی کہ ثانی مہدیؓ نہیں چاہتے تھے کہ اللہ تعالی اُن کی فضیلت دنیا کے سامنے آشکار کرے، کیونکہ ثانی مہدیؓ میں صرف نیستی تھی ہستی بالکل بھی نہیں تھی۔ جب اللہ تعالی نے ثانی مہدیؓ کی دعا کو قبول فرما کر ثانی مہدیؓ کا جھونپڑا بھی گرا دیا تو آپؓ بہت خوش ہو گئے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے لگے۔ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی یہی نیستی و نرمی اور اپنے دائرہ کے فقراء و مہاجرین کے ساتھ برابر ہر غم و خوشی میں شریک رہنے کی آرزو اللہ تعالی کو بہت پسند تھی اسی لئے اللہ تعالی نے ثانی مہدیؓ کو اُن مقامات پر فائز فرمایا جس کی آرزو کرنا بھی شاید ممکن نہیں ہے۔

سلطان محمود بیگڑہ کی بہنوں کا خط پڑھ کر دلگیر ہونا

حضرت ثانی مہدیؓ کی عادت تھی کہ آپ سب کو بزرگی دیتے۔ اگر کوئی شخص آپؓ کی تعریف کرتا تو آپؓ دلگیر ہو جاتے۔ اگر سلطان محمود کی بیٹی آپؓ کو خط لکھتی تو رونے لگتے اور فرماتے

دنیاداروں کے مکتوب میں بھی بندہ کا نام آ گیا ۔(شواہدولایت۔۱۸۸)

دائرہ باندھتے وقت خزانہ نکلے تو وہ جگہ خالی کرنا

میراں سید محمودؓ جہاں کہیں بھی دائرہ باندھتے اگر وہاں کوئی خزانہ نکلتا تو فرماتے اس جگہ پہلے ہی دنیا آ گئی ہے، بندہ کے رہنے کی یہ جگہ نہیں ہے چلو کہیں اور دائرہ باندھتے ہیں (خاتم ۸۴)

صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو دنیاوی مال ودولت سے بالکل ہی محبت نہیں تھی اگر کبھی دائرہ باندھتے وقت کہیں سے خزانہ نکلتا تو آپؓ اُس خزانے کو وہیں دفن کر کے دوسری جگہ دائرہ باندھتے اسکی وجہ یہ تھی کہ آپؓ کو شروع ہی سے دولت سے لگاؤ نہیں تھا۔آپؓ شروع سے ہی رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی سعی میں لگے رہتے ۔رسول اللہ ﷺ نے دنیا کو مری ہوئی بکری کے بچّہ سے بھی زیادہ حقیر فرمایا تھا۔اسی لئے آپؓ کو بھی دنیا پسند نہیں تھی، ثانی مہدیؓ دنیا کو کیونکر حقیر نہ سمجھیں گے جب کہ آپؓ کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں سیر حاصل ہے اور آپؓ نے مہدی موعودؑ کی صحبت میں ساری زندگی گذاری ہے اور مہدی موعودؑ کے ہر عمل کو صد فیصد ادا کرنے کی کوشش کی ہے، اسکے علاوہ ثانی مہدیؓ نے ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالی، رسول ﷺ اور مہدیؑ کے پیغام کو ساری دنیا تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔صدیق اکبر ثانی مہدیؓ جیسے ہی اللہ والوں سے محبت ہونا فطری بات ہے اگر ثانی مہدیؓ کی محبت اور عقیدت کسی بھی ایمان والے کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو یقیناً میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی مدحت دل کے ساتھ ساتھ زبان پر بھی آ ہی جاتی ہے۔پس جسکے دل میں میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی محبت ہے تو سمجھ لیجئے وہ مہدی موعودؑ سے بھی بے انتہا محبت کرتا ہوگا اور مہدی موعودؑ سے محبت کرنے کا مطلب ہے لازماً حضور اکرم ﷺ سے محبت ہو جانا اور اگر حضور اکرم ﷺ سے محبت ہوگئی تو یقیناً اُسے اللہ تعالی کی محبت بھی نصیب ہو جائیگی اور جو اللہ سے محبت کرے

گا صد فیصد اللہ تعالی اسکو اپنے دیدار سے مشرف کرتا ہوگا۔حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث کے مفہوم کے مطابق ''جو جس سے محبت کرتا ہے وہ حشر میں اُسکے ساتھ رہے گا'' پس ثانی مہدیؓ کی محبت ہی مہدی موعود علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالی کی محبت کی ضامن ہے۔جس نے ثانی مہدی سے محبت کی اُسکا دین تو روشن ہوگا ہی اور ساتھ میں وہ دنیا میں بھی ہر وقت ہر جگہ کامیاب و کامران ہوگا اور انشاء اللہ اُسے دنیا ہی میں اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہوگا اور ثانی مہدیؓ سے محبت کے نتیجہ میں حشر میں نہ صرف ثانی مہدیؓ کا ساتھ ہوگا بلکہ مہدی موعودؑ اور رسول اللہؐ کی غلامی کا شرف بھی حاصل ہوگا۔

جانشینِ خاتمِ ولایتِ محمدیؐ کا حضرت سومارؓ کو ہدایت کرنا

صدیق اکبر حضرت محمود ثانی مہدیؓ نے حضرت سومارؓ کو ہدایت کی تھی کہ اگر دائرہ میں فقر وفاقہ ہوتو بندہ سے اس بات کا اظہار کریں، چنانچہ ایک روز میاں سومارؓ حضرت ثانی مہدیؓ کے دروازے پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے حضرت ثانی مہدیؓ کو پکارے۔حضرت میراںؓ نے بائی رتنی کو بھیجا کہ دیکھو میاں سومارؓ کیا کہتے ہیں۔میاں سومارؓ نے کہا'' دائرہ میں بہت فاقہ ہے اور بعضوں کو کئی دن کا یہ سن کر بائی رتنی نے کہا! حضرت تناول فرما رہے ہیں ایسا مت کہو دونوں کی گفتگو ہو ہی رہی تھی اندر سے ثانی مہدیؓ نے بلند آواز سے کہا کیا بات ہے۔میاں سومارؓ کیا کہہ رہے ہیں؟ میاں سومارؓ نے کہا کچھ نہیں میراں جیؓ میں یہ دیکھنے آیا تھا کہ آپؓ کیا کر رہے ہیں۔اس کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے تاکید کے ساتھ فرمایا سچ کہو کس کام کے لئے آئے تھے؟ اس وقت میاں سومارؓ نے مجبوراً عرض کیا کہ! میراں جیؓ دائرہ کے برادر بھوکے ہیں، اسی وقت ثانی مہدیؓ نے کھانے سے ہاتھ روک لیا۔اور زار و قطار رونے لگے اور فرمایا ایسے کھانے میں خاک پڑے کہ تمام بھائی بھوکے ہوں اور بندہ کھائے۔اس وقت بی بی کد بانوؓ نے کچھ چیزیں حضرت ثانی مہدیؓ کے

حوالے کی، ثانی مہدیؓ نے اس کو بیچ کر جو پیسے آئے اس سے اہل دائرہ کو غلّہ منگوا کر اعلان کر دیا جو مضطر ہو وہ لے جائیں، کچھ لوگ سویت لئے اور کچھ نے نہیں لی۔ حضرتؓ نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا ہم قرض کر کے کھا چکے ہیں اب ہم مضطر نہیں ہیں۔(انصاف نامہ۔۲۰۲)

صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے اخلاق گویا خاتمینؑ کے جیسے اخلاق تھے اور ساتھ میں صحابہ سے بھی ویسی ہی محبت تھی جیسے خاتمینؑ اپنے صحابہ سے کرتے تھے، اس بات میں کوئی تعجب نہیں کہ جب میاں سومارؓ نے ثانی مہدیؓ کو دائرہ میں فقراء ومہاجرین کے بھوکے رہنے کی خبر دی تو آپؓ نے دورانِ تناول، فقراء کے بھوکے ہونے کی وجہ سے اپنا ہاتھ روک لیا اور افسوس کا اظہار کیا۔ تعجب اس بات میں بھی نہیں کہ بی بی کدبانوؓ نے فقراء ومہاجرین کے بھوکے رہنے کی خبر سن کر اپنا زیور ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تعجب خیز بات یہ ہیکہ جب دائرہ میں سویت بانٹی جارہی تھی تو اُس وقت بہت سے مہاجرین نے یہ کہہ کر سویت لینے سے انکار کر دیا کے اب ہم مضطر نہیں ہیں ہم قرض کر کے کھا چکے ہیں۔ کیا ایسی دیانت داری، ایسا توکل، ایسا ایثار، ایسے اخلاق کسی اور کے ہو سکتے ہیں۔ ثانی مہدیؓ کو جو تعلیم خاتمینؑ سے ملی تھی آپؓ نے اُس تعلیم و تربیت کو اپنے فقراء ومہاجرین میں بانٹ دی تھیں جسکی وجہ سے ثانی مہدیؓ کے تمام کے تمام فقراء ومہاجرین اعلیٰ سے اعلیٰ درجات پر پہنچے۔

نزدیک سے سودا لانے کا حکم فرمانا

حضرت ثانی مہدیؓ نے دائرہ میں ندا کروائی کہ جو کوئی بازار جاتا ہو سودا نزدیک سے لیا کرے ایک دو پیسے بچانے کے لئے دور جائے گا تو وہ دنیا کا طالب ہوگا۔

(تذکرۃ الصالحین۔۱۸۴)

صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے جو حکم فرمایا کہ نزدیک سے سودا لیا کرو کچھ

پیسے بچانے کیلئے دور جا کر سودا لاؤ گے تو دنیا کے طالب ہو گے، دنیا کے طالب ہونے کا مطلب کچھ پیسے بچانے کی خاطر دور تک جانا یعنی پیسے کی محبت کے بنا پر ہے، اگر تارک دنیا میں پیسے کی محبت پیدا ہو جائے تو وہ اپنے مقصد یعنی ترک دنیا اور صحبتِ مرشد سے دور ہو جاتا ہے اسی لئے ثانی مہدیؓ نے پیسے کی محبت دور کرنے کیلئے نزدیک سے سودا لانے کیلئے فرمایا ہے، تاکہ وہی وقت اللہ کی یاد میں گذاریں اور اللہ کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ثانی مہدیؓ کا یہ ارشاد عین مہدی موعودؑ کے ارشاد کے مطابق ہے۔ ایک روز مہدی موعودؑ نے دیکھا کے ایک صحابی گیہوں کوٹ کر آٹا بنا رہے تھے، یہ دیکھ کر مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی دو چار مٹھی گیہوں کسی کو مزدوری پر دے دو اور اپنا وقت ذکر میں لگاؤ۔ ہمیں بھی مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؓ کے مطابق اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر اللہ میں گذارنا چاہیئے تاکہ دنیا کمانے اور بچانے سے محفوظ رہ سکے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کا بیان قرآن کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ روزانہ عصر و مغرب کے درمیان بیان قرآن فرماتے تھے۔ عدل وانصاف، ایمانداری و دیانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو پڑھیں اور سمجھیں اس پر عمل بھی کریں۔ جب آپ سورہ صف کی آیت ۲ اور پارہ ۲۸، رکوع ۳ کی آیت (یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ o كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ) پر پہنچے جس کا ترجمہ یہ ہے ''ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کر نہیں سکتے اللہ کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ ایسی بات کہو جو کر کے نہ دکھاؤ'' یہ آیت کے پڑھنے کے بعد آپ پر رقت طاری ہوگئی بیان بند کر دیا اور خاموشی اختیار کر لی تین دن اسی حالت میں گزرے، صحابہ و مہاجرین کے اصرار آپؓ نے دوبارہ بیان قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ (معارج الولایت۔۳۶۱)

صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے بیان قرآن اس لئے بند کیا تھا کہ قوم کو تعلیم

دے سکیں کہ وہی کہنا چاہئے جس پر عمل کر سکتے ہو۔صدیق اکبرؓ کو تزکیہ باطنی، تزکیہ نفس کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی آپؓ وہ بات کہتے جس پر عمل نہیں کر سکتے تھے۔ جانشینِ مہدیؑ کی پر انوار شخصیت تو نور سراپا نور تھی۔تزکیہ باطنی یا تزکیہ نفس کی ضرورت عوام کو ہوتی ہے آپؓ تو فانی فی اللہ باقی باللہ ہو گئے تھے۔جانشینِ مہدی موعودؑ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے فضائل بیان کرنا ایسے ہی ہے جیسے سمندر کی گہرائیوں کو ناپنا، آسمان کے تاروں کو گننا، ساری زمین کے کنکر پتھر ایک جگہ جمع کرنا وغیرہ۔اگر کوئی یہ سب کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو وہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے فضائل بھی بیان کرسکتا ہے۔

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت مہدی موعودؑ کی سیرت کا عکس ہے

عام طور پر عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سورج صرف روشنی دینے کے کام آتا ہے' اس کی اہمیت وافادیت ان لوگوں کو معلوم ہوتی ہے جو اس کے بارے میں ریسرچ کرتے ہیں یا اس کا علم حاصل کر کے اس کے بارے میں غور وخوص کرتے ہیں اور معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مجھے سورج کے بارے میں صرف اتنا علم ہے کہ سورج کی کرنیں جب زمین پر پڑتی ہیں تو بیماری پھیلانے والے جراثیم کا خاتمہ کرتی ہیں جو انسانی صحت کے لئے مضر ہوتے ہیں۔اس طرح اگر کسی جگہ سورج کی کرنیں نہیں پہنچتی تو وہاں پر پیڑ پودے' پھل پھول' اناج وغیرہ کی پیداوار کم ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے۔اسی طرح سورج کے اور بہت فائدے ہیں مگر میں ان تمام فوائد اور اس کی اہمیت بتانے سے قاصر ہوں۔اس لئے کہ میں سورج کے بارے میں بہت ہی کم معلومات رکھتا ہوں۔ یا یوں کہئے کہ نہ کے برابر علم ہے۔اسی طرح صدیق اکبر اول میراں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے بارے میں ان کے مناقب' ان کے رتبوں' ان کی عبادت' ان کی ریاضت' ان کا تقویٰ و پرہیز گاری' ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق' اللہ پر توکل' اللہ کی محبت' اللہ کا ڈر وخوف نیز ان کی سیرت

کے تمام پہلوؤں کے بارے میں عام مصدقین مہدی موعودؑ کو بہت ہی کم علم ہے جس کسی کو بھی ثانی مہدیؓ کے بارے میں تھوڑا بہت علم ہے وہی لوگ ثانی مہدیؓ کی عظمت اور قدر ومنزلت جانتے ہیں۔میرے خیال میں سیرت نگاروں کو ثانی مہدیؓ کی عظمت ومراتب کا تھوڑا بہت علم تھا اس لئے اُن بزرگ سیرت نگاروں نے آپؓ کے بارے میں سیرت کی کتابوں میں زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت مہدی موعودؑ کی سیرت کا عکس تھی۔اس لئے ہر کسی نے مہدی موعودؑ کی سیرت لکھی، ثانی مہدیؓ کی نہیں لکھی۔میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت کے ہر پہلو کو لکھنا گویا دوبارہ مہدی موعودؑ کی سیرت لکھنے کے مانند تھا۔کیونکہ مہدی موعودؑ نے کئی بار میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو ایسی ایسی بشارتیں عطا کی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کے مہدی موعودؑ اور میراں سید محمود ثانی مہدیؓ میں صرف نام کا ہی فرق رہ گیا تھا سیرت تو دونوں کی ایک ہوگئی تھی۔مہدی موعودؑ نے فرمایا ''جو کچھ اس سینہ میں ڈالا گیا وہی سید محمودؓ کے سینہ میں ڈالا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے جو کچھ مہدی موعودؑ کو علم تھا اور جو کچھ مہدی موعودؑ عمل کرتے تھے وہی علم حضرت ثانی مہدیؓ کو بھی تھا اور وہی عمل حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کرتے تھے۔صدیق اکبر کا علم اور عمل نہ صرف مہدی موعودؑ کی زندگی میں رہا بلکہ آپؑ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپؓ نے اپنے نورانی وجود سے تمام مہاجرین کو اپنی صحبت میں رکھ کر وہ فیض عطا کیا۔جسکی وجہ سے ہر مہاجر، مہدویت کے آسمان پر چاند اور ستارے کی طرح چمکنے لگا۔صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد تمام مہاجرین کو یہ محسوس تک ہونے نہیں دیا کہ مہدی موعودؑ اب اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں۔ثانی مہدیؓ نے تمام مہاجرین کی اس طرح تربیت فرمائی جس طرح ایک مخلص والد اپنی اولاد کی تربیت کرتا ہے۔اور ہر مشکل گھڑی میں ایک چٹان کی طرح ان کی حفاظت کرتا اور انہیں ہر آزمائش سے باآسانی باہر نکال کر ان میں وہ

توانائی پیدا کرتا جس سے وہ آگے آنے والی کوئی بھی مشکل اور پریشانی کا آسانی سے مقابلہ کرسکیں۔ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی تربیت کے نتیجہ میں تمام مہاجرین نے بلند سے بلند مقامات حاصل کئے۔ان مہاجرین کے رتبوں کو دیکھ کر بہت سے انبیاءعلیہم السلام نے مہدی موعودؑ کی قوم میں پیدا ہونے کی خواہش ظاہر کی ہوگی۔

صدیق مہدی حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے ایمان کا پلڑا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایمان کے پلڑے سے بھی زیادہ بھاری ہے

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی ایک بڑی خاصیت یہ بھی تھی کہ آپؓ نے مہدویت کی تبلیغ کی خاطر سوائے حضرت شاہ دلاورؓ اور حضرت سلام اللہؓ کے تمام مہاجرین کو الگ الگ دائرہ قائم کرنے کی تلقین کی اور آپؓ ہی کی کوششوں سے الگ الگ مقامات پر مہاجرین مہدی موعودؑ نے دائرہ قائم کئے۔جس کی وجہ سے تقریباً ہر مقام پر مہدویت کی تبلیغ ہونی شروع ہوئی۔اور دن بہ دن ہزاروں افراد نے مہدی موعودؑ کی تصدیق فرما کر مہدویت کو عروج پر لایا۔اگر ثانی مہدیؓ چاہتے تو تمام مہاجرین کو اپنی خدمت میں رکھ کر ایک بادشاہ کی طرح سب ہی مہاجرین پر حکم چلاتے ہوئے اپنی زندگی گذار سکتے تھے۔اس لئے کہ کوئی بھی مہاجر حضرت ثانی مہدیؓ کو چھوڑ کر الگ دائرہ قائم کرنے کے حق میں نہیں تھا۔ہر کوئی چاہتا تھا کہ جس طرح مہدی موعودؑ کے ساتھ رہ کر وہ لوگ فیض حاصل کرتے تھے اسی طرح ثانی مہدیؓ کی خدمت میں رہ کر بھی اسی طرح سے فیض حاصل کرسکیں۔مگر ثانی مہدیؓ نے اپنی بادشاہت اپنی خوشی اپنے آرام کی پرواہ کئے بغیر مہدی موعودؑ کی تعلیمات کو ساری دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھا۔مہدی موعودؑ کے تعلیمات وہی ہیں جو اللہ تعالی کا حکم اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ؐ کے اقوال اور سنت ہیں۔مہدی موعودؑ نے نہ کوئی نیا دین لایا نہ ہی کوئی نئی شریعت مگر وہ باتیں جو حضور اکرم ﷺ نے دور نبوت میں ہر کسی کو حکمت کی

بناء پرنہیں بتائیں تھی وہی باتیں مہدی موعودؑ نے اللہ اوراس کے رسول کے حکم سے عام کی تھی جس کوہم فرائض ولایت کہتے ہیں۔یہی باتیں ثانی مہدیؑ نے تمام مہاجرین کے ذریعہ ساری دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھا اور پیش کیا۔حضرت ثانی مہدیؑ کا ہر عمل اتباع رسول اللہ واتباع مہدی موعودؑ تھا۔اسی لئے ثانی مہدیؑ کا ایمان بھی کامل تھا۔جس طرح حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا''ابوبکر کا ایمان اگر اس امت کے ایمان پر تولا جائے اور دوسرے پلڑے میں ساری اُمّت کا ایمان رکھا جائے تو ابوبکر کے ایمان کا پلڑا جھک جائے گا۔''اسی طرح صدیق مہدیؑ حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کا ایمان کا پلڑا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ایمان کے پلڑے سے بھی زیادہ جھک جائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق،ثانی رسول نہیں ہیں۔اور نہ ہی رسول خدا کی سیر ہی آپ کو حاصل ہے۔مگر سید محمود ثانی مہدیؑ کو حضور اکرم ﷺ کی ذات میں سیر بھی حاصل ہے اور وہ مہدی موعودؑ کے ثانی بھی ہیں۔ظاہر ہے جس کو رسول خدا کی سیر حاصل ہو جو مہدی خلیفۃ اللہ کا ثانی ہو وہ تمام کائنات میں رسول خدا اور مہدی موعود خلیفۃ اللہ کے بعد سب سے زیادہ ایمان والا بھی ہوگا۔یہاں پر یہ بات ثابت کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کا مقام ومرتبہ کیا ہے جس کا ایمان اتنا کامل ہوگا اُسکا مقام بھی اتنا ہی اعلیٰ وارفع، بلند وبالا ہوگا۔اگر مہدی موعودؑ کے کسی بھی نقل مبارک کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کا کیا مقام ہے۔مثال کے طور پر مہدی موعودؑ نے فرمایا ''بندہ کے ادھورے بھائی سید محمود کے پورے'' یہ وہ مبارک نقل ہے جو اُسی کے بارے میں کہی جاسکتی ہے جو مہدی کا ثانی ہو یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور مشیت سے مہدی موعودؑ نے پورا نہیں کیا، اُسی کام کو اللہ تعالیٰ نے ثانی مہدیؑ کے ذریعہ پورا فرمایا۔ایک اور وقت پر مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا''بندہ کے اور سید محمود کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ بندہ مہدی موعودؑ

ہے اور سید محمود مہدی موعود نہیں ہے'' اس نقل مبارک سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؓ میں صرف نام کا فرق رہ گیا تھا۔ یعنی دونوں ایک موتی کے دو سوراخ کے مانند ہو گئے تھے۔ یعنی جو کچھ مہدی موعودؑ کو عطا کیا گیا وہی ثانی مہدیؓ کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ فرق ہے تو اتنا کہ مہدی موعودؑ خاتم ولایت محمدیؐ ہیں اور سید محمودؓ نہیں ہیں، یہ مراتب اسی کے حصے میں آ سکتے ہیں جو صدیق مہدیؓ ہو اور ثانی مہدیؓ ہو۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرت میں زیادہ مماثلت ملتی ہے

حضور اکرم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ میں خلافت آئی اور آپؓ نے اپنی کوششوں سے اسلام کو تقویت بخشی اسی طرح مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ کے ہاتھ میں ولایت محمدیؐ کی خلافت آئی اور آپؓ نے بھی اپنی تمام تر توانائی خرچ کرتے ہوئے مہدویت کے عروج کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور تقویت بخشی۔ دور رسالت کے خلفائے کرام اور دور ولایت محمدیؐ کے خلفائے کرام میں جو سب سے زیادہ مماثلت ملتی ہے وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ میں ملتی ہیں۔ ویسے تو اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کئی مثالیں موجود ہیں مگر کچھ ہی مثالیں قارئین کی خدمت میں پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

دور ختم نبوت و رسالت میں سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور اکرم ﷺ کی رسالت و نبوت پر ایمان لایا تھا۔ اسی طرح دور ختم ولایت محمدیؐ میں سب سے پہلے مردوں میں جبکہ مہدی موعود علیہ السلام مہدیت کا دعویٰ بھی نہیں کیا تھا اس وقت حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے سید محمد جونپوری کو مہدی موعودؑ، مامور من اللہ، خلیفۃ اللہ تسلیم کیا تھا، جس طرح

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گذارا اور فیض حاصل کیا تھا۔اسی طرح مہدی موعودؑ کے ساتھ حضرت ثانی مہدیؓ نے پیدائش سے لے کر مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے تک سب سے زیادہ وقت گذارا اور سب سے زیادہ فیض حاصل کیا۔جس طرح حضور اکرم ﷺ نے سب سے زیادہ بشارتیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو عطا کی تھی، اسی طرح مہدی موعودؑ نے سب سے زیادہ بشارتیں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو عطا فرمائی۔جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی ساری زندگی میں کبھی بھی حضور اکرم ﷺ کی حکم عدولی نہیں کی اسی طرح صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے بھی کبھی بھی اپنی زندگی میں حضرت مہدی موعودؑ کی حکم عدولی نہیں کی۔جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ صد فیصد شریعت کی پابندی کرتے تھے، اُسی طرح صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ بھی ہمیشہ شریعت۔و۔ولایت کی صد فیصد پابندی کرتے تھے۔جس طرح پائے مبارک کی تکلیف کے سبب حضرت ابوبکر صدیقؓ اس دنیا سے پردہ فرمائے تھے اسی طرح پائے مبارک کی تکالیف سے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔جس طرح رسول خدا ﷺ کے تمام خلفائے راشدین میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ اس دنیا سے پردہ فرما کر حضور اکرم ﷺ سے جا ملے تھے۔اسی طرح مہدی موعودؑ کے تمام خلفاء میں سب سے پہلے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اس دنیا سے پردہ فرما کر مہدی موعود علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔حضرت ثانی مہدیؓ کا وہی انداز تھا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تھا۔جس طرح حضرت ابوبکر صدیق نے رسول اکرم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد یہ آیت پڑھ کر رسول اکرم ﷺ کے اصحاب کا غم دور فرمایا تھا۔اُسی طرح بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے جنازہ مبارک کی نماز کی امامت کی اور تعزیت فرماتے ہوئے وہی آیت پڑھی جو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پڑھی تھی۔وَمَامُحَمَدٌ ''اِلَّا رَسُوْلٌ'' ج قَدْ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ o (آل عمران آیت ۱۴۴)

ترجمہ: اور محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا اگر انکا انتقال ہوجائے یا یہ شہید ہوجائیں تو تم اسلام سے ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنے ایڑیوں پر تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔

صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ کے جنازہ مبارک کی نماز کی امامت کر کے مشت خاک بھی آپؓ ہی نے سب سے پہلے ڈالی پھر مزار مبارک پر فاتحہ پڑھ کر پھول بھی آپؓ ہی نے چڑھائے۔اور اس کے بعد مہاجروں کو تسلی دینے کے لئے مذکورہ آیت کا بیان فرما کر تعزیت دی۔اگر ان دونوں بزرگوں کی مماثلت کے بارے میں لکھا جائے تو یہ مضمون کافی ضخیم ہوجائے گا۔اسی لئے یہ مضمون یہیں پر ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ سید محمود کے مقام کا کوئی نہیں ہے

رسول خدا ﷺ اور مہدی موعودؑ کا جو مقام و مرتبہ ہے اس کی برابری نہ کوئی رسول کر سکتا ہے نہ کوئی نبی اور نہ ہی کوئی ولی ،ہاں رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعودؑ کے بعد کا مقام صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کا ہے اور یہ رتبہ یہ مقام ثانی مہدیؓ کو بندہ نے نہیں دیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے دیا نہ ہی مہدی موعودؑ نے دیا بلکہ یہ مقام و مرتبہ ثانی مہدیؓ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔مہدی موعودؑ کی سیرت کی سب سے پہلی لکھی جانے والی کتاب ''مولود'' ہے۔جو حضرت شاہ نظامؓ کے فرزند اور مہدی موعودؑ کے صحابیؓ جو مہدی موعودؑ کے پیر کے انگوٹھے چوس کر اپنی بھوک پیاس مٹاتے تھے یعنی نور پینے کے عادی تھے، وہ ہیں حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ انہوں نے اپنی کتاب مولود صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں ''مہدی موعودؑ نے میراں سید محمودؓ کو رسولِ خداؐ کے

عرس مبارک کے کھانے کی نگرانی کے لئے مقرر کر کے قیلولہ کے لئے تشریف لے گئے اور میراں سید محمودؓ اپنے بھائی سید اجملؓ کو گود میں لئے ہوئے دیگوں کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے۔ میاں اجملؓ بازی کی حالت میں آتشکدہ میں گر گئے اور اپنی جان اللہ تعالی کے حوالہ کی پس میراں سید محمودؓ اس واقعہ سے بہت غمگین ہو کر حجرہ کا دروازہ بند کر کے روتے ہوئے بیٹھے تھے۔ حضرت مہدیؑ نے یہ خبر سن کر میراں سید محمودؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور ثانی مہدیؓ کو اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ ہوتے ہو' اگر چہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے۔ **لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام کا کسی کو پیدا نہیں کیا ہے**۔ تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی' جب اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ میراں سید محمودؓ کے مقام کا کوئی نہیں ہے تو بھلا اور کوئی کیسے صدیقِ اکبر سید محمو ثانی مہدیؓ کے مقام کا ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالی نے سید محمو ثانی مہدیؓ کو بہت سی بشارتیں اور مناقب عطا فرمائی ہیں

مہدی موعودؑ نے اپنے ہر صحابی کو ایک سے بڑھ کر ایک بشارتیں عطا فرمائی ہیں، اسی طرح سید محمو ثانی مہدیؓ کو بھی بہت سی بشارتیں عطا کی ہے مگر اللہ تعالی نے جو بشارتیں جو مناقب سید محمو ثانی مہدیؓ کو عطا فرمائی ہیں وہ شائد ہی کسی اور صحابی کو عطا کی ہونگی۔ اللہ تعالی کے نزدیک حضرت سید محمو ثانی مہدیؓ کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہے اسکا اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید محمو ثانی مہدیؓ کو اللہ تعالی نے کن کن درجات پر فائز کیا ہے۔ **پہلا درجہ** حضرت سید محمو ثانی مہدیؓ کا اسم مبارک اللہ تعالی نے رکھا۔ **دوسرا درجہ** اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کو حکم فرمایا کہ میرا بندہ خیمہ کہ باہر میری یاد میں، میرے ذکر میں جاذب اور مستغرق ہو گیا ہے جا کر اُسے اندر لے جا۔ (دانا پور میں بی بی الہدیتیؓ اور حضرت مہدی موعودؑ کے مابین جو الہامی گفتگو ہو رہی تھی اس کو سن کر

میراں حضرت سید محمودؓ مست وجاذب بحق ہوگئے تھے۔) **تیسرا درجہ** اٹھارہ سال کی عمر اللہ تعالی نے اپنے دیدار سے نوازہ تھا اور سید محمودؓ کا دل اور جسم اور تمام گوشت و پوست، بال بال **لا الـہ الا الـلـہ** ہوگیا تھا۔ **چوتھا درجہ** ایک روز ثانی مہدیؓ کے ہاتھ سے آپؓ کے چھوٹے بھائی میاں سید اجملؓ حادثاتی طور پر دیگ میں گر کر شہید ہوگئے تھے تو آپؓ حجرہ میں زاری کررہے تھے تو مہدی موعودؑ نے آکر ثانی مہدیؓ سے کہا کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ ہوتے ہو؟ اگرچہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام کا کسی کو پیدا نہیں کیا ہے۔ تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی'' **پانچوا درجہ** ایک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ حق تعالیٰ کے حضور میں گئے تو حکم ہوا اے میاں دلاورؓ ہم نے میراں سید محمودؓ کو ''**صدیق**'' کیا ہے۔ **چھٹا درجہ** حضرت مہدیؑ نے فرمایا اے بھائی سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ ہمارے خدا نے تمھارے حق میں یہ بزرگی دی ہے اور یہ دلیل دی ہے میراں سید محمودؓ کی ''صدیقیت'' کی اور چوتھی صفت (قاتلوا قتلوا) میاں سید خوندمیرؓ پر تمام ہوگی۔ **ساتواں درجہ** ثانی مہدیؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی ''یہ تمہاری بیوی نیک ہے قریب کرلے اور قربت عطا کر۔ **آٹھواں درجہ** اللہ تعالی نے مہدی موعودؑ کے عظیم المرتبت، جلیل القدر صحابی، خلیفہء مہدیؑ، حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو یہ ذمّہ داری دی کہ وہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں خیریت سے پہنچائیں۔ **نواں درجہ** حضرت مہدی موعودؑ کو فرمان خدا پہنچا کہ ہم نے آج کی رات میں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا عطا کیا، جب کہ تو ہمارے درمیان فنا ہوگیا ہے، جا! سید محمودؓ کو بشارت دیں۔ **دسواں درجہ** ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا اور اس کو آپؓ نے اس طرح بیان فرمایا'' عرش، کرسی، سات آسمان، سیارے، لوح و قلم، بحر و بر، تحت الثریٰ میرے وجود میں غائب ہوگئے ہیں جس قدر دیکھتا ہوں خود کو کہیں نہیں پاتا ہوں مگر میرے وجود کے جملہ اعضاء میں حق کی ذات سمائی گئی ہے۔ پھر

دیکھتا ہوں کہ خود بھی نہیں ہوں ہر جگہ اور تمام اعضاء میں خدا کا ظہور ہے۔ **گیارہواں** مہدی موعود علیہ السلام اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات کا نور اور تجلیات ہو رہی تھیں اور آپؑ دریائے الوہیت میں مستغرق تھے۔ ایسے میں آپؑ پر منکشف ہوا کہ اللہ تعالی فرما رہا ہے اے سید محمدؑ میرا بندہ سید محمودؓ آ رہا ہے ان کو تعظیم و تکریم کے ساتھ لاؤ اور اپنے قریب بٹھاؤ۔ مہدی موعودؑ نے حکم خداوندی پر صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی بڑی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا۔ **بارہواں درجہ** حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ فرمان خدا ہوا تھا کہ اے سید محمد یہ دو سید جوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ کو بے واسطہ ہماری درگاہ سے فیض پہنچتا ہے۔ یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے کہ ان کو تیرے سامنے باادب بیٹھا دیا۔ **تیرہواں درجہ** مہدی موعودؑ کی رحلت کے بعد جب آپؑ کی تدفین عمل میں آئی اور جب صدیقِ اکبر میراں سید محمودؓ نے جب امامنؑا کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا اور کفن ڈھانک دیا تو اچانک حضرت شاہ خوندمیرؓ کی نظر میراں سید محمودؓ پر پڑی کیا دیکھتے ہیں کہ سر سے پورے چہرے تک رنگ و روپ' داڑھی کے بال اور تمام خدوخال مہدی موعودؑ کے جیسے ہو گئے ہیں۔ حضرت امامنؑا کا رنگ گندمی گوں تھا اور میراں سید محمودؓ کا رنگ سفید تھا۔ تاہم فی الفور ثانی مہدیؓ کا رنگ گندم گوں ہو گیا۔ گویا کوئی فرق ہی نہ تھا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے یہ دیکھ کر بہ آواز بلند خاص و عام کے اس مجمع میں کہا۔ مہدی موعودؑ ہمارے پاس کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے مہدیؑ کو دفن نہیں کیا۔ جب سب کی نظر ثانی مہدیؓ پر پڑی سب ہی لوگوں نے آپ کو ''ثانی مہدی'' کہا۔ اور سب آپؓ کی طرف برائے فیض یابی رجوع ہوئے۔

اللہ تعالی نے ثانی مہدیؓ کو بہت سی اور بشارتیں، درجات، مقامات، مراتب عطا فرمائیں ہیں، مگر یہاں پر مضمون کی طوالت کے خوف سے صرف چند ہی تحریر میں لائے گئے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ تمام مصدقینِ مہدی موعودؑ کو ثانی مہدیؓ کے درجات و مقامات کا علم عطا

کرے اور ثانی مہدیؓ کے فیض سے تمام مصدقینِ مہدی موعودؑ کو فیض یاب کرے۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ کے پاس نطفہء کی اہمیت تھی اسلئے فرمایا! میراں سید محمودؓ نطفہء مہدی موعود علیہ السلام ہیں اور ہم نہیں

حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؓ کے رسالہ ''دلیل العدل والفضل'' میں تحریر ہے کہ حضرت ملک حمادؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ سے پوچھا کہ میاں جی دو شخص ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ پس میراں سید محمودؓ اور خوندکارؓ میں فاضل کون ہیں؟ حضرت بندگی میاںؓ نے ارشاد فرمایا۔ میراں سید محمودؓ فاضل ہیں۔ ملک حمادؓ نے حضرت بندگی میاںؓ سے کہا کیوں کر؟ حضرت بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کی نقل پیش کی۔ پس ملک حمادؓ نے بندگی میاںؓ کے شرف پر مہدی موعودؑ کی ایک نقل پیش کر کے فرمایا اس جہت سے آپؓ بھی برابر معلوم ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ملک حمادؓ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا فاضل کون ہیں؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا میراں سید محمود ثانی مہدیؓ ہیں۔ پھر اسی طرح سوال وجواب کا سلسلہ چلتا رہا اور چند بار تکرار ہوئی۔ حاصل کلام حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے کہا میراں سید محمودؓ فرزند مہدی موعودؑ ہیں۔ حضرت ملک حمادؓ نے عرض کیا خوندکار بھی تو داماد ہیں اور داماد بھی فرزند کا حکم رکھتا ہے۔ حضرت بندگی میاںؓ نے کہا! ہاں۔ پھر حضرت ملک حمادؓ نے کہا۔ پس آپؓ سے فاضل کون؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا! میراں سید محمودؓ۔ ملک حمادؓ نے کہا کیوں کر؟ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا! میراں سید محمودؓ نطفہء مہدی موعود علیہ السلام ہیں اور ہم نہیں ہیں۔ (دلیل العدل والفضل)

حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا! نطفہ کا فرق مانند زمین اور آسمان کا ہے

ایک دن حضرت شاہ یعقوبؓ نے حضرت شاہ دلاورؓ سے پوچھا میاں جی! میاں سید

خوندمیرؓ نے فرمایا بندہ نطفہء مہدی نہیں ہے میراں سید محمودؓ نطفہء مہدیؑ ہیں نطفہء کا فرق دور نہیں ہوتا ہے وہ نطفہء کا فرق کیا ہے؟ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا! نطفہء کا فرق مانند زمین اور اس ستارہ کا ہے (جیسے کہ ہم لوگ زمین آسمان کا فرق کہتے ہیں) حضرت شاہ دلاورؓ نے تین بار اس جملہ کی تکرار کی۔ (پنج فضائل ۱۸۱)

جانشینِ مہدی موعودؑ صدیقِ اکبر میراں سید محمودؓ ہی افضل الخلفاء ہیں

ایک وقت حضرت شاہ دلاورؓ نے مہدی موعودؑ سے پوچھا آپؑ کے بعد کون؟ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔ ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا میاں نعمتؓ۔ ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا میاں نظامؓ، ان کے بعد کون؟ حضرت نے فرمایا سائل یعنی حضرت شاہ دلاورؓ (جامع الاصول۔۱۰)

ان نقلیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی ہی میں اپنے خلفاء کرام کے درجات بیان فرما چکے تھے۔ جس کی تائید حضرت شاہ خوندمیرؓ کی اوپر گزری ہوئی نقل سے ملتی ہے۔ پھر بھی بعض بزرگان دین اور معتقدین نے کبھی بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اور کبھی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کو فضیلت دینے کی کوشش کرتے ہیں جو نقلیاتِ امامناؑ کے بالکل مغائر ہے۔ ہم لوگوں کو اپنے بزرگانِ دین کو بڑھا چڑھا کر بتانے کے بجائے ان بزرگانِ دین کے فرامین پر عمل کرنا چاہئے۔ ان کی سیرت مبارک کا غور سے جائزہ لے کر ان بزرگانِ دین کے جیسے اخلاق، ان جیسا صبر وتحمل، ایثار وقربانی، عبادت وریاضت، تقویٰ وپیر ہیزگاری، حلم وبردباری، نیستی ونرمی، توکل اور ان بزرگانِ دین کی اللہ تعالی سے محبت وغیرہ جیسے اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دین کبھی بھی اپنے آپ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے

تھے۔مثال کے طور پر حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ نے ہمیشہ اپنے آپؓ کو ایک نئے تارک دنیا سے بھی کم تر سمجھتے تھے۔دوسری طرف حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؓ میں کتنی نیستی تھی کہ وہ خود فقرائے کرام کو اپنے ہاتھ سے ان کے ہاتھ دھلا کر وہ جھوٹا پانی پی لیا کرتے (سبحان اللہ) کیا ہم میں اس قسم کی نیستی ونرمی موجود ہے؟نہیں۔ہم کو ان کی اولاد ہونے پر فخر ہے ان کو روزانہ نئے نئے القابات دینے کی فکر ہے۔ہم کو ان لا حاصل باتوں سے بچتے ہوئے نیک عمل کرنے چاہیئے ،تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوسکے۔جیسا کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا''باعمل مقبول بےعمل مردود'' اور ایک بار مہدی موعودؑ کے حضور میں کسی شخص نے برکت اور نجات کے لئے جوتیاں اور لباس مانگا۔حضرتؑ نے فوراً جوتیاں اور لباس دیتے ہوئے کہا لو اور پہن لو برکت کے لئے اُٹھا کے گھر میں مت رکھو۔اگر بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ بندہ کا پوست الگ کر کے تمہارے اعمال کا حساب تم سے لے گا۔اگر نجات چاہتے ہو تو وہ عمل کرو جو بندہ کہتا ہے۔اسی طرح ایک بار مہدی موعودؑ نے فرمایا!اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھے گا کہ تم محمدؐ کے بیٹے ہو یا احمدؐ کے بلکہ عمل با محبت کے بارے میں پوچھے گا۔اسی طرح ایک حدیث مبارک بھی ہے۔ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے بی بی فاطمہؓ سے فرمایا!عمل کرو تکیہ مت کرو اُس پر کہ تم میری بیٹی ہو۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نسب نہیں دیکھے گا بلکہ اعمال دیکھے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی رسول خدا ﷺ مہدی موعود علیہ السلام اور دونوں کے اعلیٰ مقام خلفاء وصحابہ اکرام کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔تسویت خاتمینؑ اور تسویت سیدینؓ کے جھگڑے سے محفوظ رکھے اور تمام کبیرہ وصغیرہ گناہوں کو معاف فرمائے اور تا حیات گناہوں سے محفوظ رکھے اور بزرگانِ دین کے عمل پر عمل پیرا کرتے ہوئے آٹھ پہر کا ذکر اللہ کرنے کے قابل بناتے ہوئے ایمان اور دیدار خدا کے ساتھ مہدی موعود علیہ السلام کے

نام پر شہادت نصیب فرمائے آمین۔

حضرت ثانی مہدیؓ اپنی ساری زندگی مہدی موعودؑ کے نقش قدم پر گذاری تھی

ثانی مہدیؓ نے کبھی بھی مہدی موعودؑ کی زندگی میں اور آپؑ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ جو مہدی موعودؑ کے دور کے خلاف ہو۔ آپؓ ہفتہ میں ایک بار اجماع کر کے تمام صحابہؓ اور مہاجرینؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری ذات میں کوئی بات مہدی موعودؑ کے دور کے خلاف پاؤ تو ہم سے کہہ دیا کرو تا کہ ہم اس سے تائب ہو جائیں۔ تمام مہاجرین یہی جواب دیتے کہ مہدی موعودؑ کے زمانہ میں اور آپؓ کے زمانے میں اور آپ کی ذات میں ہم کوئی بھی خلاف نہیں پاتے۔ حضرت ثانی مہدیؓ اپنی ساری زندگی مہدی موعودؑ کے نقش قدم پر گذاری تھی اسی لئے مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا ''میرے اور میاں محمودؓ کے بیچ صرف نام کا فرق ہے۔ اسی طرح ایک بار جمعہ کی نماز کو جاتے وقت فرمایا ''میاں سید محمود دونوں ذات ایک ہوگئی ہیں (یعنی برابر ہوگئی ہیں) آگے چلو یا پیچھے چلو اللہ بڑا غیور ہے کسی ایک کو اٹھا لے گا'' اور ہوا بھی ایسا ہی اگلے جمعہ آنے سے پہلے مہدی موعودؑ اس دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔

ثانی مہدیؓ کی زندگی میں ہی نہیں بلکہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی تمام صحابہؓ کا اجماع ہوا تھا اور اس اجماع میں تمام صحابہؓ و مہاجرینؓ نے بیک زبان ہو کر کہا تھا کہ ہم نے سید محمودؓ کے تمام اقوال، افعال اور احوال کو حضرت مہدی موعودؑ کے قول، فعل اور حال کے موافق پایا اور ثانی مہدیؓ کی رحلت پر جانا گیا کہ حضرت مہدی موعودؑ اب ہمارے درمیان سے سفر فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی ساری زندگی مہدی موعودؑ کی اتباع میں گذری جس طرح مہدی موعودؑ کی ساری زندگی رسول خدا ﷺ کی اتباع میں گذری تھی۔

حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؒ منکرانِ مہدی کو کافر فرمایا

☆ حضرت سید محمود ثانی مہدی بن میراں سید محمد مہدی موعودؑ موضع بھیلوٹ میں مقیم تھے۔ ملا شیخ احمد مہراسیہ نے فتح خاں کے سامنے میراں سید محمودؓ کا گلہ کیا اور کہا کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؒ منکران مہدیؑ کو کافر کہتے ہیں، فتح خاں کو یقین نہیں آیا۔ ملا شیخ احمد نے گواہی کے طور پر فتح خاں کے دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گیا اور میراں سید محمودؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ آپؓ منکران مہدیؑ کو کیا فرماتے ہیں؟ میراں سید محمودؓ نے جواب دیا کہ کافر کہتا ہوں۔ پھر سوال کیا کہ منکران مہدیؑ کو کیا فرماتے ہیں؟ میراں سید محمودؓ نے کہا اکفر کہتا ہوں۔ پھر سوال کیا تو میراں سید محمودؓ نے فرمایا اظلم کہتا ہوں۔ شیخ احمد نے کہا کہ فتح خاں پوچھتا ہے؟ میراں سید محمودؓ نے فرمایا فتح خاں تو کیا اگر سلطان محمود (بادشاہ گجرات) مہدی علیہ السلام کا انکار کرے تو کافر ہے۔

(انصاف نامہ صفحہ ۳۴)

☆ ایک روز سید مصطفیٰ عرف غالب خاں جاگیردار موضع بھیلوٹ نے میراں سید محمودؓ سے سوال کیا کہ آپ مہدیؑ کے منکر کو کیا فرماتے ہیں۔ میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں پھر اس نے پوچھا اگر ہم انکار کردیں تو آنحضرتؓ نے فرمایا اکفر کہتا ہوں یہ سن کر غالب خاں اُلٹے پاؤں واپس چلا گیا۔ اس مجلس میں اکثر مہاجرین مثلاً حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ، حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ، حضرت بندگی میاں ملک معروفؓ، بندگیمیاں لاڑ شاہ، حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؓ، حضرت بندگی میاں لاڑؓ حضرت بندگیمیاں سلام اللہ وغیرہ بھی موجود تھے۔

(شواہد ولایت۔۳۴)

☆ ملاّ سید احمد خراسانی چند مہینے میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کی صحبت میں رہا اور ایک روز اس نے میراں سید محمود ثانی مہدیؒ سے پوچھا کہ آپ مہدی موعودؑ کے منکر کو کیا فرماتے ہیں۔ حضرت

ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ کافر کہتا ہوں اس کے بعد خراسانی نے کہا اگر میں انکار کردوں تو حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا اگر بایزید (بایزید بسطامی) بھی ہوں اور وہ انکار کریں تو وہ بھی کافر ہوں گے۔ (انصاف نامہ صفحہ۔۳۸)

☆ ایک روز بھیلوٹ میں ملا محمود خوندشہ نے میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے سامنے امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک برادر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹادیا اور کہا تو منکر مہدیؑ ہے تو مہدویوں کی امامت نہیں کرسکتا۔ (انصاف نامہ صفحہ۴۲)

حضرت ثانی مہدیؑ نے مالداروں میں شادی کرنے سے منع فرمایا تھا

☆ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کے وقت بعض مہاجرین تھے اور بعض انصار تھے۔ مہدیؑ کے زمانے میں انصار نہ ہوں گے، کیوں کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا مہدی کا ناصر خدا ہے اور مہدیؑ کے لئے مہاجرین کے سوائے دوسرے نہ ہوں گے اور ہجرت نہ کرنے والوں کو مہدی موعودؑ نے منافق فرمایا۔ پس جن لوگوں کے حق میں منافق فرمایا ہے ان کی طرف رغبت نہیں کرنی چاہئے۔ اور ان کے گھر نہیں جانا چاہئے۔ اور ان باتوں میں حضرت میراں سید محمودؑ، میاں سید خوند میرؓ اور میاں نعمتؓ کی خوشنودی تھی اور وہ لوگ اس پر عمل کرتے تھے۔ اور مالداروں کے بیٹا، بیٹی سے عقد کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (انصاف نامہ صفحہ ۱۸۲)

ثانی مہدیؑ کا دنیاداروں کا سلام لانے پر ناراضگی ظاہر کرنا

میاں عبدالقادرؒ سے منقول ہے کہ ایک برادر احمد آباد سے آیا اور سید مصطفیٰ عرف غالب خاں کا سلام میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کو پہنچایا تو بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے اس پر خفا ہوکر بولے وہاں پر کس لئے گیا اور دنیادار کا سلام کیوں لایا۔ (انصاف نامہ صفحہ۱۸۸)

صدیقِ اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کو سلام لانے پر اعتراض نہیں تھا، کیونکہ سلام کرنا

اور اسکا جواب دینا سنت اور واجب ہے بلکہ یہ بات بالکل پسند نہیں تھی کہ دائرہ کا کوئی بھی فقیر کسی بھی دنیا دار سے ربط رکھے اور اُس کے گھر جائے ، اسکی وجہ یہ تھی کہ اگر کوئی تارک دنیا کسی بھی دنیا دار کے گھر جائیگا تو وہ، دنیاداروں کے گھروں کی سجاوٹ ،عیش وعشرت وغیرہ دیکھ کر ہوسکتا ہے پھر سے دنیا کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جائے ،اور اُن لوگوں کی صحبت سے اُسے بھی دنیا پانے کی خواہش پیدا ہوسکتی ہے اور اسکا ترک دنیا کرنا بجائے فائدے کے نقصاندہ ثابت ہوسکتا ہے۔اور دوسری اہم وجہ یہ بھی تھی کہ کوئی بھی مصدقِ مہدیؑ تصدیق کرنے کے بعد ترکِ دنیا اور مرشد کی صحبت سے دور رہے گا تو نہ ہی اُس کو مرشد کا فیض ملیگا اور نہ ہی وہ دنیا کو آسانی سے چھوڑ پائیگا، اسی لئے میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو دنیا داروں سے ملنا پسند نہیں تھا۔

ثانی مہدیؓ تعین لینے سے منع فرماتے تھے

موضع بھیلوٹ میں ایک شخص نے فتح خاں کی طرف سے تیس تنکے اللہ دیا کہہ کر میراں سید محمودؓ کی خدمت میں پیش کئے حضرت نے قبول فرمایا' دوسرے مہینے بھی تیس تنکے بھیجے حضرت نے قبول فرمایا۔تیسرے مہینے بھی تیس تنکے حضرت کی خدمت میں بھیجے تو میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں فرمایا اور کہا شاید فتح خاں ہمارے لئے تعین مقرر کرنا چاہتا ہے۔(انصاف نامہ صفحہ ۱۹۵)

صدیقِ اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو جب فتح خاں کی طرف سے لگا تار تیسرے مہینہ بھی فتوح آئی تو ثانی مہدیؓ نے وہ فتوح لینے سے انکار اس لئے کر دیا کہ یہ فتوح تعین کے زمرہ میں آجاتی تھی اور تعین کو مہدی موعودؑ نے لعین فرمایا ہے۔اگر ثانی مہدیؓ تیسرے مہینے میں بھی فتوح لے لیتے تو اس کو مثال بنا کر آنے والے دور کے صاحبِ دائرہ حضرات اور بہت سے تارک دنیا تعین کو لعین نہیں مانتے ہوئے ساری عمر تعین قبول کرتے رہتے۔ جو توکل کے خلاف ہے،یعنی جو توکل،اللہ تعالی پر ہونا چاہیئے ہوتا وہ ختم ہو جاتا اور تعین دینے والے کا ہر مہینے انتظار کیا

جا تا جوایک تارک دنیا کے لئے ہی نہیں بلکہ مصدق مہدی موعود علیہ السلام کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔سید محمود ثانی مہدیؒ کی اس احتیاط کے باوجود بھی آج کے دور میں بہت سے ایسے تارک دنیا ہیں جو تعین کو لعین نہیں سمجھتے ہوئے ہر مہینے تعین لینے کیلئے اُن حضرات کے گھروں کے چکر لگا رہے ہیں جو اُن مجبور اللہ والوں کو اپنے گھر بُلا کر گھنٹوں انتظار کرواتے ہیں اور بہت سارے لوگ اُن اللہ والوں کا مذاق بھی اُڑاتے ہیں اور اپنی مصروفیات کی دُہائی دیکر بظاہر اُن سے معافی بھی مانگتے ہیں ، جو مہدی موعودؑ ،ثانی مہدیؒ اور دوسرے تمام خلفاءؓ وصحابہؓ کی تعلیمات کے سرا سر خلاف ہے۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اُن سب ہی لوگوں کو نیک توفیق عطا فرمائے جو اپنے گھر بُلا کر اللہ والے تارک دنیا کو تعین دیتے ہیں اور خاص طور پر اُن تارک دنیا حضرات کو خاتمینؑ کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو اپنے سر پر رکھے ہوئے تاج کی پرواہ کئے بغیر اُن دنیا داروں کے گھروں کے چکر لگانے میں قباحت محسوس نہیں کرتے ،اور ساتھ میں تمام مصدقین کو مہدی موعودؑ کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے صدقے میں بندہ کو بھی صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ امین ۔

بی بی کد بانوؓ کے سویت زیادہ مانگنے پر ثانی مہدیؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

ایک روز بی بی کد بانوؓ زوجہ میراں سید محمود ثانی مہدیؒ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ سے کہو کہ چند سویت ہم کو زیادہ دیں۔مہمانوں کی وجہ سے خرچ زیادہ ہو گیا ہے۔میاں دلاورؓ نے حضرت ثانی مہدیؒ سے عرض کیا تو میراں سید محمودؓ آنکھوں میں پانی لائے اور فرمایا کہ میاں دلاورؓ آپ از خود نہیں کہتے ہو، کسی کے کہنے پر کہتے ہو۔بی بی کد بانوؓ اس بندہ کے پاس دنیا کی چیز طلب کرتی ہیں' کہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس بندہ کو دس سویتیں عطا فرمائیں

تھیں وہی کافی ہیں۔ بعدازاں آپؓ کو چند فرزند ہوئے تب بھی میراں سید محمودؓ نے دس سے زیادہ سویتیں نہیں لیں۔(انصاف نامہ۔۱۹۸،۱۹۷)

ثانی مہدیؓ نے غالب خاں کے پیسہ قبول نہیں کئے

☆ موضع بھیلوٹ میں میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں نے دو ہزار چار سو تنکے بندگی میراں سید محمودؓ کی خدمت میں بھیجے اور میاں چاند کو کہا کہ نصف اس وقت دو اور نصف چند روز بعد دو اگر ایک بار دے دو گے تو سب تقسیم کر دیں گے پس سید چاند نے میراں سید محمودؓ کے سامنے عرض کیا کہ فلاں اس طرح کہتا ہے بندگی میراں سید محمودؓ نے قبول نہیں فرمایا اور کہا ہم اب تک خدا خدا کہتے تھے اس کے بعد غالب خاں کو یاد کریں گے کہ روپے کب آئیں گے۔(انصاف نامہ صفحہ ۲۰۵)

☆ میاں مصطفیٰ عرف غالب خاں نے کئی سو تنکے میاں حیدر کے ہاتھ سے بندگی میراں سید محمودؓ کی خدمت میں بھیجے تو سید السادات، واصلالحق میراں سید محمودؓ نے واپس کر دیئے اور میاں حیدر کو فرمایا کہ تم کس لئے لائے۔(انصاف نامہ صفحہ ۲۰۸۷)

ثانی مہدیؓ کا اپنے خُسر اور برادرِ نسبتی سے کپڑے اور پیسہ لینے سے انکار کرنا اور بی بیؓ سے ناراض ہونا

☆ بی بی کد بانوؓ کے برادروں نے بندگی میراں سید محمودؓ کی خدمت میں کچھ مبلغ پیش کیا ثانی مہدیؓ نے قبول نہیں کیا اور ارشاد فرمایا کہ تم رشتہ داری کی وجہ سے ہم کو دیتے ہو اگر اللہ کے واسطے دیتے ہو تو پس میاں سید خوندمیرؓ اور میاں نظامؓ کا دائرہ اور بہت سے دائرے ہیں وہاں کیوں نہیں دیتے۔اس کے بعد بی بیؓ کے بھائیوں نے چھپا کر بی بی کد بانوؓ کو دیا اور بی بیؓ نے خرچ کر دیئے، جب ثانی مہدیؓ کو معلوم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوئے اور بی بیؓ کو اپنے گھر چلے جانے کو کہا۔

(انصاف نامہ صفحہ ۲۰۷)

☆ میاں سید عثمان والد بی بی کد بانوؓ نے کچھ کپڑے اور کچھ فتوح بی بی کد بانوؓ کو بھیجی جب میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا تو آ پ بی بی کد بانوؓ کو فرمایا کہ تم اپنے باپ کے گھر جا کر یہ مال کھاؤ اور پھر کہا کہ بندہ سواری خرچ بھیج کر تم کو بلالے گا۔ بی بی کد بانوؓ نے آنکھوں میں پانی لا کر بولیں کہ یہ سب مال مہاجروں اور خدام پر صدقہ ہے پس تمام فتوح میراں سید محمودؓ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ ثانی مہدیؓ نے وہ سب فتوح سویت کر دی۔ (خاتم سلیمانی۔۸۴)

حضرت ثانی مہدیؓ کا فقراء سے موافقین کے گھر جانے پر ناراض ہونا

ایک برادر نے میراں سید محمودؓ کے روبرو سید احمد خراسانی مہدوی کی تعریف کی کہ اچھا خادم ہے اپنے گھر لے جاتا ہے' لذیذ کھانے کھلاتا ہے' روپیہ اور کپڑے دیتا ہے اور سواری کے لئے مدد کرتا ہے۔ یہ ساری باتیں میراں سید محمودؓ نے سن کر فرمایا کہ کیسے اشخاص کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے تو برادر نے کہا ان اشخاص (ان فقراء) کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے جو اس کے گھر جاتے ہیں۔ میراں رنجیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ ظالم ہے' رہزن ہے اور اپنے مال کو ضائع کیا ہے اس کو حق تعالیٰ سزا دے گا۔ ثانی مہدیؓ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ دائرہ میں رہنے والے فقراء کی خدمت کرنے میں جو اجر ہے گھر بلا کر خدمت کرنے میں وہ اجر نہیں ہے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۸۶)

حضرت ثانی مہدیؓ کسی بھی سائل کے سوال کرنے سے تنگ نہیں ہوتے

حضرت بندگی میاں ولیؓ (انصاف نامہ) میں لکھتے ہیں کہ میراں سید محمودؓ اور تمام مہاجرانِ مہدی علیہ السلام کو کسی سائل یا حاضرانِ مجلس پر تنگ ہوتے ہوئے یا کسی کو سوال کرنے سے منع کرتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا۔ (انصاف نامہ۔۳۸)

ایک سوسویتیں زیادہ ہوئی تو ثانی مہدیؓ نے فرمایا بہت خواری ہوئی

موضع بھیلوٹ میں میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے دائرہ میں ڈھائی سوسویتیں ہوئیں جس وقت ایک سوسویتیں زیادہ ہوئیں تو میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے فرمایا کے بہت خواری ہوئی۔

(حاشیہ۔۷۵)

حضرت ثانی مہدیؓ کا موافقین کے گھر سے دہی لانے پر دہی کے پیالوں کو توڑنے کا حکم دینا

میاں دولت خاں اور میاں سومار مہاجر مہدویوں کے گھر جا کر دہی لائے تھے اور جب ثانی مہدیؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے دہی کے پیالوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ (معارج الولایت۔ ۳۶۲)

ثانی مہدیؓ کا کا سب رشتے داروں کے گھر سے چھانچ لانے پر ہنڈیاں کو توڑنے کا حکم دینا

حضرت ثانی مہدیؓ کے دائرہ کی کچھ عورتیں اپنے کا سب رشتے داروں کے گھر جا کر چھانچ لاتی ہیں تو حضرت ثانی مہدیؓ نے ان عورتوں کو بہت سخت دھمکیاں دی اور وہ ہنڈیاں توڑ دیں۔جس میں وہ لوگ چھانچ لائی تھیں (انصاف نامہ باب ۸)

ثانی مہدیؓ نے عیسیٰؑ کا دعویٰ کرنے والے شیخ محمد مہاجرؓ کا سر کاٹ کر لانے کا حکم دیا

فرح مبارک میں میاں شیخ محمد مہاجرؓ تھے۔ایک روز حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ہمراہ پانی کا لوٹا لئے حضرت کے پیچھے جا رہے تھے اور حضرتؑ رفع حاجت کیلئے جنگل میں جا رہے

تھے اس اثنا میں ایک شخص خراسانی نے جس کا نام حاجی محمد فرحی تھا حضرت مہدیؑ سے ملاقات کی اور کہا کہ میرا نجی قدام تو آئے (یعنی حضرت مہدیؑ تو آئے) عیسی مسیحؑ کب آئیں گے۔ حضرت مہدیؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیچھے بتلا کر فرمایا کہ بندہ کے پیچھے آتے ہیں اسی وقت میاں شیخ محمدؓ کو محسوس ہونے لگا کے اُنہیں حضرت عیسی روح اللہ کا مقام حاصل ہو گیا اور ان پر غیب کے اسرار ظاہر ہو رہے ہیں۔ جب تک حضرت مہدیؑ زندہ تھے وہ خاموش تھے اور جب تک ثانی مہدیؓ فرح میں تھے وہ خوشحال تھے اور ثانی مہدیؓ کی صحبت میں تھے جب ثانی مہدیؓ فرح سے روانہ ہو کر ہند چلے گئے تو میاں شیخ محمدؓ ثانی مہدیؓ کے ہمراہ نہیں ہوئے اور نگر ٹھٹھ کی طرف جا کر عیسی روح اللہ کا دعویٰ کر دیا۔ ثانی مہدیؓ گجرات آنے کے بعد یہ خبر سنی کہ ں شیخ محمدؓ نے مسیح اللہ کا دعوی کر دیا پس میراں سید محمودؓ نے میاں حیدرؓ اور میاں سومارؓ سے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور نگر ٹھٹھ میں شیخ محمدؓ کا سر کاٹ کر لاؤ پس دونوں مہاجروں کو خرچ دیکر روانہ کیا جب وہ لوگ ساتھ منزل گئے تو راستے میں ایک قافلہ نظر آیا جو ملک سندھ سے آ رہے تھے۔ قافلہ والوں نے بتایا کے ٹھٹھ کا حاکم میاں شیخ محمدؓ کا سر کاٹ دیا اور جو مخلوق میاں شیخ محمدؓ کی تصدیق کی تھی بھاگ گئی اور چند اشخاص قتل کئے گئے۔ پس یہ دونوں مہاجر واپس آ کر سید محمود ثانی مہدیؓ کو سارا واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے کہا میاں شیخ محمدؓ غرغرے کے وقت توبہ کی تو اللہ تعالی نے قبول فرمایا یہ بات سن کر ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کی تصدیق کیا تھا مہدیؑ سے تربیت ہوا تھا اور ذکر کا دم مہدیؑ سے لیا تھا خدا اس کو کیونکر ضائع کریگا۔ (پنج فضائل۔۳۰۔۲۹)

محمدینؑ خدا کی ذات میں باقی رہیں گے

میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے پوچھا کہ جب تمام بہشتی بہشت میں رہیں گے اور کاملین و مقربین اپنے مقام میں چلے جائیں گے تو خوندکارؑ اور رسول اللہ ﷺ کہاں رہیں

گے۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم ہردو محمدؐ حق تعالیٰ کی ذات میں محور ہیں گے۔ہم ہردو،خدا کی ذات میں باقی رہیں گے۔ (پنج فضائل صفحہ۴۲)

فتح خاں نے کہا میراں سید محمودؓ کے دائرہ کے فقراء مجھے کتّے کے برابر نہیں سمجھتے

کسی شخص نے فتح خاں کے پاس جا کر کہلا بھیجا کہ میں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے دائرہ کا فقیر ہوں ُ دائرہ سے آیا ہوں۔فتح خاں نے کہا مارو اس کو نوکروں نے کہا یہ فقیر ہے خان مذکور نے کہا میراں سید محمودؓ کے دائرہ کے فقراء مجھے کتے کے برابر نہیں سمجھتے وہ لوگ یہاں کیوں آئیں گے۔جب یہ کیفیت سید محمود ثانی مہدیؓ کو پہنچی تو آپؓ نواب فتح خاں پر بہت خوشنود ہوئے کہ انھوں نے میرے دائرے کے فقیروں کے حدود باقی رکھے۔ (معارج الولایت۔۳۶۲)

اول میراں سید محمودؓ کی نیستی اور انکساری

حضرت ثانی مہدیؓ میں اتنی نیستی و نرمی تھی اور اتنی انکساری تھی شائد ہی کسی اور میں اتنی ہو،بندہ یہ بات یوں ہی نہیں کہہ رہا ہے۔ثانی مہدیؓ کی تمام سیرت کا بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کے ثانی مہدیؓ میں کتنی نیستی و نرمی اور انکساری تھی۔حضرت مہدی موعودؑ نے۔حضرت ثانی مہدیؓ کے بارے میں اتنی بشارتیں بیان فرمائی ہیں کے اگر کسی بھی بشارت کا بغور جائزہ لیا جائے تو،ثانی مہدیؓ کی عظمت و مقام کا علم ہوتا ہے۔مگر ثانی مہدیؓ کی انکساری کا یہ عالم تھا کے آپؓ اپنے آپ کو سب سے کم تر سمجھتے تھے اور مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد کبھی بھی کوئی ایسا کام یا عمل نہیں کیا جو شریعت و ولایت کے خلاف ہو۔مگر پھر بھی ثانی مہدیؓ کے دل میں کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کے وہ مہدی موعودؑ کے فرزند ہیں۔مثال کے طور پر کچھ نقلیات پیش خدمت ہیں:

☆ ثانی مہدیؓ نے فرمایا کے خدا آ گاہ ہے کسی بھی وقت اِس بندے کے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ میں فرزندِ مہدی موعودؑ ہوں اور مہدی موعودؑ میرے والد ہیں۔ (شواہد ولایت۔۴۷۶)

☆ ثانی مہدیؓ نے کئی بار یہ فرمایا ہے کہ مہدی موعودؑ کی ذات دریائے عظیم کی مانند ہے اور بندہ دریا کے ایک نالہ کے مانند بھی نہیں ہے۔ (شواہد ولایت۔۴۷۶)

☆ میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ کے وقت حضرتؑ کے فیض کی مثال ایسی تھی جیسے کسی نے ہل جوتا اور بیج زمین میں بویا اور غیب سے بارش ہو کر اُس کی کھیتی پرورش پائی اور بندے کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کنوئیں کے نزدیک کوئی شخص کھیتی اور بیج بوئے اور محنت و مشقت اُٹھا کر ڈول رسّی سے پانی سینچے اور اپنی کھیتی کی پرورش کرے۔ (شواہد ولایت۔۴۷۷)

☆ میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ کے وقت میں جو کے فیض حاصل ہوتا تھا اس کی مثال ایسی تھی کہ خالی زمین میں دانہ بویا جاتا اور اس پر بے حد بارش بخوبی ہو کر بغیر کسی کے واسطہ کے کھیتی پرورش پاتی اور کھاتے تھے اور اس بندہ کے وقت میں جو حاصل ہوتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئیں کے نزدیک ہل چلا کر کھیتی کرتے ہیں اور کنوئیں کا پانی ڈول اور رسّی کھینچ کر اپنی کھیتی کی پرورش کرتے اور کھاتے ہیں۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۷۹)

☆ میراں سید محمودؓ کی عادت مبارک یہ تھی کے تمام اشخاص کو بزرگی دیتے اگر کوئی شخص آپؓ کی تعریف کرتا تو رنجیدہ ہوتے۔ ایک روز میراں سید محمودؓ ظہر کی نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے ایک برادر نے خبر لائی کہ میاں سید خوندمیرؓ خود کو تمام صحابہ پر فضل دیتے ہیں جب یہ بات اول میراں سید محمودؓ نے سنی تو فرمایا کہ اے برادراں تم سب اشخاص فضل و شرف رکھتے ہو اور فضل و شرف کے لائق ہو لیکن بندہ کچھ لائق نہیں بندہ نے اپنا فضل و شرف اپنی ذات سے جدا کر کے برادروں کے سامنے رکھدیا ہے جو شخص کہ چاہتا ہے اٹھالے بندہ کیلئے کوئی فضل نہیں ہے مہدیؑ کی درگاہ میں

بندہ کمینہ ہے۔تمام گروہِ مہدیؑ (صحابہ مہدیؑ) سے کمترین ہے۔ (خاتم سلیمانی۔۸۳)

سبحان اللہ صدیق اکبر میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ کے حق میں مہدی موعودؑ نے کئی نقلیات بیان فرمائے ہیں جیسے ''ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں'' یعنی مہدی موعودؑ اور سید محمودؓ ثانی مہدیؑ کی ذات ''بندہ کے ادھورے سید محمودؓ کے پورے''۔ ''جو کچھ اس سینہ میں ڈالا گیا ہے وہی میراں سید محمودؓ کے سینہ میں بھی ڈالا گیا''۔ ''میرے اور میراں سید محمودؓ کے درمیان میں کچھ فرق نہیں بندہ مہدی موعودؑ ہے اور میراں سید محمودؓ مہدی موعودؑ نہیں ''۔ ''جس جگہ سے بندہ نے قدم اُٹھایا اس جگہ میراں سید محمودؓ نے قدم رکھا'' وغیرہ وغیرہ اور ساتھ میں مہدی موعودؑ نے فرمانِ خدا اس طرح بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہدی موعودؑ سے فرمایا تھا کہ ''اگر میں تجھ کو مہدی موعودؑ نہ کرتا تو سید محمودؓ کو مہدی موعودؑ کرتا''۔ایسی کئی بشارتیں ثانی مہدیؑ کے حق میں وارد ہوئی ہیں پھر بھی ثانی مہدیؑ اپنے آپ کو تمام گروہِ مہدیؑ کے صحابہ مہدیؑ سے کمترین سمجھتے تھے۔اور سب سے بڑی بات حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ میں یہ تھی کہ حضرت اپنے آپ پر کبھی بھی فخر نہیں کرتے تھے کہ وہ مہدی موعودؑ کے فرزند ہیں اور ہم میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو، نا تو ظاہری طور پر ثانی مہدیؑ اور بندگی میاںؓ کے جیسے ہیں نہ ہی باطنی طور پر پھر بھی ہم میں حضرت ثانی مہدیؑ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی اولاد ہونے پر اتنا فخر اتنا غرور ہے کہ اپنے سے ہٹ کر کسی اور کو کسی خاطر میں نہیں لاتے جب کہ مہدی موعودؑ نے الگ الگ موقعوں پر الگ الگ نقلیات پیش کر کہ صاف طور پر فرمادیا، جیسے کہ ''اگر بندہ کا پوست بھی پہن لیا جائے تو اللہ اس بات پر قادر ہے کے وہ بندہ کا پوست الگ کر کے تم سے تمہارا حساب لے''۔''اللہ یہ نا پوچھے گا کے تم احمدؑ کے بیٹے ہو یا محمدؐ کے بیٹے ہو''۔ ''باعمل مقبول بے عمل مردود'' وغیرہ وغیرہ۔اللہ تعالیٰ نسب کی بناء پر حساب کتاب نہیں لے گا بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی بناء پر اپنا قرب عطا کریگا، اگر آپ رسول، نبی، ولی، خلیفہ یا اسکے مقرب

بندہ کی اولاد ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروگے تو اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آپ کو سزا دے یا بخشش دے۔

بندہ کے ادھورے بھائی سید محمودؓ کے پورے

مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ بندہ کے یاروں کی مثال ایسی ہے جیسے سنار کی بھٹی، بعض کوئلے ایسے ہیں جنہیں پوری آگ پہنچ گئی ہے بعض کو آدھی اور بعض کو پاؤ اور بعض کو اس سے بھی کم اگر خدا تعالیٰ چاہے تو میرے بعد سب کے سب بھائی سید محمودؓ کے پاس کمال کو پہنچ جائینگے اور فرمایا: بندہ کے ادھورے بھائی سید محمود کے پورے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۸۴)

مہدی موعودؑ کے فرمانِ مبارک کے مطابق ''بندہ کے ادھورے بھائی سید محمودؓ کے پورے'' اسکا مطلب یہ ہیکہ مہدی موعودؑ کے دور میں جو صحابہؓ پوری طریقہ سے ذکرِ خفی، دیدارِ خدا اور دوسرے فرائضِ ولایت کے پابند نہیں ہوئے تھے، اُن صحابہؓ کو ان کی منزلِ مقصود تک پہنچانے کی ذمّہ داری ثانی مہدیؓ کی تھی۔ یعنی اُن سب ہی صحابیوں کو ذکرِ خفی، دیدارِ خدا اور دوسرے فرائضِ ولایت کے پابند بنانا تھا جو ثانی مہدیؓ نے بخوبی نبھایا۔ اُن سب ہی صحابیوں کے الگ الگ درجات تھے۔ کسی میں ذکرِ خفی کی صفت پیدا ہوگئی تھی، کوئی ذکرِ خفی کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا، کسی کو دیدارِ خدا ہو گیا تھا، اور کوئی دیدارِ خدا کا خواہش مند تھا۔ اور بعض صحابہ تو ابھی ابھی ترکِ دنیا کر کے ذکر کس طرح کیا جاتا ہے اُس کی تعلیم لے رہے تھے۔ ثانی مہدیؓ کی صحبت میں رہ کر مہدی موعودؑ کے تمام صحابہؓ ذکرِ خفی، دیدارِ خدا اور فرائضِ ولایت کے پابند ہو گئے۔ اس طرحؓ ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ کے نقل مبارک کو پورا کیا۔

میراں سید محمودؓ ثانی مہدی کے دور میں تمام صحابہ فنا ہوئے

مہدی موعودؑ کے وصال کے وقت بعض صحابہؓ تمام فنا تھے، بعض نیم فنا تھے، اور بعض

تھوڑے سے فنا تھے، میراں سید محمودؓ کے حضور میں تمام فنا ہوئے۔ (حاشیہ ۲۵۴)

مہدی موعودؑ کی نقلِ مبارک ''بندہ کے ادھورے بھائی سید محمود کے پورے'' اور میراں سید محمودؓ کے حضور میں تمام فنا ہوئے۔ یہ دونوں نقلیات کافی ملتی جلتی ہیں یا یوں کہیئے کے دونوں نقلیات کا مفہوم قریب قریب ایک ہے۔ دونوں نقلیات میں مہدی موعودؑ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ تمام صحابہؓ ثانی مہدیؓ کی صحبت سے فیض اُٹھا کر پورے ہو جائینگے یعنی اللہ تعالی کی ذات میں فنا ہو جائینگے اور ساتھ میں میراں سید محمودؓ کی صحبت کی اہمیت بھی بتلائی ہے۔ فرائضِ ولایت میں صحبتِ صادقین ایک فرض ہے۔ اسی لئے مہدی موعودؑ نے اپنی زندگی ہی میں صحابہؓ کو ثانی مہدیؓ کی صحبت سے فیض اُٹھانے کیلئے فرمایا کیونکہ مہدی موعودؑ کے بعد ثانی مہدیؓ ہی افضل زمانہ تھے اور آپؓ کی صحبت سے غفلت کرنا گویا اللہ تعالی کی قربت سے دور رہنا تھا اور کوئی بھی مومن اتنی بڑی کوتاہی نہیں کرسکتا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کے میرے جیسے گنہگار بندہ کو بھی اُن حضرات کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو للہ تعالی کی محبت کی خاطر ترکِ دنیا کر کے دنیا کو الوداع کہہ کر للہ تعالی کی عبادت میں اپنا سارا وقت گذارتے ہیں اور جنہیں بزرگوں کا فیض بھی حاصل ہوتا ہے۔ اگر ایسے ہی اللہ والوں کی صحبت بندہ کو بھی نصیب ہو جائے تو ہوسکتا ہے للہ تعالی بندہ میں بھی اُن کی جیسی خصوصیات پیدا کردے۔ کیونکہ قومِ مہدویہ کے پاس صحبتِ صادقین فرض ہے۔ اگر میرے جیسے احقر کو بھی صادقین کی صحبت نصیب ہو جائے تو بندہ اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھے گا اور صادقین کی صحبت میں رہنے سے ہوسکتا ہے للہ تعالی بندہ کا نام بھی اُن صادقین کی فہرست میں درج کرلے اور اُن کی صحبت کے فیض سے بندہ کو بھی اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو جائے۔ جس طرح کوئلہ کی کان میں جا کر واپس آنے سے ہمارے کپڑوں پر کالک لگ جاتی ہے بھلے ہم وہاں پر کسی چیز کو ہاتھ بھی نہ لگائیں اور اگر ہم عطر فروش کی دکان پر کچھ وقت گذار کر واپس

آ ئیں تو ہمارے کپڑوں میں بھی خوشبو آ ہی جاتی ہے بھلے ہم عطر کو ہاتھ بھی نہ لگائیں، اسی طرح صادقین کی صحبت میں رہنے سے انشاء اللہ ہمارے میں بھی کچھ صادقین کی خصوصیات شامل ہو جائینگی بھلے ہم اُن کی طرح عبادت وریاضت نہیں کر پائے۔ بے شک مہدی موعودؑ کے بعد میراں سید محمود ثانی مہدیؓ ہی آسمانِ مہدویت کے وہ آفتاب ہیں جس کی صحبت اور جسکے فیض سے روشنی حاصل کرتے ہوئے تمام صحابہؓ ومہاجرین چاند ستاروں کی طرح چمکنے لگے اور انشاء اللہ تا قیامت اسی طرح چمکتے رہیں گے۔

بندگی میاںؓ نے آہ کر کے کہا جیسا کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا سید محمود ؓ کے نزدیک تمام اصحاب پختہ ہوں گے ویسا ہی ہوا

میراں سید محمودؓ نے مہدیؑ کی رحلت کے بعد دسویں سال رحلت کی جب قبر میں رکھے تو بندگی میاںؓ نے آہ کر کے کہا جیسا کہ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا تھا کہ بندہ کے تمام اصحاب بھی سید محمودؓ کے نزدیک تمام پختہ ہوں گے ویسا ہی ہوا۔(پنج فضائل صفحہ ۳۵)

صدیق اکبر میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ کی عمر مبارک مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد صرف دس سال رہی اور ان دس سالوں میں ثانی مہدیؑ نے مہدیت کی تبلیغ اور اصحابِ مہدی کی تربیت کیلئے اتنی سعی کی کہ نہ صرف گجرات بلکہ اُس وقت جہاں جہاں اسلامی حکومتیں تھیں اُن سب ہی جگہوں پر اپنی حکمت عملی سے مہدی موعودؑ کے پیغام کو پہنچایا اور مہدی موعودؑ کی پیشن گوئی کے مطابق اصحابِ مہدی کی تربیت آپؓ نے کچھ ایسے انداز سے کی کہ تمام کے تمام صحابہؓ ساری دنیا میں اپنا وہ مقام بنالیا تھا جس کی کوئی نظیر نہیں تھی۔ اُس وقت کے بڑے سا بڑے عالم بھی مہدی موعودؑ کے خلفاء سے بحث مباحث کرنے سے ڈرتے تھے، ثانی مہدیؑ کی تعلیم کا اثر یہ تھا کہ ثانی مہدیؑ کے خلفاء اکرام کے گھر کام کرنے والوں کی آپسی گفتگو سننے سے ان عالموں کے مشکل

سے مشکل دینی مسئلے حل ہو جایا کرتے تھے۔

میراں سید محمودؓ نے فرمایا بندہ کے سامنے بندہ جائز نہیں باندی کو آزاد کرے تو بندہ گھر میں آتا ہے

خدا تعالیٰ نے میراں سید محمودؓ کے گھر میں ایک باندی بھیجی حضرت سید محمودؓ نے بی بی کد بانوؓ سے فرمایا کے بندہ کے سامنے بندہ جائز نہیں اگر اس کو آزاد کرو تو بندہ گھر میں آتا ہے۔ بی بی نے جب باندی کو آزاد کر دیا تو ثانی مہدیؑ گھر میں آئے اور اس کا نکاح میاں جمالؒ سے کروا دیا۔ (خاتم سلیمانی۔۸۴)

ثانی مہدی نے فرمایا سستے سودے یا اچھے سودے کے لئے رادھن پور یا سلکوٹ کے بازار میں مت جاؤ کہ اس میں بھی دنیا کی طلب ہے

جب میراں سید محمودؓ بھیلوٹ آ کر قیام کیا اُسی زمانہ میں ایک بقال جس کا نام لاچھا تھا اس نے اپنی دوکان دائرہ کے سامنے لگائی اس کو میراں سید محمودؓ نے کہا تو لاچھا نہیں ہے اچھا ہے کل سے میں تجھ کو اچھا کہتا ہوں لیکن اس شرط سے کہ تو ہر قسم کا سودا لائے تا کہ دائرہ والے ترکاری کے لئے ہر جگہ نہ جائیں ،اس نے کہا گاڑی رکھتا ہوں جو چیز چاہئے لاتا ہوں۔ پس میراں سید محمودؓ نے اہل دائرہ کو حکم دیا کہ سستے سودے یا اچھے سودے کے لئے رادھن پور یا سلکوٹ کے بازار میں مت جاؤ کہ اس میں بھی دنیا کی طلب ہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لاچھا کی عورت مرگئی لاچھا لاولد تھا۔ میراں سید محمودؓ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ میں بوڑھا اور اکیلا ہو گیا ہوں جب کسی کام کے لئے باہر جاتا ہوں تو دوکان کی دیکھ بھال کے لئے کوئی شخص نہیں۔ میراںؓ نے فرمایا کہ ہمارے کتے لالو کو نگہبانی کے لئے رکھو اور رات کو حفاظت کے لئے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پس اس

کتے کو میراںؓ نے حکم دیا وہ اس کے ہمراہ روانہ ہوگیا۔ جب تک دائرہ قائم تھا کتے نے اس دوکان کی رکھوالی کی۔ دائرہ ٹوٹنے کے بعد لاچہار ادھن پور کو دوکان لے گیا اور چند روز کے بعد مسلمان ہوگیا اور حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی اور حضرت شاہ نظامؓ سے تربیت ہوا اور انتقال کیا۔ اس پر میاں نظامؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی وصیت کے مطابق میراں سید محمودؓ کے قدموں کے نیچے حوض کے پایہ کے پاس روضہ حضرت سید محمودؓ کے تحت مدفون ہے۔ (پنج فضائل صفحہ ۴۱)

حضرت ثانی مہدیؓ کا حضرت شاہ یعقوبؓ کی اولاد کو بشارتیں دینا

حضرت صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ کی عادت تھی کہ صحن میں چار پائی پر لیٹا کرتے تھے۔ مہاجرین میں سے کبھی میاں محمودؓ کبھی میاں سومارؓ اور کبھی میاں بابنؓ حضرت ثانی مہدیؓ کو پنکھا کیا کرتے تھے۔ حضرت کو استغراق مع اللہ کی اس قدر حدّت تھی کہ پنکھا پانی میں تر کر کے حضرت ثانی مہدیؓ پر ہلایا جاتا تھا اور پانی کے قطرات حضرت ثانی مہدیؓ کے جسم اطہر پر پڑتے ہی جذب ہوجاتے تھے۔ اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ ایک روز چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپؓ کے دونوں فرزند حضرت بندگی میراں سید عبدالحئی روشن منورؓ اور حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ جن کی عمر شریف اس وقت آٹھ اور پانچ سال کی تھی، چار پائی کے نیچے کھیل رہے تھے۔ کھیلتے کھیلتے حضرت سید عبدالحئی روشن منورؓ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ یعقوبؓ کو گدگدیاں کرنے لگے اور پیٹ میں اپنی انگلیاں چبھانے لگے یہ دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا میاں روشن منورؓ اگر چہ تم مبشر مہدی موعودؑ ہو لیکن یاد رکھو میانجی بھائی یعنی حضرت شاہ یعقوبؓ بھی مبشر مہدی موعودؑ ہیں ان کی ولادت کی بھی حضرت مہدی موعودؑ نے بشارت دی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ ایسی بے ادبی نہ کرو ان کی برگزیدگی کا تم اس بات سے اندازہ کرلو کہ ان کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ بندہ کے مقام کے فرزند عطا فرمائے گا۔ حضرت شاہ یعقوبؓ کی عرفیت میانجی بھائی ہے۔ ثانی مہدیؓ

نہایت شفقت وکرم سے حضرت شاہ یعقوبؒ کو میانجی بھائی فرماتے تھے۔(خاتم سلیمانی ۱۳۱)

حضرت شاہ یعقوبؓ کا اپنے والد حضرت ثانی مہدیؓ سے مرید ہونا

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ جب ظالموں کی قید سے رہا ہوئے بادشاہ مظفر بے ظفر کے آدمیوں نے خفت وندامت کے ساتھ حضرت صدیق اکبرؓ کو دائرہ میں واپس لاکر چھوڑا تو اسی وقت حضرت ثانی مہدیؓ کی حیات شریف صرف ڈھائی مہینہ ہی باقی رہی۔اسی اثناء میں حضرت ثانی مہدیؓ کے بڑے فرزند حضرت سید عبدالحئی روشن منورؓ اپنے والد سے تربیت وتلقین ہوئے اس وقت آپؓ کی عمر گیارہ سال تھی اور حضرت شاہ یعقوبؒ کی عمر آٹھ سال تھی۔رحضرت شاہ یعقوب حسنِ ولایتؒ نے بھی جانشین مہدی موعودؑ حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آکر تربیت وتلقین کی خواہش ظاہر کی تو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ یعقوب حسنِ ولایتؒ کو بھی تربیت وتلقین کرکے ذکر خفی کی تعلیم دی۔اور فرمایا جب آپ سنِ شعور کو پہنچ جائیں تو کسی بھی مہاجر مہدی موعودؑ سے ذکر تازہ کرلینا۔حضرت شاہ یعقوبؒ نے والد محترم کی خواہش کے مطابق سنِ شعور کو پہنچنے کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ سے تربیت وتلقین ہوکر ذکر خفی کی تعلیم حاصل کی۔

(خاتم سلیمانی ۱۳۰ معارج الولایت ۳۶۷)

حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے دائرہ بنوایا

میراں سید محمودؓ نے دائرہ بنوایا اہلیان دائرہ نے بڑے بڑے گھر بنوالئے تو میراں سید محمود نے زاری کی اور رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ حضرت مہدی موعودؑ کے بعد ان گھروں میں رہنا ہمارے لئے جائز نہیں اور سب ہی اہلیان دائرہ اور آپؓ خود ان گھروں کو چھوڑ دیا۔

(حاشیہ انصاف نامہ۔ص۱۶۹)

حضرت بندگی میاں سید محمودؓ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ شرع محمدؐ اور طریق مہدیؑ پر ثابت قدم رہو

حضرت بندگی میراں سید محمودؓ نے اپنے وصال کے وقت اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ شرع محمدؐ اور طریقِ مہدیؑ پر ثابت قدم رہ کر اپنے تابعین کو انہی دو پر قائم رہنے کا حکم دو۔ اس حکم کی تعمیل میں جو کوئی تمہارے سامنے مرے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت ہم کریں گے۔ یہ اس سبب سے کہتا ہوں کہ میرے سیدھے اور بائیں جانب محمد نبیؐ اور محمد مہدی علیہ السلام دونوں کھڑے ہوئے ہیں اور حکم دے رہے ہیں۔ ان کے فرمان کے بنا پر کہتا ہوں از خود نہیں کہتا ہوں۔

(نقلیات میاں سید عالمؒ صفحہ ۸۱)

صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وہ سب اختیارات عطا کی تھیں جو ایک نبی، رسول اور خلیفۃ اللہ وغیرہ کو عطا کی جاتی ہیں۔ اسی لئے ثانی مہدیؓ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے تمام مریدوں کو بھی ہماری شفاعت نصیب ہوگی یعنی رسول خدا ﷺ مہدی موعود علیہ السلام اور بندہ کی۔ اور یہ اختیارات بندہ کو رسول خدا ﷺ مہدی موعود علیہ السلام کے صدقے سے ملی ہیں۔ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا اپنے وصال کے وقت بحکمِ خاتمین ﷺ اپنے فرزندوں سے یہ فرمانا کہ شرع محمدؐ اور طریقِ مہدیؑ پر ثابت قدم رہ کر اپنے تابعین کو انہی دو پر قائم رہنے کا حکم دو اور اس حکم کی تعمیل میں جو کوئی تمہارے سامنے مرے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت ہم کریں گے۔ یہ فرمان صرف حضرت عبدالحیٔ روشن منورؓ اور شہزادہء خاتم ولایت محمدیؐ حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کیلئے ہی نہیں تھا بلکہ تمام فرزندانِ سید محمود ثانی مہدیؓ کے لئے تھا یعنی صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے دونوں فرزند اور اُن کی قیامت تک آنے والی مصدق اولاد جو مشائقین کے اہم منصب پر فائز ہوگی، اُن سب ہی کے مریدوں کو رسول

خدا ﷺ مہدی موعود علیہ السلام اور ثانی مہدیؓ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

سید محمودؓ اپنی بے واسطگی کی بشارت سن کر بہت زاری کی تو مہدی موعودؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ تم کو یہ بے واسطگی کا مرتبہ بندے کے واسطے ہی سے عطا کیا ہے

☆ ایک روز مہدی موعودؑ نے عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کے بیان کے موقع پر اس طرح فرمایا کہ خدا کا فرمان ہورہا ہے کہ اے سید محمد ہر دو سید، ہر دو صالح نوجوان جو تمہارے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں وہ میرے پسندیدہ ہیں۔ ان دونوں کو بے واسطہ ہمارے حضور سے فیض پہنچ رہا ہے۔ اگر ایک لاکھ پچیس ہزار پیغمبر اور تین سو تیرہ مرسل اور محمد نبی ﷺ محمد مہدی ﷺ اور تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے نہ آئے ہوتے تو تب بھی ان دونوں کا یہی مقام ہوتا۔ مہدی موعودؑ نے ان کے نام نہیں بتائے تھے۔ ایک دن احمد آباد نین پورہ میں اجماع ہوا جس میں کئی مہاجر موجود تھے اُن مہاجروں سے دریافت فرمایا کہ دو نوجوان کے فضل کے بارے میں جو مہدیؑ نے فرمایا تھا وہ کون ہیں۔ بندگی میاںؓ نے کہا کہ بندہ کی سماع میں ہے کہ بی بی بونؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے دریافت فرمایا تو مہدی موعودؑ نے بی بیؓ سے فرمایا تم اپنے کام میں رہو خدا تعالیٰ ظاہر فرمادے گا۔ بی بیؓ نے عرض کی اس سبب سے پوچھتی ہوں کہ ان دونوں کی بھی اسی طرح عظمت کروں گی جس طرح آپؐ کی کرتی ہوں۔ اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا فرمان خدا ہوا تھا کہ اے سید محمد یہ دو سید جوان سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ کو بے واسطہ ہماری درگاہ سے فیض پہنچتا ہے۔ یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے کہ ان کو تیرے سامنے باادب بیٹھا دیا۔

☆ ایک روز حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے کو خدا تعالیٰ نے ازل ہی میں مہدی موعود کر کے بندے کا وصف سب پیغمبروں کو معلوم کیا تھا۔ بنا بریں اکثر پیغمبروں نے بندے کی صحبت میں رہنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ چونکہ بندگی میاں سید محمودؓ اپنی بے واسطگی کی

بشارت سن کر بہت زاری کر رہے تھے' جب اس کی خبر مہدی موعودؑ کو ہوئی تو آپؑ نے ثانی مہدیؓ سے وجہ دریافت فرمائی تو بندگی میاں سید محمودؓ نے عرض کیا میرانجی مہدی موعودؑ کا وہ شرف ہے جن کی صحبت میں رہنے کی تمنا پیغمبروں نے کی ہے اور خوندکار ہم کو فرماتے ہیں کہ تم کو بے واسطہ فیض پہنچتا ہے۔ پس اپنے واسطے سے یوں ہم کو علیحدہ نہ فرمادیں۔ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ تم رنج نہ کرو خدا تعالیٰ تم کو یہ بے واسطگی کا مرتبہ بندے کے واسطے ہی سے عطا کیا ہے۔ اور بندہ کے واسطہ ہی سے بے واسطہ ہوئے ہو۔ اس جگہ ایک تمثیل مہدی موعودؑ نے بیان فرمائی کہ بادشاہ کا ایک وزیر ہو اور اس وزیر کے دو فرزند ہوں اور جب کبھی وزیر بادشاہ کی خدمت میں آئے اُس وزیر کے توسط سے وہ دونوں لڑکے بھی بادشاہ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوتے ہیں۔ تو ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وزیر بجائے خود جانے کے اپنے ہر دو قابل فرزندوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجتا ہے تو وہ دونوں مرتبۂ بے واسطگی پاکر بادشاہ کی خدمت سے مشرف ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اس تقرب اور مقام بے واسطگی کو وزیر کے واسطہ ہی سے پہنچتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ ایسا ہی مقام بے واسطگی بندے کے واسطہ سے حق تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے۔ (شواہدالولایت صفحہ ۲۸۱۔۲۷۷)

مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ سے فرمایا صدقہ خوار نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے باپ کے حال کی آرزو کرنی چاہیئے

شہر فرہ میں ایک وقت بندگی میاں یوسفؓ کو حق تعالیٰ کی جانب سے کشف کی کیفیت حاصل ہوئی تھی تمام برادران دائرہ نے میاں مذکور کا پسخوردہ آب پیا۔ بندگی میراں سید محمودؓ گھر میں آکر زاری کی جب مہدی موعودؑ کو اس کی خبر ملی تو حضرت اماںؓ نے آکر پوچھا ایسا رنج کیوں کرتے ہو؟ صدیق اکبر ثانی مہدیؓ نے فرمایا خوندکار کے ساتھ بندہ کے تین نسبتیں ہیں۔ ایک تو

باپ بیٹے کی دوسری استادی اورشاگردی کی نسبت اورتیسری طالبی اور مرشدی کی نسبت اور میاں یوسفؒ کوصرف ایک طالبی اور مرشدی کی نسبت کے سوااورکوئی نسبت نہیں ہے۔باوجوداس کے میاں مذکورکو ایسا حال دکھائی دیا ہے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ برادرم سید محمودؓتم یہ کیا آرزوکرتے ہو؟وہ تجلی روحی میں اوہ اوہ کرتے ہیں ۔تمہارا حال میاں یوسف کے حال سے کہیں بہتر ہے۔ پھرمہدی موعودؑ نے مثال دے کرفرمایا کہ تمہاری مثال ایسے شخص کی ہے جوایک تیز رفتارگھوڑے پرسوار ہےاورتیزی سےاپنی منزل کی طرف جارہاہے نہ اس کواپنی خبرہے نہ راستے کی اور نہ راستے کے تماشے کی ۔سوائے منزل کے کسی چیزکونظر میں نہیں لاتا۔اورمیاں یوسف کی مثال ایک بوڑھی عورت کی ہے جواپنی معذوری کے سبب کبھی راستے کےتماشے میں لگ جاتی ہے اورکبھی راستہ طئے کرتی ہے۔اس کے بعدمیاں سیدمحمودؓ نےفرمایا کہ خوندکار کےصدقہ سے کچھ روزی ہوجائے۔مہدی موعودؑ نےفرمایاصدقہ خوارنہیں ہونا چاہئے۔مردانگی دکھاؤاوراپنے باپ کےحال کی آرزوکرو۔ (شواہدالولایت صفحہ۲۸۸ تا۲۹۰)

میراں سیدمحمودؓاکثر طالبان حق کے حجروں کی نگرانی کرتے تھے

☆ میراں سیدمحمودؓاکثر طالبان حق کےحجروں کی نگرانی کے ضمن میں میاں خوندشیخ کے حجرہ میں بیٹھ جاتے ۔صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی بھی مہاجر دیڑھ پہر کے درمیان حجرہ کے باہر نہ آئے اگر کوئی آتا تواس کو بہت ڈانٹتے ۔ایک دن ایک مہاجرآہستہ آہستہ اپنے حجرہ سے باہرآتے ہوئے دکھائی دیئے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے میاں خوندشیخ سے کہا فوراً آپ اس مہاجر کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔میاں خوندشیخ گئے اوران کا ہاتھ پکڑکرکہا کہ میرے ساتھ چلئے۔میراں نے آپ کو بلوایا ہے۔وہ مہاجر نے پوچھا میراں کہاں پر ہیں؟ میاں خوندشیخ نے کہا بندہ کے حجرہ میں ہیں۔پھروہ مہاجر عاجزی کرنے لگےاورکہا مجھے وہاں پرمت لے جایئے ۔لیکن میاں خوندشیخ نے

ایک نہ مانا اور اُس مہاجر کو اول میراں سید محمودؓ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے اس مہاجر سے مخاطب ہوکر فرمایا ہم لوگوں نے کس بات پر اتفاق کیا تھا؟ اس مہاجر نے کہا میراں جی گذشتہ روز میں نے لکڑیاں ایک جگہ رکھ چھوڑی تھیں محض اس خیال سے جلد باہر آ گیا کہ کوئی ان کو لے نہ جائے۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے ارشاد فرمایا کہ واپس حجرہ میں جاؤ تمہاری لکڑیاں کوئی بھی نہیں لے جائے گا۔ اسی طرح کی ایک روایت انصاف نامہ میں بھی موجود ہے۔

☆ حضرت ثانی مہدیؑ کے دائرہ میں ایسا قید تھا کے فجر کی نماز کے بعد سے ساڑھے دس بجے تک کوئی برادر حجرہ کے باہر نہیں آتا تھا ایک روز ایک برادر حجرہ سے باہر آیا تو برادروں کو معلوم ہو گیا تو سب برادر حجرہ سے باہر آ گئے اور بہت ڈانٹا اور کہا یہ کیا نحوست ہے کے ہمارے درمیان اس وقت (ذکر اللہ کے وقت) بات چیت ہو رہی ہے۔ (حاشیہ انصاف نامہ۔ ص ۲۵۱)

میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کے دور میں اگر کوئی شخص ذکر کے سوائے دوسری باتیں کرتا تو اس کو ڈانٹ دیتے تھے

میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ اور تمام مہاجروں کی خوشنودی اس امر میں تھی کہ اگر کوئی شخص خدائے تعالیٰ کے ذکر کے سوائے دوسری باتیں کرتا تو اس کو ڈانٹ دیتے اور اللہ کا ذکر کرنے کا حکم فرماتے۔

آج ہمارے دور کے ماحول پر ہم غور وفکر کرتے ہیں تو نظامِ مرشدی ہو کہ نظام فقیری ایک رسم کا لبادہ اوڑھے ہوئے نظر آتی ہے۔ نہ تو مسجدوں میں عصر تا مغرب بیان قرآن کا اہتمام موجود ہے نہ ذکر وفکر کی محفلوں سے مساجد وگھر آباد ہیں۔ عجیب افراتفری کا دور دورہ ہے۔ اگر ایسے میں کوئی شریعت وولایت پر چلنے والے ایک مرشد نکل آئے اور حدودِ دائرہ کی تعلیم دینے کے لئے فقراء دائرہ پر سختی کرنے لگے تو دوسرے مرشدین اُس روٹھے ہوئے فقیر کو ہاتھوں ہاتھ لے

لیتے ہیں۔تربیت حال کا فقدان ذکر الٰہی کے محافل کا اٹھ جانا یہ ہماری بدبختی ہے۔بغیر صحبت وسند کے مرشدی کا بازار گرم ہے۔کاسبوں کو اہل اللہ صحبتی وسندی' مشائخین پر ترجیح دی جارہی ہے۔اور مرشدی نظام کے تانے بانے بکھرنے لگے ہیں۔ ہر شخص بغیر صحبت وسند کے جدّی گدیوں پر بیٹھ کر نظام مرشدی کو ڈھٹول بنا چکا ہے۔(اور بہت سے کاہل لوگ بغیر کسی محنت کے آرام وآسائش بھری زندگی گذارنے کے لئے مشائقینِ اکرام کی جی حضوری کرکے اُن کے غریب مریدین کی موتا کرکے یا تسمیہ خانی' شادی وغیرہ کے کام کرکے خلافت حاصل کررہے ہیں) سیاست کی گرم بازاری' مصلحت آمیز گفتگو' منہ دیکھی بات کرنا ایک دوسرے کی اصلاح کرنے کے بجائے تحریراً ہو یا تقریراً ایک دوسرے کی برائی کرنا' جھوٹی ذاتی دشمنیوں کے بنا پر تہمتیں باندھنا' خطابات کی بھر مار' عصبیت کی پھٹکار' کونسی ایسی برائی ہم میں جمع نہیں ہے۔اے کاش سب مرشدین اجماع کا اہتمام کرتے' آپس میں بیٹھ کر کھلے دل سے ایک دوسرے کا احتساب کرتے' دینِ امامنا حضرت مہدی موعودؑ کی ترویج میں سرگرم حصہ لیتے۔خود کا کوئی اپنا جامعہ ہوتا جہاں ایک طالب علم مہدویت کے رنگ میں ڈوب کر نکلا ہوتا۔اغیار کی جبیں سائی کے بجائے برملا دعوت دیتا کہ

اے　　قوم　　کجارفت　　بیائید　　بیائید

معشوق　　ہمیں　　جااست　　بیائید　　بیائید

کا نعرہ بلند کرتا۔آج ہم موت وبقا کی جنگ لڑرہے ہیں۔خود گھر والے اعتراضات کے پتھر برسا رہے ہیں۔غور طلب بات یہ ہے کہ کیا ہم قومی بقا وسالمیت کے لئے متحد نہیں ہوسکتے' ہیں یہ سب کچھ سوچنا ہم سب ہی کا کام ہے۔　(سیرت امیر المصدقین خلیفہ اول صفحہ ۱۳۱)

حضرت ثانی مہدیؑ نے عشر کا پیسہ استعمال کرنے سے منع فرمایا

میراں سید محمودؓ کا پاجامہ پارہ پارہ ہوگیا تھا۔میاں بابن مہاجرؓ سویت کرتے تھے اور عشر بھی

اصول کر کے اُن ہی کے حوالے کیا جاتا تھا۔ ایک روز میاں بابن مہاجرؓ نے حضرت ثانی مہدیؑ کے لئے ایک پاجامہ بنا کر لائے اور ثانی مہدی کی خدمت میں پیش کیا تو میراں سید محمودؓ نے پوچھا یہ پاجامہ کہاں سے بنا کر لائے ہو؟ آپ نے فرمایا عشر کے پیسوں میں سے حضرت ثانی مہدیؑ نے ناگواری ظاہر کی اور وہ پاجامہ نہیں پہنا اور فروخت کرنے کا حکم دیا۔ میاں بابنؓ نے کہا حضرت مہدی موعودؑ اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر عشر کے پیسوں میں سے کبھی کبھی خرچ کرتے تھے۔ خوندکار کس لئے خرچ نہیں کرتے یہ سن کر حضرت سید محمودؓ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ مہدیؑ فرمان خدا کے بندہ تھے جو کچھ آپؑ نے کیا خدا کے فرمان سے کیا میں کون ہوں کہ تم مجھ کو امامؑ مہدی کے برابر کرتے ہو۔ (شواہد ولایت۔ ۱۹۷)

قرض پر تیل لانے پر ممانعت

ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے قرض پر ایک تنکے کا تیل بقال سے لا کر مسجد میں چراغ روشن کیا۔ اور اس کی روشنائی میں عشاء کی نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد میراں سید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ چراغ کہاں سے لائے ہو؟ میاں سید سلام اللہؓ نے کہا بقال سے قرض کر کے لایا ہوں حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ چراغ کو دور کرو اور پھر نماز دوبارہ ادا کرو (پنج فضائل۔ ۲۳)

صدیقؓ اکبر میراں سید محمودؓ ایک روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے مگر حضرتؓ کو نماز میں وہ خشوع اور خضوع حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ ایک بے چینی، بے قراری سی محسوس ہو رہی تھی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں چاروں طرف دیکھنے لگے اور پھر حضرت سلام اللہؓ سے دریافت فرمایا اس چراغ میں تیل کہاں سے آیا ہے؟ حضرت سلام اللہؓ نے فرمایا میں نے بقال سے قرض کر کے لایا ہوں۔ میراں سید محمودؓ نے فرمایا اس چراغ کو دور کرو اور دوبارہ نماز پڑھو۔ میراں سید محمودؓ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح اپنی چھوٹی چھوٹی ضروریات کیلئے قرض لینا

توکل کے بالکل خلاف ہے۔مجبوری کے تحت قرض لینا عام لوگوں کیلئے تو جائز ہے،مگر میراں سید محمودؓ کے جیسے متوکلین کیلئے یہ چیز جائز نہیں تھی۔ کیونکہ میراں سید محمودؓ کا توکل بہت اعلیٰ درجہ کا تھا اسی لئے میراں سید محمودؓ کو نماز میں خشوع اور خضوع حاصل نہیں ہورہا تھا۔

دائرہ کے کتّے کیلئے بھی ایک سویت

میراں سید محمودؓ کے دائرے کا وہ کتا جو چھوٹا تھا قصبہ بھیلوٹ سے دائرہ میں آیا تھا۔ میراں سید محمودؓ نے اس کو ایک سویت مقرر کی اور اس کا نام لالو رکھا۔رسول خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا رسول خدا ﷺ ہر کسی پر رحم فرماتے تھے انسان ہو یا جنات، دوست ہو یا دشمن، جانور ہو یا پیڑ پودے، پہاڑ پتھر یعنی جتنی بھی اللہ کی مخلوقات ہے سبھی پر رحم فرماتے تھے۔اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر کسی پر رحم کرتے تھے۔چاہے دائرہ کا کتا ہی کیوں نہ ہو۔(پنج فضائل۔۴۴)

ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ کے وصال کہ بعد تین سال تک کلام اللہ کا بیان نہیں کیا

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؓ نے مہدی موعود علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد تین سال تک اہ و زاری کی وجہ سے کلام اللہ کا بیان نہیں کر سکے۔اور فرمایا کہ کبک کی جگہ کوے کو زیب نہیں دیتی۔(پنج فضائل۔۲۶)

حضرت ثانی مہدیؓ سب سے زیادہ اعلیٰ مقام پانے والے اور محفوظ عن الخطا صحابی ہونے کے باوجود بھی آپؓ کی نیستی کا عالم یہ تھا کہ آپؓ نے اپنے آپؓ کو بیانِ قران کرنے سے دور رکھا۔اور آج کے دور میں نام نہاد علماء قرآن مجید کی تفسیر، درسِ قرآن اور قرآنی آیات کی تشریح اپنے فائدہ کے مطابق ایسے انداز میں کرتے ہیں کہ عام لوگوں کا عقیدہ اور ایمان خراب ہو جاتا

ہے، جسکی وجہ سے ایک عام مسلمان حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے بھی اپنے آپ کو روک نہیں پاتا اور اگر کوئی مصدقِ مہدیؑ اُن کے جال میں پھنس جائے تو پھر وہ اپنے باپ دادا کے مذہب یعنی مہدویت سے ہٹ کر (نعوذ باللہ) مہدی موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔ایسے علماء سو جو صرف دنیا کمانے کی خاطر عام مسلمانوں اور معصوم مہدویوں کو بھٹکا کر بھلے ہی دنیا میں عیش و آرام کی زندگی حاصل کرلیں، مگر انہیں بھی ایک نہ ایک دن موت ضرور آئیگی اور جب تک انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگا بہت دیر ہو چکی ہوگی اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکے ہونگے۔تمام مصدقینِ مہدی موعودؑ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے مرشدین اکرام کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ رہ کر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کریں، اگر کوئی یہودیوں کے پروردہ آپ کے سامنے قرآنی آیات اور احادیث نبوی پیش کر کے بھٹکانے کی کوشش کریں تو اُن یہودیوں کے پالتو مبلغین کو اپنے مرشد کے سامنے پیش کریں انشاء اللہ آپ کے مرشِد قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں اُن علماء سو کو بہتر اور تشفی بخش انداز میں جواب دیکر آپ کو گمراہ ہونے سے بچائیں گے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے لوگوں کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ اور جو شریعت، جو دین، جو راستہ رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعودؑ نے ہمیں بتایا ہے اُس پر ان کو اور ہم سب کو چلنے کی توفیق عطا فرما۔

ثانی مہدیؓ نے صحابہ سے ذکر کثیر کی ترتیب بیان کرنے کے لئے کہا

میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی موعودؑ نے ذکر کثیر کس ترتیب سے فرمایا ہے تو تمام صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس ترتیب سے کہ اول صبح سے دیڑھ پہر تک ذکر کرتے ہوئے حجرہ میں رہو اور دو شخص ایک جگہ مت بیٹھو۔ظہر سے عصر تک ذکر میں مشغول رہو۔عصر کی نماز کے بعد سے مغرب تک قرآن شریف کا بیان سنو۔مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک ذکر کرو۔اس کے بعد

ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دیڑھ پہر کے درمیان حجرہ سے باہر آئے تو اس کا حجرہ کو توڑ دو اور ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر کر دو اگر چہ کہ یہ بندہ خود بھی ہو تو ایسا ہی کرو۔ تمام صحابہؓ نے قبول فرمایا (حاشیہ صفحہ ۷۳)

ثانی مہدیؑ نے ترک دنیا کرنے کے بعد ہجرت اور مُرشِد کی صحبت اختیار کرنے کے لئے زور دیا

حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص ترک دنیا کیا ہے، ہجرت وصحبت سے باز رہا تو اس کی ترک دنیا طلب دنیا کے برابر ہے۔ پس اس پر فرض ہے کہ ہجرت اور صحبت اختیار کرے ورنہ اس کے لئے دین کا بہرہ کچھ نہیں پہنچتا۔ (حاشیہ صفحہ ۹۹)

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص ترک دنیا کیا ہے اُسے اپنے مرشِد کی صحبت میں رہنا اور ہجرت کرنا لازمی ہے۔ اس فرمانِ مبارک کا مطلب جو بندہ کی سمجھ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ، ترک دنیا کرنے کے بعد فقیر کی اپنی کوئی مرضی نہیں رہتی۔ مرشِد کی مرضی ہی فقیر کی مرضی ہو جاتی ہے، اُسے مرشد کے ہر حکم کو خوشدلی سے بجالانا ضروری ہو جاتا ہے۔ مرشِد کا حکم ماننا ہی اُس فقیر کیلئے صحبت بھی ہے اور ہجرت بھی ہے۔ اور مرشِد اُسے جہاں بھی رکھے جس حال میں بھی رکھے فقیر کو بخوشی وہاں پر رہنا ہوگا، وہی اُس کیلئے ہجرت ہے، اگر مرشِد اُس فقیر کو اپنی مسجد، دائرہ یا اپنے گھر میں رہنے کیلئے کہے تو اُسے وہاں رہنا چاہیئے اگر مرشِد اُس فقیر کو اپنے سے دور اُسی کے گھر میں یا دور کسی اور مقام پر جا کر رہنے کیلئے کہے تو اُس فقیر پر وہاں پر جا کر رہنا لازم ہو جائیگا، کیونکہ مرشِد کے حکم پر فقیر جہاں کہیں بھی رہیگا اُسے مرشِد کا فیض ملتے ہی رہیگا۔ مرشِد سے دور رہنے کی وجہ سے نہ ربط ٹوٹے گا اور نہ ہی صحبت سے دوری، دوری رہیگی اور اُسے ساتھ میں دین کا بہرہ بھی ملتے رہیگا۔ پہلے کے دور میں مرشِد اپنے صحابہ یا فقراء کو ہمیشہ اپنے

ساتھ ہی رکھتے تھے اور ہجرت کرتے ہوئے جہاں کہیں بھی جاتے اور دائرہ قائم کرتے صحابہؓ کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے اور اُن کیلئے بھی حجرہ بنوا کر وہاں پر رہنے کا حکم دیتے تھے۔مگر آج کے دور میں ہجرت کرنا اِتنا آسان نہیں رہا ہے اسی لئے مرشِد کے حُکم کے مطابق ہی تمام فقراء کو چلنا چاہیے، اُسی میں نجات اور کامیابی ہے۔

سید محمود ثانی مہدیؑ موافقوں سے ملنے سے پرہیز کرتے تھے

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ نے دائرہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری حضرت میاں سومارؓ کو دی تھی۔ایک دن ایک موافق نے آکر پوچھا کہ میراں سید محمودؓ کہاں پر ہیں؟ میاں سومارؓ نے کہا میراں جیؑ حجرہ میں ہیں۔اس موافق نے حجرہ دکھانے کے لئے کہا تو میاں سومارؓ نے اس کے ساتھ جا کر حجرہ دکھایا۔ یہ دیکھ کر میراں سید محمودؓ نے میاں سومار کو بہت جھڑکی دی اور کہا تم دنیا کے طالب کو ساتھ لے کر کیوں آئے ہو؟ میاں سومار نے معافی چاہی یعنی توبہ کی کہ آئندہ کسی موافق کو حضرت ثانی مہدیؑ کے حجرہ میں نہیں لائیں گے۔۔(حاشیہ صفحہ ۱۴۱،۱۴۰)

صدیق اکبر سید محمود ثانی مہدیؑ کسی بھی مصدقِ مہدی موعودؑ سے بھی اُس رقت تک ملنا پسند نہیں فرماتے تھے جب تک کہ وہ ترک دنیا کر کے ہجرت کرتے ہوئے مرشِد کی صحبت اختیار نہ کرے۔ یہ ثانی مہدیؑ کا دور تھا اور ایسے عمل ثانی مہدیؑ جیسی شخصیت ہی کر سکتی تھی۔مگر آج کے دور میں بندہ کے خیال سے کوئی بھی مصدقِ مہدی موعودؑ صرف مصدقِ مہدی موعودؑ سے میل ملاپ رکھے تو وہ صحیح معنوں میں مہدوی کہلانے کے لائق ہے۔مگر ایسا بالکل بھی نہیں ہے، آج کے دور میں بہت سے ایسے حضرات موجود ہیں جو صرف نام کے مہدوی ہیں اُن میں مہدویوں جیسی کوئی ایک بھی خصوصیات نہیں ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو دو کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں مہدویوں کے ساتھ رہے تو اپنے آپ کو کٹر مہدوی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور غیر مہدویوں میں

رہے تو (نعوذ باللہ) مہدی موعودؑ کی شان میں گستاخی کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ یہ وہ منافق ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بہت سی وعیدیں بیان فرمائی ہیں اور جو کافر سے بھی بدتر ہیں اور ایسے ہی منافقوں کے بغیر ہماری کوئی بھی مجلس کوئی بھی تقریب نہیں ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کے ایک تو ہمارے ایمان میں کمزوری دوسری وجہ یہ سب منافق ہمارے اپنے رشتہ دار ہیں بھلا رشتہ داروں کے بغیر کوئی بھی تقریب کیسے پوری ہوسکتی ہے۔ یہاں پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فرزند کا وہ واقعہ یاد آرہا ہے ایک وقت جنگ کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فرزند جو مکّہ کے کافروں کی طرف سے جنگ میں حصّہ لیا تھا اور جنگ کے دوران آپ کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی تلوار کی زد میں آجاتے ہیں تو آپ اپنے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ پروار نہیں کرتے اور جب جنگ ختم ہو جاتی اور آپ دائرہ اسلام میں شامل ہو جاتے ہیں تو یہ واقعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سناتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ جواب میں کیا ایمان افروز بات فرماتے ہیں بیٹا جنگ کے دوران اگر تم میری زد میں آجاتے تو یقیناً میں تمہیں قتل کر دیتا۔ یہاں پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ایمان کی خاطر اپنے فرزند کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ایمان ہے تو ہی آپ کامیاب انسان اور مہدوی ہیں اگر ایمان نہیں تو آپ کافر ہیں کیونکہ کافروں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا کوئی ایمان نہیں ہوتا۔ الغرض ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی سیرت کی پیروی کرتے ہوئے صرف اور صرف سچّے مہدوی ہی سے رشتہ قائم رکھنا چاہیئے اور صرف اللہ تعالی کی اطاعت کرتے ہوئے رسول خدا اور مہدی موعودؑ کے ہر عمل کی مکمل پیروی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ مہدی موعود کا انکار کر چکے ہیں وہ تو منکر مہدی ہیں اُن سے کوئی شکایت ہے نہ کوئی خوف کیونکہ ایمان کا دینے والا اللہ ہے جس کے نصیب میں ایمان لکھ دیا وہ مومن اور جس کے مقدر میں ایمان نہیں وہ کافر ہے مگر یہاں پر فکر صرف اُن لوگوں کی ہے جو مہدوی ہونے کا

ڈھونگ رچا کر ہماری جڑیں کمزور کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں جس کی وجہ سے معصوم لوگ اُن کے چنگل میں پھنستے جارہے ہیں اور ایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ایک سچّے مہدوی کو منافقوں کے کسی بھی تدبیر سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ مہدی موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مہدوی اور مہدویت قیامت تک باقی رہے گی۔اسلئے باایمان مہدویوں کو کسی بھی بات سے ڈرے بغیر مہدویت کی تبلیغ کرنی ہوگی اور حکمت کے ساتھ مہدویت کی دعوت دینی ہوگی۔یقیناً قیامت بہت قریب ہے اس لئے جتنا ہوسکے عزلت اختیار کرنی چاہئے تاکہ بہت سے گناہوں سے محفوظ رہ سکے۔

سید محمود ثانی مہدیؓ موافقوں کے گھر جانے پر اپنے ماموں کی سرزنش کی

ایک دن میاں سلام اللہؓ ملک لطیف باڑی وال جن کا خطاب شرزہ خان تھا کہ گھر گئے جب یہ خبر حضرت ثانی مہدیؓ کو پہنچی تو آپؓ نے اپنے حقیقی ماموں میاں سلام اللہؓ کو بہت جھڑکیاں دیں رشتہ داری کا پاس و لحاظ بھی نہیں کیا۔(تذکرۃ الصالحین۔۱۸۱)

ثانی مہدیؓ نے اپنے حقیقی ماموں حضرت سلام اللہؓ کو مصدقِ مہدیؑ کی لڑکی کی تسمیہ خانی پر جانے پر بہت ڈانٹا

میراں سید محمودؓ بھیلوٹ میں مقیم تھے اور اکثر صحابہؓ آپؓ کے دائرہ میں تھے لیکن ایک مصدقِ مہدیؑ عرصہ دراز سے میاں سید سلام اللہؓ کو بار بار مجبور کررہا تھا کہ ہماری لڑکی کی تسمیہ خانی فلاں تاریخ کو ہے آپ ہمارے گھر مہمان آیئے اور بسم اللہ پڑھایئے،میاں سید سلام اللہؓ نے کہا دیوانہ ہوا ہے کیا اگر میراں سید محمودؓ کو معلوم ہو جائیگا تو فضیحت (غصّہ) کر کے دائرہ کے باہر کردینگے،اس نے کہا ہمارا گاؤں نزدیک ہے گاڑی پر سوار ہو کر آیئے کھانا تیار رہتا ہے کھایئے

بسم اللہ پڑھا کر واپس چلے جایئے اور عشاء کی نماز میں شریک ہو جایئے۔آخر کار میاں سید سلام اللہؓ راضی ہو گئے۔ جب بسم اللہ کا دن آیا تو میاں سید سلام اللہؓ اور وہ مصدق جس کا نام غالب خاں تھا مغرب کی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے۔ دائرہ کا انتظام میاں سومارؓ کے حوالہ تھا اور وہ دائرہ کی نگرانی کر رہے تھے جب آپؓ نے دیکھا کہ میاں سید سلام اللہؓ اور غالب خاں دائرہ کے باہر جا رہے ہیں تو آپؓ نے آواز لگائی میاں سید سلام اللہؓ نے غالب خاں سے کہا میاں سومارؓ نے دیکھ لیا ہے ثانی مہدیؑ سے کہہ دینگے تو ہم رسوا ہو جائینگے لہذا انہیں بھی ساتھ لے چلیں پس دونوں اشخاص نے میاں سومارؓ کے پاس آ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور کہا ہمارے ساتھ چلو آخر ان کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ جھٹکہ پر سوار ہو کر غالب خاں کے گاؤں گئے بسم اللہ پڑھایا کھانا کھا کر واپس دائرہ میں پہنچے عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں شریک ہو گئے اس کے بعد آدھی رات گذری تو میاں سومارؓ میراں سید محمودؓ کے حجرہ میں پائے مبارک دبانے کیلئے آئے اور کہا میراں جی ان موذیوں کے لئے کھوڑوں کی گاڑی عجیب ہوگئی ہے میراں سید محمودؓ لیٹے ہوئے تھے آٹھ بیٹھے اور کہا تم اس گاڑی کے متعلق کیا جانتے ہو۔میاں سومارؓ نے کہا کچھ نہیں میراں سید محمودؓ نے کہا سچ کہو وگرنہ جھوٹے ہو گے پس میاں سومارؓ نے سارے واقعات بتائے تو میراں سید محمودؓ بہت ناراض ہوئے اور رات بھر بے قراری میں گذاری صبح ہوتے ہی میاں سید سلام اللہؓ کو طلب کر کے فرمایا آپ سے یہ واقعہ کیسے ہو گیا نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہؓ سے دین زندہ ہوا ہے اسی طرح مہدی موعودؑ کے بعد آپؑ کے صحابہؓ سے دین زندہ ہوگا آپ سے یہ رخصتی عمل ہوا تو دوسروں سے ہونا کیا تعجب ہے۔اور ڈانٹتے ہوئے کہا اس باب میں ہم آپ کی عزت نہیں رکھینگے دائرہ سے باہر کر دینگے۔میاں سید سلام اللہؓ پندرہ روز تک میراں سید محمودؓ کے سامنے نہیں آئے اور شرم سے اپنا منہ نہیں دکھایا اس کے بعد پگڑی میراں سید محمودؓ کے قدموں میں رکھ کر معافی طلب کی۔(پنج فضائل۔۳۴،۳۳)

ثانی مہدیؓ ہی صاحبِ مقامِ محمود ہیں

☆۱ مہدی موعودؑ نے میراں سید محمودؓ کے حق میں دو بشارتیں جداگانہ فرمائی ہیں پہلی بشارت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ثانی مہدیؓ کا نام مبارک رکھا جاتا ہے جو صاحبِ مقامِ محمود ہونے کی بشارت بازبانِ مہدی موعودؑ سے دی۔ یہی عین بشارتِ قاطعہ تھی جسے سمجھنے والے ہی سمجھے۔ دوسری بشارت وہ جب بی بی الہداتیؓ مہدی موعود کی تصدیق کرنے کے بعد میراں سید محمودؓ نے امام آخرزماں کی تصدیق کی اوران کے حق میں امام آخرزماںؑ نے فرمایا کہ، دیکھو استخوان، گوشت، خون اور پوست بھائی سید محمود کا تمام لاالہ الا للہ ہوچکا ہے۔ (شواہدالولایت۔۲۸۵۔۲۸۴)

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا مقامِ محمود اللہ تعالی کی ولایت ہے۔ (حاشیہ۔۱۱۴)

حضرت ثانی مہدیؓ اوقات ذکر میں دینی گفتگو کرنے سے بھی منع فرما تے تھے

ایک روز بھیلوٹ شریف میں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ عصر کے وقت قرآن کا بیان فرمارہے تھے، بیان سے فارغ ہونے کے بعد نمازِ مغرب ادا کی۔ حضرت ملک معروفؓ اور حضرت میاں لاڑ شاہؓ نے بھی نماز ادا کر کے جو کچھ ثانی مہدیؓ نے بیان فرمایا تھا اس کے متعلق بحث مباحث کرنے لگے، تاکہ جو کچھ ثانی مہدیؓ نے بیان فرمایا ہے اُسے اچھی طرح سمجھ سکیں مگر میراں سید محمودؓ وہاں پر آ گئے اور اُن دونوں سے فرمایا جمعیت کو توڑ دو اور پراگندہ ہوجاؤ اور ذکر خدا کے لئے خلوت اختیار کرو۔ مانند اس آیت کے ''پس جب نماز پڑھ لی جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (بینائی) چاہو اور ذکر کثیر کرو شاید تم کامیاب ہوسکو۔ پس جو شخص نماز پڑھنے کے بعد پراگندہ نہ ہوا اور خدائے تعالیٰ کا فضل نہ ڈھونڈھے (خدا کی بینائی نہ چاہے) تو وہ نجات نہ پائے اور بیکار باتیں کرنا خدا اور رسول ومہدی کے

خلاف ہے۔ (انصاف نامہ صفحہ ۲۵۸)

مہدی موعود علیہ السلام اور صدیقِ اکبر بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کی وہ شان ہے اور یہ وہ برگزیدہ شخصیات اور فانی فی اللہ ہیں کہ جنہیں عصر اور مغرب ہی نہیں کسی بھی وقت پر بیان قرآن کرنا جائز ہوتا ہے۔ کیونکہ مہدی موعود علیہ السلام کوئی بھی کام اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہیں کرتے تھے اور مہدی موعود علیہ السلام کے خاص صحابہ اکرام بغیر مہدی موعود علیہ السلام کے حکم اور اجازت کہ کوئی بھی کام نہیں کرتے، میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کو عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کی مہدی موعود علیہ السلام نے اجازت فرمائی تھی اسی لئے ثانی مہدیؒ عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کرتے تھے، اس کو مثال بنا کر صحابہء مہدی موعودؑ بھیؓ عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن نہیں کر سکتے، کیونکہ انہیں اس کی اجازت نہیں ملی تھی۔ اسکی وجہ یہ ہیکہ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ "اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو، نمازوں کے بعد" (سورۃ۔ق، ایت۔ ۳۹،۴۰) اسی لئے میراں سید محمود ثانی مہدیؒ نے مہدی موعودؑ کے صحابہ حضرت بندگی میاں ملک معروفؓ اور حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؓ سے فرمایا بحث مباحث اور بیان قرآن کو سمجھنے میں اپنا وقت ضائع مت کرو، خلوت میں اللہ تعالی کا ذکر کیا کرو، کیونکہ ذکر اللہ ہی بندہ کو اللہ تعالی کا قرب عطا کرتا ہے اور دیدارِ خدا کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں، اسی طرح مہدی موعودؑ کی ایک نقلِ مبارک ہے جس میں مہدی موعودؑ نے بھی فرمایا تھا "اے بھائیو! ذکر خدا کے بغیر خدا کو دینی حکایت کرنے سے نہ پاؤ گے"۔

ثانی مہدیؒ نے فرمایا مومن کو تین علامتوں سے پہچاننا چاہئے

بندگی میراں سید محمودؒ نے فرمایا کہ کامل مومن کو تین علامتوں سے پہچاننا چاہئے ایک وہ

تکلیف میں رہے، دوسرا ملامت میں، تیسرا فقر وفاقہ ہو یہ تین علامتیں نہ ہوتو اس میں مومن کی صفت نہ ہوگی۔ (حاشیہ۱۹۳)

صدیقِ اکبر بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے مومن ہونے کی جوصفت بیان فرمائی ہے اُس میں سب سے پہلی علامت تکلیف میں رہنے کی فرمائی۔ تکلیف کے معنی دکھ، درد، رنج، تنگی، مصیبت، دشواری وغیرہ ہے۔ تکلیف اور آزمائش ہر انسان پر آتی ہی رہتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا مصدقِ مہدی موعودؑ ہو یا کافر ہو یا امیر ہو یا غریب ہو یا گورا ہو یا کالا ہو یا کسی بھی ملک کا ہو کسی بھی شہر کا ہو عالم ہو یا جاہل ہو ہر کسی کو کبھی نہ کبھی یا زیادہ تر دکھ درد کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اسکا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ مومن ہے۔ ثانی مہدیؓ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو مصدقِ مہدی موعودؑ اپنی زندگی دکھ، درد، رنج والم، تنگی، مصیبت، دشواری وغیرہ میں اللہ تعالی کی رضا کیلئے، اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے اور صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیتے ہوئے، اللہ تعالی پر توکل کرکے اللہ تعالی کے ہر فیصلے کو اپنی تقدیر سمجھتے ہوئے گذارتا ہے وہی مومن ہے۔

ثانی مہدیؓ نے مومن ہونے کی جو دوسری صفت بیان فرمائی ہے وہ ہے ملامت میں رہنے کی، ملامت کے معنی بُرا بھلا، لعن طعن، دھتکار، جھڑکی، ڈانٹ ڈپٹ، سرزنش وغیرہ ہے۔ ملامت کی بھی دو قسمیں ہیں ایک خود پر ملامت کرنا دوسری کوئی اور آپ پر ملامت کریں۔ ثانی مہدیؓ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو مصدقِ مہدی موعودؑ ہو وہ اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اس انداز میں گذارے کہ اُسے کبھی بھی اپنے اوپر فخر، گھمنڈ، غرور، تکبر وغیرہ نہ ہو بلکہ اتنی نیستی ونرمی ہو، اگر کوئی آپ کی بےعزتی کرے، آپ کو دھتکارے، آپ پر لعن طعن کرے تو بھی آپ کو کوئی فرق یا بےعزتی محسوس نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ ایک مہدوی کے پاس ''انا'' نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ہے، کوئی بھی آپ کو کتنی بھی ملامت کرے اس کو اللہ تعالی کی رضا سمجھ کر اُسے قبول کر لینا چاہیئے، کیونکہ

عزت اور ذلت کا دینے والا اللہ تعالی ہوتا ہے۔اگر کوئی آپ کی ملامت اور بے عزتی بھی کرتا ہے تو یہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ کیلئے آزمائش ہے۔اس پر صرف اور صرف صبر کریں اور اللہ تعالی کا ہر حالت میں شکر ادا کریں،اور اپنے آپ پر ہمیشہ ملامت کرتے رہیں،اگر اپنے آپ پر ملامت نہیں کریں کے تو آپ کا نفس آپ کو تکبر،غرور،فخر،گھمنڈ نہ جانے کن کن بیماریوں میں مبتلا کر دیگا اور آپ کی ساری کی ساری عبادتیں،ریاضتیں بے کار اور بے فیض ہو جائینگی،کیونکہ نفس اور شیطان کا کام ہی آپ کو غلط راستے پر لے جانا ہے،اسی لئے لوگوں کی دی ہوئی عزت،اللہ کی دی ہوئی دولت،شہرت اور اپنی کی ہوئی عبادت،ریاضت،خیر،خیرات وغیرہ پر کبھی بھی خوش فہمی مت پالیئے کہ میں نیک انسان ہوں،ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتا ہوں،مجبوروں محتاجوں کی مدد کرتا ہوں،سماج میں میری عزت ہے،ہر کوئی مجھے سلام کرتا ہے،میرے پیر چھوتے ہیں وغیرہ وغیرہ اس سے آپ کے دل میں غرور پیدا ہونے لگتا ہے،یہی غرور اور فخر آپ کی بربادی کی شروعات ہوگی،اسی لئے اس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔احادیث میں بھی فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ ملامت میں رہتا ہے۔حدیث : ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس آکر فرماتا ہے کہ حضورؐ میں اللہ تعالی سے بہت محبت کرتا ہوں۔حضورؐ نے فرمایا اگر تو واقعی اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے تو ملامت میں رہے گا۔(الفتح الربانی۔۸۸)

ثانی مہدیؓ نے مومن ہونے کی جو تیسری صفت بیان فرمائی ہے وہ ہے فقر و فاقہ۔اللہ تعالی نے مومنوں کیلئے جو سب سے بڑی نعمت رکھی ہے وہ ہے فقر و فاقہ۔ یہ وہ نعمت ہے جو ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہوتی،یہ نعمت صرف اُن اللہ والوں کے قسمت میں لکھی گئی ہے جو صحیح معنوں میں مہدوی ہیں۔صرف نام کے مہدویوں کو یہ نعمت نصیب نہیں ہوتی اور نہ ہی اُن لوگوں کو جو منکر مہدیؑ ہیں۔نام کے مہدویوں اور منکرانِ مہدیؑ کیلئے تو یہ بہت بڑی آزمائش ہے۔فقر و فاقہ کی

نعمت انبیاء علیہم السلام، مرسلین علیہم السلام، اولیاء اللہ اور اللہ تعالی کے وہ خاص بندے جن کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالی سے بے انتہا محبت کرتے ہیں صرف انہی کیلئے ہے اور انہی کی میراث ہے۔ اور صحیح معنوں میں وہی حقیقی مہدوی اور حقیقی مومن ہیں۔ اور انہی لوگوں کو حضورؐ کی سچّی محبت نصیب ہے۔ حدیث : ایک روز ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس آکر فرماتا ہے کہ حضورؐ میں آپ ﷺ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تو واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے تو ہمیشہ تو فقر و فاقہ میں رہیگا۔ (الفتح الربانی۔۸۸)

ثانی مہدیؓ نے فرمایا مہدی موعودؑ کے زمانے میں ہم غفلت میں تھے

بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا جس وقت کہ ہم حضرت مہدیؑ کے حضور میں تھے غفلت میں تھے یعنی بے فکر تھے کیونکہ ہمارے درمیان حضرت مہدیؑ صاحبِ فرمان تھے اب ہم کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ (حاشیہ۔۲۵۴)

صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی نیستی آپؓ کے ہر فرمان میں نظر آتی ہے، آپؓ نے مہدی موعودؑ کے زمانے میں بھی ایسا کوئی کام نہیں کیا تھا جو شریعت کے خلاف ہو اور جب مہدی موعودؑ کے انتقال ہو گیا تو آپؓ اور بھی محتاط انداز میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے تھے اور اپنے تمام ساتھیوں سے بھی یہی فرماتے تھے کہ وہ لوگ بھی اب محتاط انداز میں اپنی زندگی بسر کرے۔

ثانی مہدیؓ نے فرمایا اگر کوئی فقیر عشر کو مقید کرتا ہے تو وہ مہدیؑ سے نہ ہوگا

بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جو فقیر جس کسی کو تربیت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ مرید کو عشر کے باب میں مقید کر کے نہ رکھے کہ ہم کو دے دو دوسرے فقراء کو مت دو۔ کیوں کہ یہ فعل جائز نہیں۔ اگر کوئی فقیر عشر کو مقید کرتا ہے تو وہ مہدیؑ سے نہ ہوگا۔ اور وہ فقیر مہدیؑ اور صحابہؓ کی روش کے

خلاف کرتا ہے۔(حاشیہ صفحہ ۱۶۳)

ثانی مہدیؑ نے فرمایا سوال حرام ہے

حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا سوال حرام ہے لیکن سوال تین ہیں۔ایک سوال حال کا دوسرا سوال فعل کا اور تیسرا سوال قول کا ہے۔حال کے سوال کے معنی یہ ہیں کہ اپنی تنگ دستی اور غریبی کے احوال لوگوں کو دکھاتا ہے۔فعل کے سوال کے معنی یہ ہیں کہ ریاضتیں اور فقر و فاقہ کر کے لوگوں کو دکھاتا ہے۔قول کے سوال کے یہ معنی ہیں کہ کسی کے پاس جا کر کوئی چیز طلب کرتا ہے۔یہ سب سوال حرام ہیں۔اگر خدا دے تو کھائے مگر کسی کے سامنے سوال نہ کرے۔(حاشیہ ۱۹۳)

مہدی موعودؑ کے صحابہ میں سید محمودؓ ثانی مہدی نے سب سے پہلے مہدی موعودؑ کی بیعت کی

مہدی موعودؑ کو فرمانِ خدا ہوا کہ تو مہدی موعود ہے۔تو اول گھر میں دست بیعت میراں سید محمودؓ نے کی۔حضرت مہدی موعودؑ باہر آئے تو میاں دلاورؓ نے دست بیعت کی۔حضرت مہدی کعبۃ اللہ کو گئے تھے منبر پر بیٹھ کر دعوت کی جس نے میری پیروی کی پس وہ مومن ہے' وہاں پر میاں نظامؓ نے دست بیعت کی۔بڑلی میں حضرت مہدیؑ کو عتاب کے ساتھ فرمان خدا ہوا وہاں میاں سید خوندمیرؓ نے دست بیعت کی جنگل میں میاں نعمتؓ نے دست بیعت کی (حاشیہ ۲۶۴'۲۶۳)

حضرت مہدی موعودؑ کی سب سے پہلے صدیق اکبر بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے دانا پور میں تصدیق فرمائی، اُن کے بعد حضرت شاہ دلاورؓ نے بھی دانا پور ہی میں تصدیق فرمائی، اُن کے بعد حضرت شاہ نظامؓ نے چاپانیر میں تصدیق فرمائی، اُن کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ نے موضع سا نتیج میں تصدیق فرمائی، اُن کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ نے نہروالہ (پٹن) میں

تصدیق فرمائی، اس لحاظ سے سب سے زیادہ مہدی موعودؑ کی صحبت میں رہنے کا موقع بھی ثانی مہدیؓ ہی کو ملا، اُن کے بعد حضرت شاہ دلاورؓ کو ملا، اُن کے بعد حضرت شاہ نظامؓ کو ملا، اُن کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ کو ملا، اُن کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ کو ملا۔ مگر فرح مبارک میں مہدی موعودؑ نے جو اپنا زیادہ تر وقت سید ینؓ کو دیا اس لحاظ سے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت شاہ نظامؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ سے زیادہ وقت گذارنے کا موقع ملا ہوگا۔ واللہ اعلم

ثانی مہدیؓ فرماتے ہیں مہدی موعودؑ کے کسی خاص فعل کو حجت نہیں بنوانا چاہیئے

حضرت ثانی مہدیؓ فرماتے ہیں جب مہدی موعودؑ فرہ مبارک میں تھے ایک خراسانی آپ کو روزانہ اصرار کرتا کہ چند اصحاب کو اس کے گھر بھیجیں۔ ایک روز مہدی موعودؑ نے اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے چند اصحاب کو اس کے گھر بھیجتے ہیں۔ ثانی مہدیؓ فرماتے ہیں مہدی موعودؑ کے اس فعل کو حجت نہیں بنوانا چاہیئے کیونکہ مہدی موعودؑ ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے تھے۔ اسے خصوصیات مہدیؑ میں شمار کیا جائے۔ اس لئے حضرت مہدیؑ کا یہ فرمان دوسروں کے لئے حجت نہیں ہوسکتا۔ (نقلیات بندگی میاں عبدالرشیدؓ)

صدیقِ اکبر میراں سید محمودؓ کا یہ فرمان مبارک کہ مہدی موعودؑ کے کسی بھی خاص فعل کو حجت نہیں بنوانا چاہیئے کیونکہ مہدی موعودؑ ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے تھے، اسی لئے ایک روز مہدی موعودؑ نے ایک خراسانی کی دعوت قبول کرتے ہوئے چند اصحاب کو اس کے گھر بھیجے تھے۔ یہ ایک مخصوص معاملہ تھا جو کسی حکمت کے باعث تھا، اسے خاص اختیاراتِ مہدی موعودؑ سمجھنا چاہیئے۔ ایسے کئی واقعات دورِ نبوت میں بھی ہوئے ہیں جو خاص رسولِ خداؐ کے اختیارات میں سے تھے۔ مہدی موعودؑ، ثانی مہدیؓ اور دوسرے صحابہؓ کے دور میں کوئی بھی تارکِ دنیا یا فقیر دائرہ

چھوڑ کر کسی بھی مصدق یا غیر مصدق کے گھر نہیں جاتے تھے، چاہے وہ اُن کا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ تقوی اور توکل کے خلاف ہے کہ کوئی شخص دیدارِ الٰہی کی خاطر ساری دنیا کے عیش و آرام، دھن دولت، رشتے دار وغیرہ چھوڑ کر ترکِ دنیا کرتا ہے پھر اُنہی دنیاداروں کے گھر بھی جاتا ہے۔ اگر کوئی فقیر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی موافق کے گھر چلا جاتا اور اس کی اطلاع اُس کے مرشِد کو مل جاتی تو وہ مرشِد اُسے بہت ڈانٹتے تھے اور بعض اوقات تو اُسے دائرہ کے باہر بھی نکال دیتے تھے۔ افسوس آج کے دور میں نہ ویسے مرشِد ہیں نہ ویسے فقیر ہیں نہ ہی اُس وقت کے دائروں کا نظام باقی ہے۔ خیر ہمیں ان خاص واقعات کو نظیر (مثال) بنا کر ایسے کام نہیں کرنا چاہیئے جس کو عام طور پر ہمیں کرنے سے منع فرمایا گیا تھا۔ (واللہ عالم بالصواب)

مہدی موعودؑ نے ثانی مہدیؓ کو تمہید پڑھنے سے منع فرمایا

ایک روز میراں سید محمودؓ تمہید پڑھ رہے تھے تو مہدی موعودؑ نے پوچھا کیا پڑھ رہے ہو ثانی مہدیؓ نے عرض کیا تمہید پڑھ رہا ہوں مہدی موعودؑ نے فرمایا چھوڑ دو اور ذکر کی کوشش کرو تا کہ ایسی حالت پیدا ہو جائے کہ اس کو (تمہید کو) سمجھ سکو۔ ثانی مہدیؓ نے عرض کیا جب بھی میں ذکر کے لئے حضرت ابوبکر اور حضرت سلام اللہ کے پاس جاتا ہوں تو وہ لوگ مجھے علم حاصل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا تم ان لوگوں کے پاس مت جاؤ اور خدا تعالیٰ کی یاد میں رہو تا کہ باطن کھلے ۔ (انصاف نامہ صفحہ ۲۱۰)

ثانی مہدیؓ کا میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمیدؓ کو خط لکھ کر تنبیہ کرنا

میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمیدؓ ایک ہی جگہ رہا کرتے تھے۔ ایک روز سید مصطفیٰ عرف غالب خاں ان کی ملاقات کے لئے آئے ملاقات کے بعد میاں الہدادؓ نے ان سے کہا اے غالب خاں میرا بھائی اور میرا لڑکا دونوں نوکری کی خواہش رکھتے ہیں تم ان کو نوکر رکھ لو۔ خان مذکور

نے ان کی فرمائش کو قبول کر کے ان دونوں کو نوکر رکھا یہ خبر بندگی میراں سید محمودؒ کے گوش اقدس تک پہنچی تو بہت آزردہ خاطر ہو کر آنخضرتؒ نے ایک خط میاں ابوبکر اور میاں الہدادؒ کے نام لکھا''
میرے دینی برادر میاں ابوبکر نہایت درجہ خلوص اور غایت درجہ سلام و دعا اپنے برادر دینی سید محمود ابن مہدی موعودؑ کی جانب سے معلوم کریں دعا ہے کہ احوال دینی وہاں بخیر ہوں اور مقصود دلی یہ کہ اس برادر دینی اور میری بہن بی بی بڑن اور میرے فرزندوں خونزا جیون اور ابوالفتح کی سلامتی کے اخبار پیہم ملتے رہیں یہاں کے سب برادر بخیریت ہیں معلوم رہے کہ جب تک حضرت امام علیہ السلام اس جہانِ میں بہ حیات ظاہری موجود تھے ہم میں سے ہر شخص غفلت میں بلکہ کسی اور ہی گمان میں تھا اس وقت ہشیار ہونا چاہئے اور کام ایسا کرنا چاہئے کہ کل کے روز حسرت کا سامنا نہ ہو۔ امام علیہ السلام کے پیچھے دین اسی طرح زندہ ہونا چاہئے جس طرح کہ مصطفیٰ علیہ السلام کے پیچھے آپ کے صحابہ سے زندہ ہوا تھا۔ یہاں بھی اصحاب سے وہی ترقی دین کو ہونی چاہئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے جس کسی کی پیروی تم کرو گے راہ پر رہو گے۔ خصوصاً تم میں بہت سی ایسی باتیں ہونی چاہیے جن سے یہ خصوصیت تمہارے ہاتھ آئے تو ایک بھی فروگذاشت زیبا نہیں ہے تا کہ کل کوئی حاجت لازم نہ ہو (تمہارے کئے کو کوئی سند نہ گردانے) تمہارا رویہ تو ایسا ہونا چاہئے کہ دوسرے حسرت کریں نہ ایسا کہ مخالفین طعنے دھریں، شاید اس برادر دینی کو یہاں کے اور عزیزوں کی خبر نہیں پہنچی ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ کے ساتھ تقریباً نوسو پچاس اشخاص ہیں۔ میاں ملک جیؒ کے ساتھ کوئی دوسو شخص اپنے وطن اور گھر چھوڑے ہوئے ہیں میاں عبدالمجیدؒ کے ساتھ بھی شاید اسی قدر لوگ ہیں۔ ملک برہان الدینؒ نے جس گاؤں میں قیام کیا چند اشخاص ان کے ساتھ بھی ہیں جو ان کے مانند ہیں میاں یوسف، میاں شیخ محمد کبیرؒ اور احمد شاہ قدن کے ساتھ بھی چند اشخاص ہیں جو فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اس برادر کو

اور میاں الہداد ؒ کو نہیں چاہئے کہ رفتار و گفتار میں کسی قسم کی سستی کریں۔ تم خود جانتے ہو کہ دنیا کوئی وفا و بقا نہیں رکھتی اس حیات فانی کے لئے آخرت کا گھاٹا اور ندامت مول لینا خوب نہیں۔ میاں الہداد ؓ پر یہ کیا بلا پڑی ان کی نسبت تو بندہ کو کچھ اور ہی گمان تھا لیکن اس زمانہ میں اس کے برخلاف حرکت ان سے سرزد ہوئی ہے یہ بندہ تعجب میں ہے۔ اور حق تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ ہم کو ثابت قدم رکھے۔ جب کبھی کوئی حکایت ہوتی بندہ میاں الہداد ؓ سے نقل کیا کرتا تھا اس بندہ کو عزیمت واستواری کے باب میں ان پر بہت اعتماد تھا اب سنا جا رہا ہے کہ تمہارا لڑکا اور بھائی نوکری کرتے ہیں۔ شاید تمہاری اجازت سے کئے ہوں گے۔ یہ بات تو ہمارے نزدیک نہایت ناپسند ہے ایسی حرکت تمہارے لئے سزاوار نہیں۔ نیز میاں ابوبکر ؓ کو معلوم ہو کہ اس برادر نے حضرت میرانؑ کے سامنے کیا عہد کیا ہے اپنے اُس عہد کو یاد رکھیں اور ایسے (رخصتی) کام سے توبہ کریں۔ (مفہوم رباعی)

نکل ہر برائی سے فوراً نکل
نکل کج روی سے رہِ راست چل
ہے توبہ کو سوبار توڑ اگر
تو توبہ ہی پھر جلد سے جلد کر
نہو میری درگہہ سے مایوس تو
سدا میری رحمت کی رکھ جستجو

کیا اس برادر کو معلوم نہیں کہ جو شخص حضرت امامؑ کے عہد کو توڑتا ہے وہ خدا کے عہد کو توڑنے والا ہوگا۔ اور وہ شخص جو خدا کے عہد کو توڑنے والا ہوگا اور وہ شخص جو خدا کے عہد کو توڑتا ہے کون ہے؟ اس برادر کو یہی چاہئے کہ اپنے عہد پر ثابت رہ کر خلق کی رہنمائی کریں،

والسلام (تذکرۃ الصالحین ۔۱۸۹،۱۸۸)

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور کا نفاق اور اس کا سد باب

نقل ہے حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں ایک فتنہ سر اٹھا رہا تھا جس کا متفقہ طور پر سد باب ضروری تھا۔ حضرت میاں لاڑ شاہؓ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ منکر مہدی کو کافر مت کہو اور منکر مہدی کے پیچھے نماز جائز ہے'' یہ ایسا فتنہ تھا جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس لئے حضرت شاہ دلاورؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کے ایماء پر اس فتنہ سے جلد سے جلد رہائی پانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے محضرہ کیا اور اس مکتوب میں حضرت لاڑ شاہؓ کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا اور اس مکتوب پر متفقہ طور پر تمام صحابہ اور تابعین نے اتفاق کیا۔ حضرت شاہ دلاورؓ کے مکتوب پر جن جلیل القدر صحابہؓ نے اتفاق کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ (۲) حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ (۳) حضرت میاں شاہ نعمتؓ (۴) حضرت شاہ نظامؓ (۵) حضرت شاہ دلاورؓ (۶) حضرت ملک برہان الدینؓ (۷) حضرت ملک گوہرؓ (۸) حضرت میاں امین محمدؓ (۹) حضرت ملک معروفؓ (۱۰) حضرت میاں یوسفؓ (۱۱) حضرت میاں عبدالمجیدؓ (۱۲) حضرت میاں ابوبکرؓ (۱۳) حضرت میاں ملکؓ (۱۴) حضرت میاں عبدالمجیدؓ (۱۵) حضرت میاں خوند ملکؓ (۱۶) حضرت ابومحمدؓ (۱۷) حضرت میاں جنیدیؓ (۱۸) حضرت میاں بھائی مہاجرؓ اور تابعین میں حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ حضرت ملک الہدادؓ حضرت میاں خوند شیخؓ حضرت میاں ابوالفتحؓ حضرت عبدالرحمٰنؓ ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ جتنے بھی صحابہ تھے ان سب نے اتفاق فرمایا۔ اور حضرت لاڑ شاہؓ مہدی موعودؑ کے صحابی ہونے کی حیثیت سے آپؓ نے بھی اس مکتوب پر اتفاق فرمایا۔

بندگی میاں لاڑ شاہؓ سے منقول ہے کہ ''مہدی کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا

انکارِ محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار اللہ کا انکار ہے' اس نقل سے ظاہر ہے کہ میاں لاڑ شاہؓ نے منکر مہدی کو کافر فرمایا ہے۔ ایک اور نقل پیش خدمت ہے حضرت عبدالملک سجاوندیؒ حضرت لاڑ شاہؓ کے دائرے میں گئے اور بکمال ادب دوزانو پر بیٹھے اور مودبانہ گفتگو شروع کی اور گفتگو کے دوران حضرت عبدالملک سجاوندیؒ نے حضرت لاڑ شاہؓ سے عرض کیا خوندکار اگر موسیٰ علیہ السلام کی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے تو کیا کہنا چاہئے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے فرمایا کافر کہنا چاہیے۔ اگر اگلے پیغمبروں کی قوم جو اہل کتاب وشریعت تھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان نہ لائے تو اسے کیا کہنا چاہئے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا خوندکار جو لوگ کلمہ کہتے ہیں' قرآن پڑھتے ہیں اور شریعت پر چلتے ہیں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مہدی موعودؑ کی تصدیق نہیں کرتے ہیں ان کو کیا کہنا چاہئے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے فرمایا کہ ان کو کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا کیا مہدیؑ کا منکر کافر ہے تو فرمایا کافر ہے پھر عرض کیا کہ کافر ہے فرمایا کافر ہے' پھر عرض کیا کہ خوندکار کے پاس مہدیؑ کا منکر بتحقیق کافر ہے حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا بتحقیق کافر اور اکفر ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت لاڑ شاہؓ نے جو پہلے کہا تھا مہدیؑ کا منکر کافر نہیں ہے اس بات سے تائب ہو کر انہوں نے مہدیؑ کے منکر کو کافر ہی نہیں بلکہ اکفر کہا ہے۔ حضرت لاڑ شاہؓ نے کہا تھا کہ ''مہدی موعودؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے اس لئے منکر مہدیؑ کے پیچھے نماز جائز ہے'' حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مہدی موعودؑ نے جب سے کہ مہدیت کا اعلان کیا کسی مخالف کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت لاڑ شاہؓ فرماتے ہیں کہ بادشاہ مخالف' قاضی مخالف اور علماء مخالف اس جگہ جا کر مہدی موعودؑ نے جمعہ اور نماز عید ادا کی۔ اس پر حضرت شاہ دلاورؓ نے عرض کیا بادشاہ' قاضی اور عالموں کے مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو اور میاں لاڑ شاہ تو نہر والہ سے فرح تک ہمراہ بھی نہ تھے تو کس بنیاد پر کہتے

ہیں ہیں کہ مہدی موعودؑ نے مخالفوں کے پیچھے کوئی بھی نماز ادا کی بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ کہ جس نے مہدی اور یاران مہدی کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے حضرت مہدیؑ نے نماز پڑھی ہو۔ حضرت مہدی موعودؑ نے جس جگہ بھی نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے یا موافق تھے۔ چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزندان موافق تھے ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے۔

حضرت سید دلاور عرف گورے میاں ساکت کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے جس جگہ کے نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے۔ لفظ خطیب کے قرینہ سے جگہ کے معنی مسجد کے ہیں۔ تو اب یہ معنی ہوں گے کہ مہدی علیہ السلام نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس مسجد کے خطیب ساکت تھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مہدیؑ نے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی وہ خطیب ساکت تھا۔ اگر یہی مطلب ہوتا تو عبارت یوں ہوتی "جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ خطیب ساکت تھا" ظاہر ہے اس عبارت میں اوراوپر لکھی عبارت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گویا شاہ دلاورؓ میاں لاڑ شاہؓ کی دلیل پر نقص فرماتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ مہدی علیہ السلام مخالفوں کے پیچھے نماز تو کیا پڑھتے نماز پڑھی بھی ہے تو ایسی مسجدوں میں جس کے خطیب ساکت تھے۔

(محضرہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ)

محضرہ شاہ دلاورؓ اس وقت کی اشد ضرورت تھی اگر وہ اس وقت پوری نہیں کی جاتی تو آج ہماری قوم انتشار میں گھری رہتی یہ ہماری قوم پر حضرت بندگی میاں ثانی مہدیؑ اور حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کا صدقہ ہے کہ آج بھی ہم اپنی پہچان بنائے ہوئے ہیں۔ ورنہ ہم میں اور غیر مہدویوں میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان بھی ان ہی کی طرح ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھا اور انشاء اللہ قیامت تک ہم کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے گا۔ اس لئے کہ مہدی موعودؑ نے فرمایا ہے قیامت تک مہدویت رہے گی اور مہدوی رہے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دور میں الگ الگ قسم کے فتنے آئیں گے اس میں کچھ کمزور ایمان والے مہدویت سے دور ہو جائیں گے مگر مضبوط ایمان والے ہمیشہ تھے اور ہمیشہ رہیں گے۔ حضرت ثانی مہدیؑ کے عہد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ کے دور میں جو بھی فتنے ظہور پذیر ہوتے اس کو اُسی وقت آپ خود دور فرماتے یا اپنے بھائیوں یعنی خلفاء مہدی موعودؑ کے ذریعہ اس کا سدِ باب کرتے۔

مہدی موعودؑ کا منکران کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرنا

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ جہاں منکران مہدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے''۔ (حاشیہ انصاف نامہ۔۱۹۰)

☆ مہدی علیہ السلام نے فرمایا'' منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر پڑھ لی گئی ہے تو لوٹا لو''۔

مہدی موعود علیہ السلام کے نقلیات سے صاف ظاہر ہے کہ منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہم لوگ مہدی موعودؑ کے منکر کو کافر کہتے ہیں پھر کافر کے پیچھے نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ مہدی موعودؑ کے دور میں مہدی موعودؑ نے خاص اُس وقت کے لوگوں کو تھوڑی سی رعایت اس لئے دی تھی کہ اُس وقت مہدی موعودؑ کا دعوی مہدیت ہر جگہ نہیں پہنچا تھا مگر آج ساری دنیا میں

مہدی موعودؑ کا دعوی مہدیت پہنچ چکا ہے۔اس لئے تمام مہدوی حضرات سے ادباً گزارش کرتا ہوں کہ کوئی بھی مہدوی غیر مہدوی کی اقتداء نہ کرے۔ہم لوگ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ مذہب کے پیرو کار سمجھتے ہیں پھر بھی غیر مہدویوں کی مسجدوں میں ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور دوسری طرف وہ غیر مہدوی جو ہماری بعض مسجدوں میں آ کر ہمارے بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں۔جب نماز کا وقت آتا ہے تو خالی کھڑے رہتے ہیں ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب ہماری جماعت ختم ہو جاتی ہے وہ اکیلے اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔اور ہم بلا جھجک ان کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے جس سے نجات پانا بے حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مہدویوں کو ایمان عطا فرما اور اللہُ رسول اور مہدی موعودؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں فجر کی نماز اجالے میں ادا کی جاتی تھی

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں فجر کی نماز روشنائی میں ادا کی جاتی تھی اس وقت دائرہ میں ثانی مہدیؓ کے علاوہ میاں سلام اللہؓ،میاں ملک معروفؓ،میاں یوسفؓ،میاں بھائی مہاجرؓ،میاں خضر، میاں سومارؓمیاں شیخ فرید،میاں نصیر الدین وغیرہ تھے اور اس وقت دائرہ میں ۳۵۰ سویتیں ہوتی تھیں۔(حاشیہ انصاف نامہ۔۲۶۹)

☆ حضرت ثانی مہدیؓ کا یہ عمل عین مطابق رسول خدا ﷺ تھا حضورؐ نے فرمایا تھا:

حدیث: نماز فجر صبح کی روشنی میں پڑھو پس اس کے لئے بڑا اجر ہے۔

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں تبلیغ عروج پر تھی

حضرت ثانی مہدیؓ کے عہد میں جس نہج سے مہدویت کا فروغ اور اس کا غلبہ' تبلیغی کام' اتفاق واتحاد سے انجام دیا جارہا تھا خصوصاً ہر دائرہ میں بیان قرآن کا سلسلہ جس طرح جاری تھا

اور بیشمار لوگ آپؓ کے دائرہ میں آ کر مہدیؑ پر ایمان لا رہے تھے۔ روز بروز مہدویت کا حلقہ وسیع ہوتا جا رہا تھا ہزاروں لوگوں کی اصلاح ہو رہی تھی اور وہ مہدوی ہو رہے تھے۔ اور مہدویت کی تبلیغی خدمات سر گرمی سے متفقہ طور پر سبھی دائروں سے جاری تھیں۔ مہدویت کی تبلیغی سر گرمیاں عروج پر تھی مخالف علماء حسد کی آگ میں جلنے لگے نہ ہی وہ مقابلہ کر سکتے تھے نہ ہی خلق خدا کو مہدوی مذہب اختیار کرنے سے روک سکتے تھے۔ آخر میں تنگ آ کر علماء سو نے گجرات کے بادشاہ مظفر سے حضرت ثانی مہدیؓ کی شکایتیں کرنی شروع کر دیں۔ اگر تمام لوگ مہدوی ہو گئے تو حکومت میں بغاوت پیدا ہو سکتی ہے اس قسم کے خدشات سے بادشاہ مظفر کو بھڑکا کر حضرت ثانی مہدیؓ کو قید کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۹۲،۱۹۱)

حضرت ثانی مہدیؓ کے دور میں مہدویت کی تبلیغی سر گرمیاں عروج پر تھی نہ صرف ثانی مہدیؓ بلکہ تمام خلفاء ثانی مہدیؓ اور تابعین بھی دل و جان سے مہدویت کی تبلیغ زور و شور سے کر رہے تھے، دعوت الی اللہ اور دعوت مہدیت میں ذرہ برابر بھی پستی اور سستی نہیں ہو رہی تھی بلکہ ہزاروں مصیبتیں اُٹھاتے ہوئے اپنے آرام اپنی خوشی کا کوئی خیال کئے بغیر اذیتیں اور تکالیف اُٹھا رہے تھے اور ہزاروں لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے اُنھیں تصدیقِ مہدی موعودؑ سے مشرف کر رہے تھے، جبکہ علماء سو اُن بزرگوں کی راہوں میں کانٹے بچھا رہے تھے، مگر اللہ کے یہ نیک بندے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُسی پر توکل کر کے لوگوں کو صحیح راہ پر لا رہے تھے، ثانی مہدیؓ اُن کے خلفاء اور تابعین کی تبلیغ کی بدولت اُس وقت ہر جگہ ہر طرف مہدی موعودؑ اور مہدیت کا ڈنکا بج رہا تھا۔

بد اعتقاد علماء کا بادشاہ مظفر کو خط لکھنا

حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے اپنے والد حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے آئین و قوانین کو مظبوطی سے رکھا۔ آپؓ کے تمام حالات والد کے مانند تھے آپؓ کی کشف و کرامت زیادہ

تر گجرات کے حدود میں مذکور ہوئے اور گجرات کے بہت سے نامور لوگ حضرت کے مرید اور معتقد ہو گئے اس وجہ سے تقریباً تمام مشائق اور بد اعتقاد علماء جن کی فطرت میں اہل حق کی عداوت چھپی ہوئی تھی سب مل کر بادشاہ مظفر کو ایک عرضی لکھی کہ ایک مرد ہندی سید محمد نامی نے دعوئے مہدویت کیا تھا ملک خراسان میں وفات پائے اور وہیں مدفون ہیں۔ ان کے فرزند سید محمودؓ نامی نے شہرت و کامل اژدہام کے ساتھ ملک خراسان سے ہمارے ملک میں آ کر اپنے باپ کے دعوے کا اعلان کیا ہے اور خلق کو کافر کہتا ہے۔ بہت سارے لوگ اس کے معتقد ہو گئے ہیں۔ بادشاہوں پر لازم ہے کہ اس معاملہ کی فکر کریں اور ان کو اپنے ملک سے دور کریں ورنہ اور بہت لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر گمراہ ہو جائیں گے۔ اس فریاد کی بناء پر مظفر بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو زنجیریں باندھ کر گرفتار کر کے احمد آباد لے کر آئیں۔

بادشاہ کے حکم پر حضرت ثانی مہدیؓ کی گرفتاری

بادشاہ کے حکم کے مطابق سپاہیوں نے حضرت ثانی مہدیؓ کے پیروں میں دیڑھ من وزنی زنجیریں ڈالیں اور بہلی پر سوا کر کے روانہ ہوئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے ہمراہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو لے لیا۔ اسی اثناء میں حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور حضرت شاہ نظامؓ بھی حاضر ہو کر آنحضرت کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ سپاہیوں نے ان سے کہا تم کیوں ہمارے ساتھ چلتے ہو تم لوگوں کو نہیں بلایا ہے۔ ثانی مہدیؓ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ مت آؤ۔ یہ حکمت نہیں ہے کہ ہم سب ایک ساتھ دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو جائیں۔ جب حضرت سید خوندمیرؓ آئیں تو ان کو بھی منع کر دو اور کہو کہ اگر کوئی تدبیر کرنی ہے تو اُسی جگہ رہ کر کریں۔ حضرت ثانی مہدیؓ کے حکم کے مطابق دونوں صحابہ مہدی موعودؑ حضرت شاہ نظامؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ واپس ہوئے۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کی گرفتاری کی خبر دی اور حضرتؓ نے جو کہلا

بھیجا تھا وہ سب بتایا گیا۔اس کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ حضرت ثانی مہدیؓ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ ثانی مہدیؓ کے سر سے پیروں تک ڈیڑھ من وزنی زنجیریں ڈالیں گئیں ہیں اور ایسے میں بھی ثانی مہدیؓ نماز ادا کر رہے ہیں اور ایسی تکلیف میں بھی ایک وقت کی نماز خضا نہیں ہو رہی ہے، حضرت شاہ خوندمیرؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کو تکلیف میں دیکھنا گوارا نہ تھا، آپؓ نے ثانی مہدیؓ سے عرض کیا کہ اگر خوندکار اجازت دیں تو اس قید خانہ کے دروازہ کھول کر خوندکار کو یہاں سے لے جاؤں۔حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ اگر ہم کہیں تو یہ دیوار اس جگہ سے ہٹ جائے، ثانی مہدیؓ کہ زبانِ مبارک سے یہ فرمان نکلتے ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹنے لگی تو ثانی مہدیؓ نے دیوار سے مخاطب ہوکر کہا رُک جا ہم نے مثال کے طور پر کہا تھا دیوار فوراً اپنی جگہ پر آ گئی۔پھر ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ ہم کوئی چور نہیں ہیں کہ اس طرح یہاں سے بھاگ جائیں۔جس نے مجھے یہاں لایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ ہم کو یہاں سے رہائی دلائے۔جو تدبیر موافق شرع کی جاسکتی ہے کیجئے۔اس کے بعد بندگی میاںؓ نے بادشاہ محمود بیگڑہ کی بہنیں جو موجودہ بادشاہ کی پھوپی ہوتی تھیں جو مصدق مہدی موعودؑ تھیں ان کے پاس جا کر سارے واقعہ سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی وہ دونوں بہنیں راجے سون اور راجے مرادی آگ پر موم کی جیسی غم میں پگھل گئیں۔وہ دن بھر دھوپ میں بھوکی پیاسی بیٹھی رہتیں اور رات کو زیر سماں پڑی گریہ زاری کرتی اور مظفر کی اس حرکت پر لعنت ملامت کرتیں۔جب اس کی اطلاع مظفر کو ملی تو اس نے حضرت ثانی مہدیؓ کو فوراً رہا کرنے کا حکم دیا۔(تذکرۃ الصالحین۔۱۹۲،۱۹۱)

صدیقِ اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو جب گجرات کے بادشاہ کہ حکم پر گرفتار کیا گیا، تو ثانی مہدیؓ نے اپنے ساتھ حضرت شاہ دلاورؓ کو لے لیا یہ دیکھ کر آپؓ کے دوسرے ساتھی جو وہاں پر موجود تھے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور حضرت شاہ نظامؓ بھی گرفتار ہونا چاہتے تھے، مگر ثانی

مہدیؑ کے سمجھانے پر دونوں مان گئے اور ثانی مہدیؓ کے حکم کے مطابق سارا واقعہ بندگی میاںؓ کو سنایا جو ثانی مہدیؓ کی گرفتاری کے وقت وہاں پر موجود نہیں تھے، بندگی میاں سارا واقعہ سننے کے بعد فوراً ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پہنچتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ثانی مہدیؓ کے سر سے پیروں تک دیڑھ من وزنی زنجیریں ڈالیں گئیں ہیں اور ایسے میں بھی ثانی مہدیؓ نماز ادا کر رہے ہیں اور ایسی جان لیوا تکلیف میں بھی ایک وقت کی نماز خضا نہیں ہو رہی ہے، جسطرح مہدی موعودؑ بارہ سال تک مستغرق بحق رہنے کے باوجود ایک وقت کی بھی نماز قضا نہیں کی تھی، اسی طرح ثانی مہدیؓ نے بھی ایسی تکلیف میں کہ نہ ہاتھ اُٹھا سکتے ہیں نہ پیر ہلا سکتے ہیں اور نہ ہی جسم کے کسی بھی حصّہ کو حرکت دینے کی حالت میں ہی تھے۔مگر ایسے میں بھی ثانی مہدیؓ کی ایک وقت کی بھی نماز قضا نہیں ہوئی، اسی کو کہتے ہیں مہدی موعودؑ کے قدم پر قدم رکھنا، اسی کو کہتے ہیں شریعت کی صد فیصد پابندی کرنا، اسی کو کہتے ہیں سیر رسول ﷺ حاصل ہونا۔الغرض بندگی میاںؓ حضرت ثانی مہدیؓ کی یہ حالت دیکھ کر بہت غمزدہ ہوئے اور ثانی مہدیؓ سے عرض کیا کہ اگر خوندکار اجازت دیں تو اس قیدخانہ کے دروازہ کھول کر خوندکار کو یہاں سے لے جاؤں۔حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ اگر ہم کہیں تو یہ دیوار اس جگہ سے ہٹ جائے، ثانی مہدیؓ کہ زبانِ مبارک سے یہ فرمان نکلتے ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹنے لگی تو ثانی مہدیؓ نے دیوار سے مخاطب ہوکر کہا رُک جا ہم نے تجھے ہٹنے کا حکم نہیں دیا تھا، دیوار فوراً اپنی جگہ پر آ گئی۔پھر ثانی مہدیؓ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ ہم کوئی چور نہیں ہیں کہ اس طرح یہاں سے بھاگ جائیں۔جس طرح اللہ تعالی نے ہمیں یہاں پر لایا ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہم کو یہاں سے رہائی بھی دلائے۔آپؓ ایسی تدبیر کیجئے جو موافق شرع ہو۔اسکے بعد بندگی میاںؓ نے سابقہ بادشاہِ گجرات محمود بیگڑہ کی بہنیں جو موجودہ بادشاہ کی پھوپی ہوتی ہیں اور جو مصدق مہدی موعودؑ بھی تھیں ان کے پاس جا کر سارے

واقعہ سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی وہ دونوں بہنیں راجے سون اور راجے مرادی اپنے بھتیجے مظفر کے سامنے کچھ اس طرح سے احتجاج کیا کے وہ حضرت ثانی مہدیؑ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا اور حضرت ثانی مہدیؑ کی رہائی کا حکم دے دیا۔

حضرت ثانی مہدیؑ کی قید سے رہائی

سپاہیوں نے حضرت ثانی مہدیؑ کے پائے مبارک کی زنجیریں کھولیں اور آپ کو پالکی میں بٹھا کر دائرہ بھیلوٹ میں پہنچا دیا۔ آپ قید میں چالیس دن رہے اور قید سے رہائی کے ڈھائی مہینے تک بقید حیات رہے۔ لیکن وزنی زنجیر کے سبب آنحضرتؑ کے پائے مبارک زخمی ہو کر ٹخنہ سے ران تک درد حد سے زیادہ تھا۔ ایسے میں کوئی مہاجر آپ کی طبیعت پوچھنے آتے تو آپؑ فرماتے آپ لوگ میرے پاس آیئے مجھے دیکھئے اور خاموش بیٹھے رہیے، میرے درد کے بارے میں مت پوچھئے کیونکہ اگر میں کہوں کہ درد نہیں ہے تو جھوٹ ہوگا۔ اور اگر میں کہوں بہت درد ہے تو حق تعالیٰ کا گلہ ہوگا۔ اس کے بعد ایک بار آپؑ کے ماموں حضرت سید سلام اللہؓ نے بہت کوشش کر کے پوچھا کہ میرا نجی ایک بار تو اپنے درد کا حال بیان کیجئے۔ تو حضرت ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ ایک بہت بڑے پہاڑ کو صفاتِ بشری دے اور اس پر ایک ذرہ میرے درد کا ڈال دے تو وہ پہاڑ پارہ پارہ ہو جائے گا۔ (تذکرۃ الصالحین۔ ۱۹۴،۱۹۳)

حضرت ثانی مہدیؑ کے دل میں بیانِ قران کی بہت اہمیت تھی

حضرت ثانی مہدیؑ کی بادشاہ ظفر کی قید سے رہائی کے بعد آپؑ کے پائے مبارک میں ناسور پڑ گئے تھے اور بے انتہا تکلیف تھی پھر بھی آپؑ کے دل میں بیانِ قران کی اہمیت اور عظمت اس قدر تھی کہ باوجو بے انتہا تکلیف کے آپؑ کو حجرہ سے اُٹھا کر مسجد میں لایا جاتا اور آپؑ عصر و مغرب کے درمیان دعوت الی اللہ علی بصیرۃ سے حاضرین کو مستفید کرتے۔ آپؑ کا یہ معمول اس دنیا سے پردہ فرمانے تک قائم و دائم

رہا۔(حدود دائرہ۔۱۱۸)

اللہ تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ کی اطاعت مخلوق پر واجب ہے

وَلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا (۶۸) وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ
فَاُولٰٓئِكَ.................. رَفِيۡقًا (۶۹) سورۃ نساء

ترجمہ(تبیین القرآن)اورانہیں اپنے دیدار کا سیدھا راستہ بھی دیکھاتے ہیں۔اور جو اللہ کی اطاعت کریں گے اور انکے رسولؐ کی بھی بس وہی ہیں جو انبیاء صدیقین اور شہداء وصالحین کے اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (دنیا کے اندر ہی دیدار) عطا فرمایا اور کتنے ہی اچھے ہیں یہ رفیق۔(سورۃ نساء۔۶۹،۶۸)

اس ایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کریں گے صرف وہی لوگ انبیاء صدیقین اور شہداء وصالحین کے گروہ میں شامل رہیں گے۔صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ لازمی طور پر اس گروہ کا حصّہ تو ہونگے ہی اور ساتھ میں وہ لوگ بھی اس گروہ میں شامل ہو جائینگے جو سچّے دل سے صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی پیروی کریں گے اسکی وجہ یہ ہیکہ صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو رسول خدا میں سیر حاصل ہے جس کی وجہ سے لازمی طور پر ثانی مہدیؓ کی اطاعت بھی سب ہی لوگوں پر واجب ہو جائیگی۔اور جو لوگ حضرتؓ کی سیرت مبارکہ پر اپنی زندگی گذاریں گے، انشاء اللہ وہی لوگ دنیا ہی میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی کریں گے اور یہی لوگ ایک دوسرے کے بہترین رفیق بھی ہیں۔میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی سیرتِ مبارکہ کا جائزہ لینے کے بعد بندہ یہ سمجھتا ہے کہ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی اتباع کرنا بھی گویا اللہ تعالیٰ، قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعودؑ کی اتباع کرنے کے برابر ہے۔کیونکہ کبھی بھی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے کوئی بھی غیر شرعی کلام اور عمل نہیں کیا

بلکہ ہر وقت ہر گھڑی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے شریعت کی صد فیصد پابندی کی اور اپنے ساتھیوں سے بھی ہمیشہ فرماتے تھے کہ اگر بندہ کبھی مہدی موعودؑ کے طریق سے ہٹ کر کوئی کام کرے تو فوراً بتادیں ورنہ قیامت میں بندہ اسکا جواب لیگا۔

حضرت ثانی مہدیؑ کے دور کا نظامِ سویت

صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؑ بادشاہ ظفر کی قید سے رہائی کے بعد بے انتہا پائے مبارک کی تکلیف کے باوجود نا آپؑ نے کبھی بیانِ قرآن ترک کیا اور نا ہی کبھی مہاجرین کو سویت دینے سے پرہیز فرمایا بلکہ ثانی مہدیؑ خود اپنی نگرانی میں حضرت قطب الدینؑ، میاں بابن سانجوریؑ اور میاں علاء الدینؑ سے سویت کرواتے اور ان پر میاں لاڑ امامؑ کو مقرر فرمایا اور آپؑ دوسرے مہاجرین کے ساتھ بیٹھنے میں کسی قسم کا تکلف نہیں کرتے ،میاں علاء الدینؑ اکثر سویت کرتے تھے اور جو کچھ موجود رہتا تھا وہ مہمان کو پہلے کھلا دیتے لیکن گیہوں اور گائے کا گھی بزرگوں کو کھلاتے اور باقی فقیروں کو جوار یا باجری میٹھے تیل کے ساتھ کھلاتے اور اگر لوگ زیادہ ہوتے تو بزرگوں کو بلا کر اچھی چیز کھلاتے باقی لوگوں کو اسی جگہ بھیج دیتے اور جو لوگ مہاجرین کہ ملاقات یا اجماع کیلئے حاضر ہوتے انہیں تین دن تک مہمان رکھتے اگر اس کے بعد بھی کوئی رہے تو انہیں سویت بھیجتے۔ (انصاف نامہ۔۲۲۸)

حضرت ثانی مہدیؑ کا وصال

جانشینِ خاتمِ ولایتِ محمدیؐ حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ اس فانی دنیا سے ۴/ رمضان المبارک ۹۱۹ھ کو پائے مبارک کی شدید تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے ،صبر کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے شہید ہوگئے ۔جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی پائے مبارک کے درد کی تکلیف پر صبر کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔حضرت ثانی مہدیؑ کی نماز

جنازہ حضرت شاہ نعمتؓ نے پڑھائی اور آپؓ کا مزار مبارک بھیلوٹ شریف' رادھن پور گجرات میں ہے جو آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے جہاں پر خاتمین ؑ کا فیض اور اللہ تعالیٰ کا نور برستا رہتا ہے اور آپؓ وہاں پر بہاری پیر کے نام سے مشہور ہیں۔ آپؓ کی شہادت کے بعد تمام مہاجرین نے کہا تھا کہ اب حضرت مہدی موعودؑ ہمارے درمیان سے چلے گئے ہیں۔ (سوانح مہدی موعودؑ)

حضرت ثانی مہدیؓ کی ذات ایک عظیم وشان مقام و مرتبہ رکھتی ہے، مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کہ بعد صحابہؓ نے ثانی مہدیؓ کی خدمت اور ہم نشینی سے جو شرف حاصل کیا اور تزکیہ نفس کی جس منزل پر پہنچے اور ثانی مہدیؓ کے اسوہ حُسنہ پر عمل کر کے جو سعادت حاصل کی اس کی مثال شائد ہی کسی اور بزرگ کی سیرت میں ملتی ہوگی، اسی لئے تمام صحابہؓ متفقہ طور پر ثانی مہدیؓ ہی کو اپنا قائد، امام اور پیر و مرشدِ مانتے اور سمجھتے تھے، جب آپؓ نے دنیا سے پردہ فرمایا تب تمام مہاجرینؓ نے کہا کہ اب حضرت مہدی موعودؑ ہمارے درمیان سے چلے گئے۔

دنیا میں بہت سارے مسلمان ایسے ہیں جو سعودی عرب کے کئی شہروں میں ملازمت اور کاروبار کرتے ہیں، خاص طور پر ایسے متبرک مقامات جیسے کہ، مکّہ مکرمہ، مدینہ منورہ، وغیرہ پر کام کرتے ہوئے بھی اتنے بدنصیب ہیں کے استطاعت رکھتے ہوئے بھی نہ توحج کی سعادت انہیں نصیب ہوتی ہے نہ ہی مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہی کر پاتے ہیں، اسی طرح بہت سے ایسے مہدوی حضرات بھی ہیں جو ہندوستان میں رہتے ہیں اور گجرات بھی جاتے ہیں مگر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے مزارِ مبارک پر جا کر ثانی مہدیؓ کا فیض حاصل نہیں کر پاتے، اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو دور دراز سے حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں آ کر آپؓ کا فیض حاصل کرتے ہیں۔ وہ حضرات جو استطاعت رکھتے ہوئے بھی ہمارے قومی بزرگوں کی زیارت نہیں کر پاتے اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کے وہ اپنے مقرب اور

مقبول بندوں کا فیض انہیں پہنچ سکے، جسطرح اللہ تعالی نے اپنا دیدار اپنے کچھ خاص بندوں کیلئے انعام کے طور پر رکھا ہے اسی طرح ثانی مہدیؓ کے فضائل بھی عام لوگوں سے پوشیدہ رکھ کر صرف کچھ مخصوص بندوں ہی پر منکشف کیا ہے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ جس کسی بھی مومن ومصدق کا دل پاک وصاف ہوگا اُسی کا ایمان کامل ہوگا اور وہی ان اعلی اوصاف انبیاء صفت بزرگوار کی زیارت کر سکے گا اور فیض حاصل کر پائیگا۔

حضرت ملک جیؓ نے فرمایا جس طرف نظر دوڑاتا ہوں ہم میں سے ہر ایک پر حضرت ثانی مہدیؓ کا فیض نظر آتا ہے

☆ حضرت ملک جیؓ نے فرمایا جس طرف نظر دوڑاتا ہوں ہم میں سے ہر ایک پر حضرت ثانی مہدیؓ کا فیض نظر آتا ہے کوئی بھی میراںؓ کے فیض سے باہر نہیں ہر شخص میراں ثانی مہدیؓ کے فیض سے بہرہ مند ہے۔(پنج فضائل۔۳۶)

☆ بندگی میاں حضرت ملک جیؓ نے فرمایا کہ میں جس طرف نظر دوڑاتا ہوں تو ہم میں کا کوئی شخص میراں سید محمودؓ سے باہر نہیں ہے اور سب میراں سید محمودؓ سے ہیں کہ ہمارے سر کے بال میراں سید محمودؓ کے ہاتھ میں پہنچے ہیں۔(تذکرۃ الصالحین۔۱۹۵)

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا خلیفۂ ثانی مہدیؓ ہونے کا اقرار کرنا

حضرت میاں سید سلام اللہؓ آہ بھر کر افسوس کرنے لگے کہ میراں سید محمودؓ کے فرزند کمسن ہیں ان کے بعد ان کا کوئی بھی خلیفہ نہیں رہا۔حضرت سید سلام اللہؓ کی یہ بات سن کر حضرت شاہ خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ہوشیار ہو جاؤ کیا کہتے ہو بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے اور تمام اشخاص میراں سید محمودؓ کے خلیفہ ہیں۔(معارج الولایت۔۳۶۴)

حضرت شاہ دلاورؓ کا خلیفۂ ثانی مہدیؑ ہونے کا اقرار کرنا

ایک روز حضرت میاں سید سلام اللہؓ آہ بھر کر افسوس کرنے لگے کہ میراں سید محمودؓ کے فرزند کمسن ہیں ان کے بعد ان کا کوئی بھی خلیفہ نہیں رہا۔ حضرت سید سلام اللہؓ کی یہ بات سن کر حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے، کیونکہ خدا تعالی نے بندہ کو میراں سید محمود کی جوتی سے دور نہیں کیا۔ (شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس بندہ کو ان کی صحبت سے کبھی دور نہ رکھا) نیز حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ اصحاب مہدیؑ کے جو تمام سلسلے ہیں وہ سب میراں سید محمودؓ کے سلسلے ہیں۔ کیونکہ بغیر حضرت ثانی مہدیؑ کی اجازت کے کوئی بھی مہاجر علیحدہ نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت ثانی مہدیؑ کے حکم پر ہی تمام مہاجرین نے علیحدہ دائرہ قائم کئے۔ مہدی موعودؑ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت دائرہ میں نو سو خلفاء موجود تھے وہ سب ہی خلفاء اول میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کی صحبت میں تھے اس سبب سے ثانی مہدیؑ کی خلافت اصحابِ مہدیؑ کے درمیان مندرج ہے، ثانی مہدیؑ کے جداگانہ خلیفے بھی بہت ہوئے ہیں جن میں سے حضرت بندگی میاں خوند شیخؒ ایک ہیں جو ثانی مہدیؑ کے خلفاء میں مشہور ہیں۔ ثانی مہدیؑ کے رحلت کا سبب آنحضرتؓ کے پائے مبارک کا گہرا زخم جس میں سخت تکلیف تھی اور خلوت میں ثانی مہدیؑ کی خدمت کا شرف حضرت بندگی میاں خوند شیخؒ کو ہی جاتا ہے جو ثانی مہدیؑ کے بہت نزدیک تھے اور میاں موصوف کے حق میں آنحضرتؓ نے کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔

(شواہد ولایت۔۵۲۳،۵۲۴۔معارج الولایت۔۳۶۴)

حضرت ثانی مہدیؑ کا انبیاء کی صفات کا حامل ہونا

جس طرح ہر نبی کی کوئی نہ کوئی خاص صفت ہوتی ہے حضرت ثانی مہدیؑ میں ہر نبی کی کوئی نہ کوئی خوبی نظر آتی ہے۔ جس طرح حضرت ایوب علیہ السلام جسمانی دردوں کی آزمائش

میں مبتلا تھے اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ نے بھی نا قابل برداشت پائے مبارک کے دردوں کی آزمائش میں مبتلا رہے اور اف تک نہ کیا۔ جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی پر توکل رکھتے تھا اور جب آپ کو آگ میں ڈالا جارہا تھا تو حضرت جبرائیلؑ مدد کے لئے آتے ہیں تو حضرت ابراہیمؑ مدد لینے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ چاہا تو بچائے گا ورنہ میں آگ میں جلنے کے لئے تیار ہوں۔ اسی طرح یہاں پر جب میراں سید محمودؓ کو قید کیا جاتا ہے اور حضرت شاہ خوندمیرؓ آپ کو آزاد کرانا چاہتے ہیں تو ثانی مہدیؓ بھی اللہ تعالی پر کامل توکل رکھتے ہوئے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ قادر ہے ہم کو یہاں سے آزاد کرانے کے لئے۔ ایک طرف حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر بہت سی عورتیں اپنے انگلیاں کاٹ لیتی ہیں تو یہاں پر بی بی خوب کلاںؓ، حسن محمودؓ کی جدائی برداشت نہیں کر پاتی اور بی بیؓ کا دل پارہ پارہ ہوجاتا ہے اورؓ اپنی جان اللہ تعالی کے حوالے کردیتی ہیں۔ اگر میں ہر نبی کی خصوصیات حضرت ثانی مہدیؓ کی سیرت میں تحریر کروں تو مضمون طویل ہوجائے گا اس لئے مختصراً لکھتے ہوئے مہدی موعودؑ کی نقل تحریر کرتا ہوں۔ ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں حضرت ثانی مہدیؓ کو سیر حاصل ہے'' اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس کو خاتم نبوت میں سیر حاصل ہو اس کے رتبے بیان کرنا کسی بھی مصنف کے لئے محال ہے۔

حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا اصحابِ مہدیؑ کے تمام سلسلہ ثانی مہدیؓ کے سلسلے ہیں

بندگی میاں حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے اصحاب کے جو تمام سلسلے ہیں وہ سب میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے سلسلہ ہیں کیونکہ میراں سید محمودؓ کے حکم کے بغیر ان کے لئے خلافت وارشاد نہیں ہے۔ (تذکرۃ الصالحین۔۱۹۵، پنج فضائل۔۳۶)

ثانی مہدیؓ کے انتقال کے ساتھ ہی مرکزیت کا خاتمہ

میراں سید محمودؓ کی رحلت کے روز آپؓ کے دائرہ میں اٹھارہ جگہ نماز کیلئے اذاں ہوئی اور اٹھارہ مرشداں نے علیحدہ نماز پڑھائی۔ (تذکرۃ الصالحین ۱۸۸)

حضرت ثانی مہدیؓ کی یہ بھی خصوصیت تھی جب تک آپؓ کی مبارک حیات رہی مرکزیت قائم تھی، جس طرح مہدی موعود علیہ السلام کے زمانے میں تھی۔ تمام صحابہ اور تابعین آپؓ کو اپنا پیر و مرشد تسلیم کرتے تھے اور آپؓ ہی کے ساتھ اپنی ساری زندگی گذارنا چاہتے تھے۔۔ مگر آپؓ نے اپنی حکمت عملی اور دوراندیشی سے تقریباً تمام خلفاء کو الگ الگ دائرہ قائم کرنے کیلئے راضی کرلیا تا کہ ہر جگہ ہر کسی تک مہدی موعودؑ کا پیغام پہنچ سکے۔ مگر آپؓ کے پردہ فرمانے کے بعد مرکزیت ختم ہوگئی کیونکہ آپؓ کے بعد کوئی بھی ایسے خلیفہ نہیں تھے جس کو متفقہ طور پر اپنا قائد، امام یہ پیر و مرشد بنا سکے، اسی دن سے اختلافات شروع ہو گئے اور اسی روز حضرت ثانی مہدیؓ کے دائرے میں اٹھارہ اذائیں اور اٹھارہ جماعتیں ہوئیں۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال کے بعد اختلافات شروع ہوئے تھے جب کہ آپؓ اپنی زندگی ہی میں حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ پھر بھی کچھ صحابہ اور تابعین کو حضرت عمرؓ سے اختلاف تھا۔ اسی طرح حضرت ثانی مہدیؓ کے پردہ فرمانے کے بعد اختلافات ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ دور ختم نبوت اور دور ختم ولایت میں بہت سی باتوں میں یکسانیت موجود ہے۔

میراں سید محمودؓ کے وصال پر ثانی مہدیؓ کے فیض کی حقیقت معلوم ہوئی

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تمام مہاجرین میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے نزدیک رہے اور جب میراں سید محمودؓ کا وصال ہوا تو سب نے کہا کہ دونوں وقتوں میں کوئی فرق نہیں تھا یعنی عہدِ مہدیؑ اور عہدِ ثانی مہدیؓ دونوں ہم کو یکساں رہے اور حضرت مہدیؑ کا ہم

سے چلے جانا ہم کو معلوم نہ ہوا تھا اب معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؑ ہم سے چلے گئے ہیں۔ ثانی مہدیؓ کی فیض کی حقیقت یوں معلوم ہوئی۔ (نقلیات میاں سید عالم صفحہ ۱۱۴)

صدیقِ اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کا جب وصال ہوا تو تب تمام صحابہ کو معلوم ہوا کہ اب مہدی موعود علیہ السلام کا وصال ہوا ہے کیونکہ بقولِ صحابہ مہدی موعود علیہ السلام کے دور میں اور سید محمود ثانی مہدیؓ کے دور میں بال برابر کا فرق نہیں تھا، صحابہ کو جو فیض مہدی موعودؑ کے دور میں ملتا تھا وہی فیض سید محمود ثانی مہدیؓ کے دور میں اُنہیں مل رہا تھا، اسی لئے مہاجرینؓ کو دونوں وقتوں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا تھا۔ میراں سید محمود ثانی مہدیؓ، مہدی موعودؑ اور رسولِ خدا ﷺ کا یہ فیض ہمیشہ اُن خوش نصیبوں کو ملتا رہیگا جو میراں سید محمود ثانی مہدیؓ، مہدی موعودؑ اور رسولِ خدا ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں، کیونکہ تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کئی مخلوقات ہیں' ان میں سب سے افضل واشرف مخلوق انسان ہیں اور انسانوں میں سب سے زیادہ افضل ترین محمد مصطفیٰ ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔ رسولِ خدا ﷺ کی اہل بیت میں سے ہونا اور اُسکے بعد مہدی موعود علیہ السلام کی اہل بیت میں سے ہونا، یہ تو اللہ تعالیٰ کا بے اِنتہا رحم وکرم اور نوازش ہے۔ مہدی موعودؑ کی اولاد میں ہونا بڑی ہی خوش قسمتی اور خوش بختی کی علامت ہے۔ ایک طرف رسول اکرمؐ کے ذریعہ نبوت ورسالت کا فیض حاصل ہورہا ہے تو دوسری طرف اولاد مہدیؑ ہونے کی وجہ سے خاص ولایت کا فیض مل رہا ہے، انشاء اللہ یہ دونوں فیض قیامت تک ہر اولاد مہدیؑ کو عطا ہوتے رہیں گے۔ رسولِ خدا ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کو تمام عالموں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، اسی لئے اُن دونوں خاتمینؑ کا فیض بھی عام ہے۔ خاتمین کی اولاد میں سے ہونا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُنہیں بغیر کوئی نیک عمل کے خاتمینؑ کا فیض حاصل ہو جائیگا۔ خاتمینؑ کا فیض صرف اُنہیں ملیگا جو خاتمینؑ کے ہر قول وفعل پر عمل کرنے کی سچّے دل سے کوشش کرتے ہیں، اگر کسی نبیؑ

رسولؐ یا خلیفہ کی اولاد ہونا بخشش کیلیئے کافی ہوتا تو حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند، حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کی لغزشوں کو اللہ تعالی معاف فرما کر انہیں بھی دائرہ اسلام میں لے آتا مگر اللہ تعالی نے دنیا ہی میں انہیں عذاب میں مبتلا کر ڈالا۔ اس کا مطلب یہ ہیکہ بغیر نیک اعمال کے بخشش ممکن نہیں ہے، مگر اللہ تعالی اس چیز پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ گنہگار سے گنہگار کو بھی اپنی قدرت ورحمت سے بخشش عطا کر دے۔ اعلی نسب ہونے پر فخر نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اعلی اوصاف پیدا کرنا چاہیئے۔ نسب کی بنیاد پر اللہ تعالی کسی کو بھی ثواب یا عذاب نہیں دیتا ہے، نجات اُسی کی ہے جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالی کے ہر حکم پر امنّا وصدقنا کہے اور ہر وقت ذکر خدا میں مشغول رہے، آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ بندہ اور بندہ کے جیسے گناہگاروں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور دنیا اور آخرت میں اپنا دیدار عطا کرے اور ایمان پر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

حضرت ثانی مہدیؓ کی ازواج واولاد

ثانی مہدیؓ کی ازواج

☆ حضرت ثانی مہدیؓ کی پہلی شادی بی بی خوب کلاںؓ سے ہوئی جن سے حضرت ثانی مہدیؓ کو کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور بی بیؓ کہ انتقال کے کئی سال بعد۔۔۔

☆ حضرت ثانی مہدیؓ کی دوسری شادی بی بی کد بانوؓ سے ہوئی جن سے حضرت ثانی مہدیؓ کو تین فرزند اور ایک دختر ہوئی۔

ثانی مہدیؓ کی اولاد

☆ اول میراں حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے پہلے فرزند حضرت سید عبدالحئی روشن منورؓ تھے، جن کی ولادت ۹۱۰ھ میں بمقام فرح مبارک، مہدی موعودؑ کے زمانے میں ہوئی تھی۔ آپؓ مبشر

مہدی موعودؑ تھے،اور آپ کو مہدی موعودؑ نے زہرہ کے خطاب سے منسوب فرمایا تھا۔اسی لئے حضرت سید عبدالحئی روشن منورؓ قوم مہدویہ میں ’’زہرہِ ولایت‘‘ سے مشہور ہیں۔آپؓ کا وصال ۷۱سال کی عمر میں ۲۹/ رجب ۹۸۱ ھ کو بمقام بڑھاسن میں ہوا۔اور آپؓ کا مدفن بھیلوٹ میں حضرت ثانی مہدیؑ کی پائینتی ہے۔حضرت بندگی میراں سید عبدالحئی روشن منورؓ کو ایک فرزند حضرت بندگی میراں سید حسینؒ اور ایک دختر بی بی راستیؒ ہوئیں۔حضرت بندگی میراں سید حسینؒ جن کا وصال ۲۵/ جمادی الاول ۱۰۲۵ھ میں ہوا،اور آپؒ کا مدفن افضل پورہ بیجاپور میں ہے۔

☆ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کے دوسرے فرزند حضرت بندگی میراں سید احمدؓ تھے جنہوں نے بچپن ہی میں شہادت پائی۔

☆ جانشینِ خاتم ولایتِ محمدیؐ حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کے تیسرے فرزند حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ تھے اور آپؒ بھی مبشر مہدیؑ تھے۔آپؒ کی ولادت ۹۱۳ھ میں بمقام بھیلوٹ شریف میں ہوئی۔اور آپؒ کو مہدی موعودؑ نے مشتری کے خطاب سے منسوب فرمایا تھا۔اسی لئے حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ قوم مہدویہ میں ’’مشتری ولایت‘‘ سے مشہور ہیں۔اور آپؓ کو اللہ تعالی کی طرف سے بنی اسرائیل کا لقب بھی عطا ہوا تھا۔آپؓ کا وصال ۶۷ سال کی عمر میں ۲۳/ ذی الحجہ ۹۸۰ ھ کو بمقام دولت آباد میں ہوا۔اور آپؓ دولت آباد میں ہی مدفون ہیں۔حضرت شاہ یعقوبؓ کو (۸) فرزند اور (۵) دختر ہیں۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کی زوجۂ اول بی بی رقیہؓ بنت صدیق ولایتؓ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ سے دو فرزند ہوئے (۱) بندگی میراں سید اشرفؒ (۲) بندگی میراں سید اسحاقؒ۔

(۱) حضرت شاہ یعقوبؓ کے پہلے فرزند حضرت بندگی میراں سید اشرفؓ بارہ بنی اسرائیل ۹۳۷ھ میں تولد ہوئے۔اور ۱۳/ محرم ۹۹۹ھ کو آپؒ کا وصال ہوا،اور آپؒ کا روضہ مبارک رائے باغ میں

ہے۔اور آپؒ اپنے والد کے علاوہ حضرت بندگی میاں شہاب الدین شہاب الحقؒ سے تربیت وتلقین تھے۔والد محترم شجرۃ المرشدین حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ کی حیات میں خلد آباد کے محلّہ کاغذی پورہ میں آپؒ کا دائرہ تھا۔

(۲) حضرت شاہ یعقوبؒ کے دوسرے فرزند حضرت بندگی میراں سید اسحاقؒ بارہ بنی اسرائیل کی فقیری وصحبت حضرت شاہ یعقوبؒ سے تھی۔اور آپؒ نے اپنے والد کی خواہش پر حضرت بندگی میاں شاہ عبدالکریم نوریؒ سے بھی تربیت ہوئے۔اور آپؒ کا وصال ۲۲/ ذیقعدہ کو ہوا اور آپؒ کا امزار شریف دولت آباد میں ہی ہے،اور آپؒ اپنے والد کے پہلو میں مشرقی جانب مدفون ہیں۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کی زوجہ دوم بی بی بوا بنت ملک گوہر شاہ پولادیؒ سے دوفرزند اور دو دختر ہوئیں۔

(۳) حضرت شاہ یعقوبؒ کے تیسرے فرزند حضرت بندگی میراں سید یوسفؒ بارہ بنی اسرائیل ۹۵۵ھ میں پیدا ہوئے اوراور آپؒ کا وصال ۲/ صفر ۱۰۲۶ھ کو ہوا۔اور آپؒ کا امزار شریف دولت آباد میں ہی ہے۔ اور آپؒ اپنے والد کے علاوہ حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؒ سے تربیت وتلقین ہوئے تھے۔

(۴) حضرت شاہ یعقوبؒ کے چوتھے فرزند حضرت بندگی میراں سید خوندمیرؒ بارہ بنی اسرائیل کا وصال مبارک ۸/ ذی الحجہ ۱۰۲۵ھ کو ہوا اور آپؒ کا امزار شریف دولت آباد میں ہی ہے،اور آپؒ اپنے والد کے پہلو میں مغربی جانب مدفون ہیں۔اور آپؒ اپنے والد کے علاوہ حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؒ سے تربیت وتلقین ہوئے تھے۔

ؒ (۱) راجہ فاطمہ زوجہ حضرت بندگی میاں عبدالمومن بن حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ۔

☆ایک روایت یہ بھی ہے کہ بی بی راجے فاطمہؒ حضرت بندگی میراں سید اشرفؒ وحضرت بندگی میراں سید اسحاقؒ کی حقیقی ہمشیرہ ہیں (واللہ اعلم)

(۲) راجے دولت زوجہ حضرت بندگی میاں نور محمد گجراتی۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجۂ سوم بی بی سارہ بنت میاں عالم خاں میواتی سے دو فرزند اور تین دختر ہوئیں۔

(۵) حضرت شاہ یعقوبؒ کے پانچویں فرزند حضرت بندگی میراں سید ابراہیمؒ بارہ بنی اسرائیل عرف بڑے میاںؒ کا وصال مبارک ۱۵/ محرم کو ہوا، اور آپؒ کا مزار شریف گوکاک، بیجا پور میں ہے۔ اور آپؒ اپنے والد حضرت شاہ یعقوبؒ سے تربیت وتلقین تھے۔ اور میاں سید ابراہیمؒ کو حضرت شاہ یعقوبؒ نے بشارت دی تھی کہ وہ جس میّت پر نماز پڑھیں گے اس پر آتش دوزخ حرام ہے۔

(۶) حضرت شاہ یعقوبؒ کے چھٹویں فرزند حضرت بندگی میراں سید محمودؒ بارہ بنی اسرائیل عرف ننھے میراںؒ کا وصال مبارک ۷/ شوال کو ہوا، اور آپؒ کا مزار شریف بیجا پور میں ہے۔ اور آپؒ اپنے والد حضرت شاہ یعقوبؒ سے تربیت وتلقین تھے۔

(۱) مناجی بی بیؒ زوجہ حضرت بندگی میاں ابوبکرؒ بن حضرت بندگی میاں ابوالفتحؒ بن حضرت بندگی میاں ابوبکرؒ داماد امامنا مہدی موعود علیہ السلام۔

(۲) خونزا بزرگؒ زوجہ حضرت بندگی میاں ابوبکرؒ بن حضرت بندگی میاں ابوالفتحؒ بن حضرت بندگی میاں ابوبکرؒ داماد امامنا مہدی موعود علیہ السلام۔ مذکور بعد وفات مناجی بی بیؒ

(۳) بواجی بی بی زوجہ حضرت بندگی میاں اشرف محمد بن حضرت بندگی میاں کبیر جیؒ

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجہ چہارم بی بی سارہؒ کو ایک فرزند ہوا۔

(۷) حضرت شاہ یعقوبؒ کے ساتویں فرزندؒ حضرت بندگی میراں سید عالمؒ بارہ بنی اسرائیل جن کا وصال مبارک ۱۹/ رمضان ۱۰۴۰ھ کو ہوا، اور آپؒ کا مزار شریف بیڑ، اورنگ آباد میں ہے اور آپؒ بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کے تربیت و تلقین ہیں۔

حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی زوجہ پنجم بوا منجھلے بنت ملک اسماعیل بن بندگی ملک حمادؒ سے ایک فرزند ہوا۔

(۸) حضرت شاہ یعقوبؒ کے آٹھویں فرزند حضرت بندگی میراں سید مصطفیٰؒ بارہ بنی اسرائیل کا وصال مبارک ۲۷/ ذیقعدہ کو ہوا، اور آپؒ کا مزار شریف بیجاپور میں ہے اور آپؒ اپنے بڑے بھائی حضرت بندگی میراں سید اشرفؒ کے تربیت و تلقین ہیں۔

☆ مناجی بی بی زوجہ اول میاں ابوبکر بنت شاہ یعقوبؒ کی بہت پہلے رحلت ہوگئی ہے۔ حضرت کی وفات کے وقت آٹھ فرزند، چار دختر موجود تھے انہی کو بارہ بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت شاہ یعقوبؒ کے آٹھ کے آٹھ فرزند اس منزلت عالیہ اور مرتبۂ عظمیٰ پر فائز ہیں جن کے بارے میں حضرت ثانی مہدیؑ نے پیشین گوئی فرمائی تھی اور اس بشارت سے معزز و مفتخر فرمایا تھا کہ میانجی بھائی کی اولاد بندہ کے قائم مقام ہوگی۔ بزرگوں نے شاہ یعقوبؒ کے پوتوں کو بھی اس بشارت کا مصداق قرار دیا ہے۔

☆ حضرت ثانی مہدیؑ کی ایک صاحبزادی بی بی خونزا گوہر تھیں۔ جن کا نکاح بندگی میاں عبداللطیفؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ سے ہوا کسی وجہ سے نکاح ٹوٹ گیا پھر بی بی کد بانوؒ نے بی بی خونزا گوہر کا نکاح اپنے بھانجے بندگی میاں محمود شاہؒ سے کروا دیا۔

مدحت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ

مسدّس

مرا ہر کام آساں ہوگیا صدیق اکبرؓ سے　　نظر آنے لگی شانِ خدا صدیق اکبرؓ سے
اے دردِ لا دوا تو لے دوا صدیق اکبرؓ سے　　مریضوں نے بھی پائی ہے شفا صدیق اکبرؓ سے
فنا نے پائی ہے آ کر بقا صدیق اکبرؓ سے
خوشا قسمت وسیلہ وہ ملا صدیق اکبرؓ سے

رسائی آپ کی آ قا زمیں سے آسماں تک ہے　　خدا جانے پھر اس کے آگے کی منزل کہاں تک ہے
بیاں قرآن کا بس مہدئ آخر زماںؑ تک ہے　　معطر یہ فضائے ذکرِ حق کون و مکاں تک ہے
سبھی کو فیض مہدیؑ کا ملا صدیق اکبرؓ سے
نظر آنے لگا مل کر خدا صدیق اکبرؓ سے

خدا نے پرورش کی ہے مری دامانِ رحمت میں　　خوشا قسمت کہ رہتا ہوں خدا والوں کی صحبت میں
شرف بخشا ہے پیدا کر کے شاہِ دیں کی اُمّت میں　　امامِ مہدئ موعودؑ کی پاکیزہ ملّت میں
ہے نسبت سلسلہ در سلسلہ صدیق اکبرؓ سے
ملا ہے عمر بھر کا آسرا صدیق اکبرؓ سے

توجہ جس پہ ہو وہ گوہرِ نایاب ہوجائے　　اگر دیدار ہو تو زندگی شاداب ہوجائے
بلا سے دل تڑپ کر ماہئ بے آب ہوجائے　　پلا دو شربتِ دیدار دل سیراب ہوجائے
یہ دل کیا روح نے پائی جلا صدیق اکبرؓ سے
نہ کر مجھ کو خدا ہرگز جدا صدیق اکبرؓ سے

امام العالمینؑ کے جانشین ہیں ثانیٔ مہدیؓ   جہاں حق کی تجلی ہے وہیں ہیں ثانیٔ مہدیؓ
حقیقت میں مرے دل کے مکیں ہیں ثانیٔ مہدیؓ   کہ ورثہ دارِ نورِ آخریں ہیں ثانیٔ مہدیؓ

کچھ ایسا فیض کا دریا بہا صدیق اکبرؓ سے
جو ذرہ رشکِ مہر و مہہ بنا صدیق اکبرؓ سے

مقامِ ثانیٔ مہدیؓ سمجھنا سخت مشکل ہے   کہ ان کا نقشِ پا ہی رہنمائے راہِ منزل ہے
اُنہیں کے دم سے روشن دین اور ایماں کی محفل ہے   یہ در وہ در ہے اِس در پر شہنشاہی بھی سائل ہے

مقدر اس کا ہے جو بھی ملا صدیق اکبرؓ سے
وہ قطرہ بڑھ کے دریا ہوگیا صدیق اکبرؓ سے

نمو کیا رنگ و بو کیا باغ کیا یہ وہ ولایت ہے   ہر اک عظمت ہے زیرِ پا یہ ایسی شان و شوکت ہے
اگر دیدار ہو جائے تو قرآں کی تلاوت ہے   نوازش ہے کرم ہے مہربانی ہے عنایت ہے

ملا جھک کر ادب سے قافیہ صدیق اکبرؓ سے
قلم پابوس خود ہونے لگا صدیق اکبرؓ سے

مقامِ ثانیٔ مہدیؓ بیاں کیا ہو حقیقت میں   کمی کچھ بھی نہیں ہے مرتبت میں شان و عظمت میں
ضمیؔر اپنا ہوا روشن جب آیا ان کی خدمت میں   رچی ہے مہدویت اس کے گلہائے عقیدت میں

یہ مشکل مسئلہ آساں ہوا صدیق اکبرؓ سے
ملے مہدیؑ محمدؐ اور خدا صدیق اکبرؓ سے

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ط

سیرتِ

صدیق ولایتؓ

مولف

سیدعبدالقادرمجاہد

نبیرہ سلطان الواعظین حضرت سیدعیسیٰ حاجی میاںؒ

فقیر سید یعقوب باقر منظور مرحوم

فیضانِ بندگی میاں

شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ

میاںؓ شعورِ بصیرت ہمیں دیا تم نے
بفیضِ دید کیا عارفِ خدا تم نے

دکھا کے عشقِ الٰہی کا راستہ تم نے
خدا شناسی کا روشن کیا دیا تم نے

بنا کے الفتِ مہدیؑ کو رہنما تم نے
وفا کا کردیا آباد میکدہ تم نے

تمہاری پاکیٔ دامن ہمارے دست خطا
کرم ہے اس پہ بھی اپنا بنالیا تم نے

قسم خدا کی اس اک نقطۂ محبت سے
بنادیا ہے بصیرت کا دائرہ تم نے

تمہاری ذات ہے قائم مقامِ مہدیؑ کی
بشانِ مہدی موعودؑ کی دعا تم نے

نسیم خلدِ بریں کا یقیں ہونے لگا
جو اپنے دامنِ نسبت کی دی ہوا تم نے

ہمارے دستِ دعا دوست کے لئے نہ اُٹھے
تمہاری شان کہ دشمن کو دی دعا تم نے

وہ ظلم و جور مسلسل وہ ہجرت و اخراج
کسی فضا میں بھی ہارا نہ حوصلہ تم نے

صفات و ذاتِ الٰہی کا جو کہ مظہر تھا
''زبانِ حال میاں اُس کو خدا کہا تم نے''

پٹن میں گونج اُٹھی جب اذانِ دعوتِ دید نظر کے سامنے دیکھا خدا نما تم نے
خدا کی دید تھی جس کی نظر میں ناممکن دکھا دیا اُسے رویت کا آئینہ تم نے
نہ مانگنے پہ بھی دامن مرا بھرا رکھا طلب جو کی تو طلب سے سوا دیا تم نے
تمہارے حق میں بشارت ہے ''ہم وجودی'' کی امام پاکؑ کا وہ قرب پالیا تم نے

بفیضِ علم و یقیں اعتراف کرتے ہیں
ہمیں بنایا ہے بے شک حق آشنا تم نے

خدا گواہ میاںؓ اپنا گوہرِ مقصود بشکلِ مہدی موعودؑ پالیا تم نے
فنائے ذات کی منزل میں خود کو پہنچا کر ''جمال دوست'' کا جلوہ دکھا دیا تم نے
مٹا کے راہِ خدا میں متاعِ جاں اپنی خدا پرستی کا دریا چڑھا دیا تم نے
پلا کے بادۂ توحید جام نسبت سے انا کی قید سے ہم کو چھڑا دیا تم نے

تمہارے فیضِ نظر سے یہ دل منور ہے
شبِ سیاہ کو روشن بنایا تم نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدیق ولایتؓ کی ولادت باسعادت

صدیق ولایت شاہ خوندمیرؓ کے اجداد میں سے جو حسینی سید ہیں جن کا سلسلہ حضرت امام حسینؓ سے ملتا ہے۔جن کا اسم گرامی حضرت سید نعمت اللہؒ ہے۔ بغداد سے مرد (ترکی) گئے پھر وہاں سے بخارا تشریف لے گئے اوران کی اولاد میں سے حضرت بندگی میاںؓ کے دادا جن کا نام سید خوندمیر ہے وہ بخارا سے ہندوستان کے شہر آگرہ کے قریب بیانہ میں تشریف لائے جس کو باڑی بھی کہتے ہیں۔اس کے چندسال بعد گجرات کی طرف ہجرت کی اور شہر پیراں پٹن جس کو نہروالہ بھی کہا جاتا ہے، میں قیام کیا۔ بندگی میاںؓ کے والد کا اسم گرامی حضرت سید موسیٰ (عرف چھجو) تھا۔اور بندگی میاںؓ کی والدہ کا اسم گرامی بی بی خونزا ابوا تاج تھا۔اور بی بی کے والد کا نام حضرت ملک مودودؒ اور دادا کا اسم گرامی حضرت ملک یعقوبؒ باڑی وال تھا اور آپ کا سلسلہ صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔سید الشہداء، بدر منیر، مقبول معبود، امیر کبیر، امجد سادات، سراج منیر، حامل بارامانت حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ صدیق ولایت کی ولادت باسعادت ۸۸۶ھ میں بمقام پیراں پٹن ہوئی۔اس قت آپ کے والد کی عمر بیس سال تھی۔(شواہد ولایت۔۱۲۷)

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے بچپن ہی میں والد کی شہادت

جب حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی عمر مبارک تین سال کی ہوئی انہی دنوں میں سلطان محمود بادشاہ گجرات کو خیال ہوا کہ وہ کافروں کے قلعہ چرار پر فوج کشی کرے جہاں شرارت پسند اور سرکش کفار جمع ہو کر اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔اسی لئے اس نے باڑی وال قبیلہ کے بہادر اور نامور لوگ جو اس کی فوج میں تھے اُن میں سے حضرت سید موسیٰ اوران کے دو

ساتھیوں کو سردار مقرر کر کے کفار سے مقابلہ کرنے بھیجا۔ اور اس معرکہ میں ان کو کامیابی بھی نصیب ہوئی مگر حضرت سید موسیٰ اور دوسرے سپاہی شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ ۸۹۰ھ کا ہے اُس وقت حضرت موسیٰ کی عمر چوبیس سال تھی۔ حضرت موسیٰ کے شہید ہو جانے کے بعد ملک نصیر الدین مبارز الملک جو بی بی بوا تاج کے چچا ہوتے ہیں ان سے مشورہ کر کے ملک خدا بخش جو بندگی میاںؓ کے حقیقی ماموں ہیں، بی بی اور بھانجوں کی کفالت کی ذمہ داری لے لی اس طرح حضرت بندگی میاں نے اپنا بچپن اپنے ننھیال میں گذارا۔ (دفتر اول، جلد دوم۔ ۵۰،۴۹)

بندگی میاںؓ بچپن ہی سے کافی دانشمند اور فراست گو تھے

روایت ہے کہ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے فراست و حکمت درجۂ کمال تک عطا فرمائی تھی جس کا اظہار کئی واقعات سے ہوتا ہے۔ مگر یہاں صرف ایک واقعہ قلمبند کیا جا رہا ہے۔ ملک نصیر الدین نے اپنی عالی شان عمارت بنوانے کے لئے اُس وقت کے بہترین انجنیئر کو طلب کر کے عمارت بنوانے کے لئے کہا۔ جب اس نے عمارت بنوانا شروع کی۔ مگر اُس عمارت کی بنیاد کی گہرائی عمارت کی اونچائی اور چوڑائی کے لحاظ سے کم تھی۔ اتفاق سے حضرت بندگی میاںؓ کا گذر اس عمارت کی طرف سے ہوا جب آپؓ دیکھا کے عمارت کے لحاظ سے پایہ میں کچھ کمی ہے تو آپؓ نے فرمایا اس عمارت کے لحاظ سے پایہ اور گہرا ہونا چاہئے تھا۔ جب یہ بات اس شاہی انجنیئر تک پہنچی وہ بغور جائزہ کے بعد اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور بندگی میاں کے مشورہ کے مطابق اور گہرا پایہ کھدوایا۔ اس کم عمری اور کم سنی کے باوجود بندگی میاں کی دانشمندانہ سوجھ اور فراست دیکھ کر ہر کوئی تعجب کرتا' تھا اُس وقت بندگی میاں کی عمر صرف چار سال تھی۔

(دفتر اول، جلد دوم۔ ۵۶)

بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شخصیت وہ ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی ہوتی

ہے۔اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو پیدائش ہی سے وہ سب کچھ عطا کیا جاتا ہے جو عام لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہیں رہتا، بندگی میاںؒ نے عمارت کی تعمیر کے متعلق جو کچھ بھی فرمایا وہ عام لوگوں کیلئے تو تعجب خیز ہوسکتی ہے مگر اللہ والوں کے نزدیک یہ معمولی سا واقع ہے۔ بندگی میاںؒ کی فراست وحکمت درجۂ کمال پر ہونا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، اُن کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر وہ علم عطا کیا ہے جو ایک خلیفہ ءمہدی موعودؑ میں ہونا چاہیئے ،اور بندگی میاںؒ کی شان وہ ہے کہ بندگی میاںؒ کو خاتمِ ولایتِ محمدیؐ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذات میں سیر حاصل ہے یعنی جو علم اللہ تعالیٰ نے مہدی موعودؑ کو عطا فرمایا وہی علم حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کو بھی حاصل تھا۔

بندگی میاںؒ کی والدہ کا اس دنیا سے پردہ فرمانا

بندگی میاںؒ بچپن ہی سے دنیا اور دنیا داروں کو پسند نہیں کرتے تھے۔آپؒ کو لگاؤ تھا تو صرف اللہ والوں سے، فقراء سے، علماؤں سے،اور آپؒ اللہ والوں کی باتیں، دیدار خدا کی باتیں بہت دلچسپی سے سنتے تھے۔اور اپنا زیادہ تر وقت تنہا اللہ کے ذکر میں گذارنا آپؒ کا محبوب مشغلہ تھا۔جب آپ کی عمر نو سال کی ہوئی تو آپؒ کے دل میں اللہ کی محبت اور اس کا عشق اس قدر بڑھتا گیا کہ آپؒ کو کوئی بھی بزرگ ہستی نظر آتی فوراً ہی آپؒ ان کے پاس جاکر فرماتے کیا آپ مجھے دیدار خدا کرواسکتے ہیں ۔؟ جو بھی بزرگ آپ کی باتیں سنتا دنگ رہ جاتا کیونکہ اتنی چھوٹی سی عمر جس میں بچے کھیل کود، شرارتوں میں مصروف رہتے ہیں مگر آپؒ دیدار خدا کی باتیں کرتے تھے۔ اور وہ بزرگ فرماتے شہزادے یہ کام ہر کس وناکس کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو اللہ کا خلیفہ مہدیؑ کی ذات کا خاصہ ہے۔یہ زمانہ ظہور مہدیؑ کا ہے انتظار کیجئے۔اللہ آپؒ کی آرزو پوری کرے گا۔جب آپؒ دس یا گیارہ سال کے ہوئے تو آپؒ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔(دفتر اول، جلد دوم۔۵۷)

بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کا بچپن عام بچوں کی طرح نہیں تھا بلکہ آپؒ عام بچّوں کی طرح

نہیں تھے۔ بچپن سے ہی آپؓ کو دیدار خدا کی آرزو تھی، جب بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ چھوٹے تھے تب دوسرے بچے کھیل کود، لڑائی جھگڑے میں مصروف رہتے تھے مگر بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اللہ تعالی کے دیدار کی خواہش موجیں مار رہی تھیں، اسی وجہ سے آپؓ زیادہ تر اپنا وقت تنہائی میں گذارتے تھے اگر کوئی اللہ والا نظر آجاتا تو آپؓ ان کے پاس جا کر اللہ تعالی کے دیدار کی خواہش ظاہر کرتے، اُس وقت کا کوئی بھی صوفی کوئی بھی ولی آپؓ کی اس خواہش کو پورا کرنے سے معذرت کر دیتا اور کہتا یہ زمانہ ظہور مہدیؑ کا ہے آپؓ انتظار کیجئے۔ دیدارِ خدا کرانے کا کام اللہ کے خلیفہ مہدیؑ کی ذات کا خاصہ ہے آپؓ کی اس آرزو کو اللہ ضرور پوری کرے گا۔ بندگی میاںؓ جب دس گیارہ سال کے ہوئے تو آپؓ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا، اس کم عمری ہی میں آپ یتیم ویسیر ہو گئے۔ ایسے حالتوں میں جن کے والدین کا انتقال ہو جاتا ہے ہو وہ بچے غلط راستوں پر پڑ جاتے ہیں مگر یہاں پر ایسا نہیں تھا کیونکہ ازل ہی سے اللہ تعالی نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اپنا قرب عطا کیا تھا۔ اس لئے وہ بچپن ہی سے اللہ تعالی سے بے انتہا عشق ومحبت کرتے تھے اور اس کا دیدار کرنا چاہتے تھے، جب آپؓ کی ملاقات پہلی بار مہدی موعودؑ سے ہوتی ہے تو اللہ تعالی نے آپؓ کی دیدارِ خدا کی آرزو بھی مہدی موعودؑ کے ذریعہ پوری کر دی۔

دنیاوی منصب حاصل کرنے پر بندگی میاں کی اپنے بھائی سے ناراضگی

بندگی میاںؓ کے ماموں ملک خدا بخش جو میاںؓ کی پرورش فرما رہے تھے اُن سے ان کے چچا مبارز الملک نے ایک تجویز رکھی کہ وہ بادشاہ سلطان محمود کے پاس جا کر میاں عطن کے لئے پانچ سو سواروں کی وزارت اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے لئے اپنی دو ہزار گھوڑوں کی وزارت کا منصب حاصل کر لینگے۔ اور پھر بعد میں بادشاہ سے خواہش کر کے اپنے لئے ایک نیا منصب حاصل کر لینگے۔ اس مشورہ کو ملک خدا بخش اور دوسرے سب ہی لوگوں نے پسند کیا اور متفق ہو گئے۔ اس

کے بعد مبارز الملک بادشاہ کے پاس جا کر اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور بادشاہ آپ کی بات مان کر میاں سید خوندمیرؓ اور میاں عطنؒ کو وزارت و منصب عطا کرتا ہے۔ اور شاہی فرمان جاری کرتا ہے۔ ملک مبارز الملک فرمان شاہی لے کر پیراں پٹن آئے اور ملک بخنؒ جو بندگی میاںؓ کی والدہ کے چچا زاد بھائی ہیں انہیں اور ملک خدا بخش کو گجرات کے سلطان سے جو گفتگو ہوئی وہ ساری روداد سنانے کے بعد وہ شاہی فرمان ان دونوں حضرات کے حوالے کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ لوگ میاںؓ سے زیادہ قریب ہیں اس لئے آپ لوگ جا کر میاںؓ کو منصب اور وزارت قبول کرنے کے لئے راضی کریں۔ جب یہ دونوں حضرات بندگی میاںؓ کے پاس جاتے ہیں اور میاںؓ سے اس بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو میاںؓ ساری گفتگو سننے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے منصب اور وزارت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ بندہ کا بھائی طالبِ دنیا ہو گیا ہے۔ اس لئے آج کے بعد میں اپنے بھائی کا چہرہ نہیں دیکھوں گا۔

(دفتر اول، جلد دوم۔ ۶۱،۵۹)

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی ہستی وہ ہستی ہے جن کو دنیا اور دنیا داروں سے کسی قسم کا واسطہ نہیں تھا، وہ تو اللہ اور اللہ والوں کے دیوانے تھے بھلا اُن کو دنیاوی منصب اور وزارت کی کیا ضرورت تھی اور یہ چیزیں انہیں کہاں پسند آتی تھی۔ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے تو بچپن ہی سے اپنے آپ کو اللہ تعالی کے حوالے کر دیا تھا، بچپن ہی سے آپؓ کے چہرے پر ایسا رعب تھا کہ کوئی بھی دنیادار آپؓ کو غور سے دیکھ نہیں پاتا تھا کیونکہ جیسے ہی کسی دنیادار کی آپؓ کے چہرہ پر نظر پڑتی تو اُس پر ایک قسم کی ہیبت طاری ہو جاتی تھی اور اللہ والے جب آپؓ کا چہرہ دیکھتے تو آپؓ کے چہرہ پر نور برستا دکھائی دیتا تھا۔ ایسی پاک ہستی کے سامنے جب آپؓ کے ماموں نے دنیاوی منصب اور وزارت کی پیش کش کی تو آپ صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے

ماموں سے کچھ نہیں کہا بلکہ اپنے چھوٹے بھائی سے کافی ناراض ہو گئے ،اس کی وجہ یہ تھی کہ آپؒ کے چھوٹے بھائی نے منصب اور وزارت قبول کر لی تھی، اپنے چھوٹے بھائی کے اس قدم سے آپؒ کو بہت تکلیف ہوئی اور آپؒ نے اپنے چھوٹے بھائی کا چہرہ کبھی بھی نہیں دیکھنے کا ارادہ کرلیا۔

بندگی میاںؒ کی پیر کامل کی تلاش

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کی عمر مبارک جب سولہ سال ہوئی تو ملک مبارز الملک نے اپنے بھتیجوں سے مشورہ کر کے بندگی میاںؒ کو کسی کا مرید کروانا چاہا تا کہ پیر کے مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے وہ اپنے پیر کی بات ضرور سنیں گے اور دوسری تجویز یہ پیش کی کہ بندگی میاںؒ کی شادی کروادی جائے تا کہ انہیں اپنے گھر کی فکر اور ضروریاتِ زندگی کا خیال پیدا ہوگا تو انہیں مجبوراً نوکری کرنی پڑے گی۔ یہ مشورے چل ہی رہے تھے کہ انہی دنوں بندگی میاںؒ کے حقیقی ماموں ملک خدا بخش کا انتقال ہو جاتا ہے۔اس کے کچھ دن بعد ملک مبارز الملک اپنے دوسرے بھتیجے حضرت ملک بخنؒ کو یہ ذمہ داری دیتے ہیں کہ وہ بندگی میاںؒ کو کسی پیر کا مرید کروادیں۔ایک دن حضرت ملک بخنؒ بندگی میاںؒ کو لے کر اس وقت کے مشہور و معروف بزرگ شاہ مودود چشتی کی خدمت میں لے کر جاتے ہیں جب وہاں پر پہنچتے ہیں اور ان سے ملاقات ہوتی ہے تو شاہ مودود خوب تعظیم و تکریم بجالاتے ہیں۔لیکن مرید نہیں کرتے اور فرماتے ہیں کہ قبلہ باڑی وال کے تمام لوگوں کا سلسلہ مخدوم شیخ احمد کھٹو سے نسبت رکھتا ہے۔اسی لئے میں پہلے مبارز الملک سے دریافت کروں گا کہ بندگی میاں کو اپنا مرید کروں یا نہیں کروں۔ ملک بخنؒ ،شیخ احمد سے اجازت لے کر اٹھے اور بندگی میاں کو اپنے ساتھ لے کر گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ واپسی میں بندگی میاںؒ بہت ناراض تھے اور فرمایا مجھے ان کا مرید نہیں بننا جو دنیا میں ملک سے اجازت لے کر مرید کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن بھی ملک سے پوچھ کر شفاعت کرے گا۔اس کے بعد خود میاںؒ

پیر کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے! پیر ایسا ہونا چاہئے کہ قیامت کے دن اگر فرشتے مرید کو دوزخ کی طرف لے جانے لگیں تو اُس وقت ہاتھ تھامنے والا ہو اور فرشتوں سے مرید کو چھڑا لینے والا ہو۔ پیر کے کہنے پر فرشتے مرید کو چھوڑ دیں‘ ایسا ہونا چاہئے پیر کامل۔اس کے چند دنوں بعد مبارز الملک نے میاںؒ کو مخدوم شیخ احمد کھٹو کے سلسلہ میں مرید کرانے کے لئے ان کے خلیفہ کے پاس بھجوایا۔ جب میاںؒ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کا خلیفہ مرید کا ہاتھ پکڑ کر مخدوم علیہ الرحمہ کی قبر پر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہارے پیر مخدوم ہیں۔میاںؒ نے مرید کئے جانے کے اس طریقہ کو دیکھا تو تلقین نہیں ہوئے اور فرمایا کہ پیر کو تو حاضر ہونا چاہئے تا کہ مرید کو راہ بتلائے اور اس کی مشکلات کو بروقت حل کردے۔ایسے کام قبر سے کیسے ہو سکتے ہیں۔اور پھر وہاں سے بغیر مرید ہوئے واپس ہو گئے۔ اس کے کچھ دن بعد مبارز الملک نے میاںؒ کو شیخ مان کے پاس جن کا لقب شیخ الاسلام تھا ملک بخن کے ساتھ مرید ہونے کے لئے روانہ کیا۔ شیخ الاسلام نیک اور متقی تھے اور بادشاہ گجرات ان کا مرید تھا۔انہوں نے میاںؒ کی خوب تعریف کی اور میاں کے والد اور دوسرے رشتہ داروں کی تعریف کی اور کہاں بادشاہ سلطان محمود میرے معتقد ہیں جب میں بادشاہ کے پاس جاؤں گا تو بادشاہ سے کہہ کر آپ کے والد کا منصبِ وزارت آپ کے نام جاری کراؤں گا۔بندگی میاںؒ یہ سنتے ہی اٹھ کھڑے ہو گئے اور شیخ سے اجازت لئے بغیر وہاں سے باہر چلے آئے۔بندگی میاںؒ کی اس حرکت سے شیخ پریشان ہو گئے، شیخ کی پریشانی دیکھ کر ملک بخن نے شیخ کو تسلی دی اور شیخ سے اجازت لے کر واپس ہو گئے۔راستے میں ملک بخن نے میاں سید خوندمیرؒ سے کہا شیخ نے آپ سے ایسی کونسی بری بات کہی کہ آپ اس قدر ناراض ہو گئے اور اجازت لئے بغیر واپس ہو گئے۔بندگی میاںؒ نے فرمایا! مرید ہونے سے ہمارا مقصد اللہ کا دیدار کرنا ہے۔مگر شیخ نے پہلی ہی گفتگو میں بدترین و بدصورت دنیا کو خوبصورتی کے چار چاند لگا کر پیش کیا اور مجھے دنیا کی

طرف راغب کر رہا ہے۔اسی لئے میں جان گیا کہ میرا مقصود اس جگہ ہرگز حاصل نہ ہو سکے گا اسی لئے میں وہاں سے بغیر اجازت لئے لوٹ آیا۔(دفتر اول،جلد دوم۔٦٧،٦٤)

بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ قومِ مہدویہ کا وہ نایاب نگینہ ہے جن کی سیرت مبارکہ جیسی سیرت پانے کی آرزو رکھنا تو جائز ہے مگر اُن کی جیسی سیرت پانا مشکل ہی نہیں قریب ناممکن ہے۔اللہ تعالی نے بہت کم ایسے بندوں کو پیدا فرمایا ہے جو ازل سے ہی اس کے مقرب بندوں میں شامل تھے اُن ہی نایاب اور مقرب بندوں میں بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ شامل ہیں۔بندگی میاںؓ کو بچپن ہی سے خدا کا دیدار کرنے کا بے انتہا شوق تھا اسی لئے بندگی میاںؓ ایسے اللہ والوں سے ملنے کے شوقین تھے جو اُن کو اللہ کا دیدار کرا سکے مگر بندگی میاںؓ کو ہر وقت مایوسی کا ہی سامنا کرنا پڑا کیونکہ اللہ کا دیدار کروانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔بندگی میاںؓ اپنے دور کے جید مشائقینِ اکرام کے پاس بھی یہی آرزو لیکر جایا کرتے تھے مگر جب اُن جید مشائقینِ اکرام سے بات چیت ہوتی تو بندگی میاںؓ کو ایسا محسوس ہوتا کے وہ دنیا داروں کی محفل میں بیٹھے ہیں ، بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے تنگ آکر کسی بھی مشائق سے مرید ہونے کا ارادہ ہی چھوڑ دیا،الغرض جب حضرت ملک بخن کی ملاقات مہدی موعودؑ سے ہوتی ہے اور آپ مہدی موعودؑ کے بلند اخلاق اور بیان قرآن سے متاثر ہو کر گھر تشریف لاتے ہیں اور اس کا ذکر بندگی میاںؓ سے کرتے ہیں تو بندگی میاںؓ فوراً مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں، جیسے ہی بندگی میاںؓ مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور مہدی موعودؑ کا دیدار کرتے ہیں بندگی میاںؓ کی مراد پوری ہو جا تی ہے یعنی بندگی میاںؓ کو اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہو جاتا ہے۔

بندگی میاںؓ کی مہدی موعودؑ پر نظر پڑتے ہی خدا کا دیدار ہونا

مہدی موعود علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی تبلیغ کے

لئے ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپؑ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق جونپور سے ہجرت کرتے ہوئے دانا پور، کالپی، چندیری، چاپانیر، مانڈو، دولت آباد، احمد نگر، بیدر، گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، ڈابول بندر، ہوتے ہوئے جدّہ پہنچے اور پھر وہاں مکہ مکرمہ پہنچے اور ۹۰۱ھ میں حج ادا کیا اور اللہ تعالی کے حکم سے پہلی بار مقامِ ابراہیم رکنِ یمانی کے درمیان مجمع کثیر میں مہدیت کا دعویٰ فرمایا۔ اور کہا ''جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے'' حضرت شاہ نظامؓ، قاضی علاء الدین بیدریؓ اور ایک عرب (خضرؑ) نے آمنا وصدقنا کہا اور بیعت کی۔ پھر مہدی موعودؑ وہاں سے ہجرت اور تبلیغ کرتے ہوئے ہندوستان آئے اور شہر احمد آباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام فرمایا۔ اور ۹۰۳ھ میں دوسری بار مہدیت کا دعویٰ فرمایا۔ اور ۹۰۴ھ میں پٹن تشریف لائے اور خان سرور کے حوض کے کنارے جہاں قاضی قادنؒ کا روضہ ہے قیام فرمایا۔ اور گجرات کے بارے میں فرمایا کہ عشق جونپور سے اٹھا گجرات پر برسا اور فرہ مبارک میں مدفون ہوگیا۔ اور فرمایا ملک گجرات عشق کی کان ہے۔ مہدی موعودؑ نے گجرات کی فضیلت کے تعلق سے بہت سے نقلیات فرمائے ہیں۔ مہدی موعودؑ نے جہاں پر قیام فرمایا تھا اس کے قریب ہی شاہ رکن الدین مجذوب رہتے تھے۔ انہوں نے جب آپؑ کے آنے کی خبر سنی تو فوراً استقبال کیلئے پہنچے اور بعد میں مہدی موعودؑ اور اصحاب کے لئے روٹی اور موز سے ضیافت کی۔ اسی وقت حضرت ملک بخنؒ اپنی مرحوم بیوی پر فاتحہ پڑھنے قاضی قادن کے روضہ مبارک آئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شاہ صاحب کے خادم کسی بزرگ کی ضیافت میں مصروف ہیں تو انہوں نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ شاہ صاحب نے حضرت مہدی موعودؑ اور ان کے اصحاب کی ضیافت کا حکم دیا ہے تو آپ بھی بڑے مشتاق ہوئے کہ وہ کون سی ہستی ہے جس کی شاہ صاحب ضیافت کر رہے ہیں۔ جیسے ہی تھوڑا آگے بڑھے مہدی موعودؑ کی نظر ملک بخنؒ پر پڑی اور آپؑ نے اپنی عادت کے مطابق حضرت کا اصلی نام ملک برخوردار کہہ کر

پکارا۔ یہ نام سنتے ہی ملک بخن تعجب میں پڑ گئے اس نام سے میرے گھر والوں کے سوائے کوئی واقف نہیں ہیں۔ بس اسی تذبذب میں تھے کہ۔ ملک بخن کی بھی نظر مہدی موعودؑ کے مبارک چہرہ پر پڑی جیسے ہی آپؓ نے مہدی موعودؑ کو دیکھا آپؓ کی حالت ہی تبدیل ہوگئی۔ مہدی موعودؑ کے بلند اخلاق اور آپؑ کا بیان قرآن سن کر دنیا کی محبت ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد ملک بخنؓ نے دل سے مہدی موعودؑ کی تصدیق کی اور مرید ہوگئے۔ جب گھر واپس جانے کا وقت آیا مہدی موعودؑ سے اجازت مانگی کہ ایک طالبِ خدا ہے جس کو میں آپؑ کے حضور میں لانا چاہتا ہوں۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بندہ کو انہی کے لئے یہاں لایا ہے۔ ملک بخنؓ فوراً مہدی موعودؑ سے اجازت لے کر حضرت شاہ خوند میرؓ کی خدمت میں پہنچے اور فرمایا آپ جیسا پیر چاہتے تھے ویسا ہی پیر کامل واکمل اور پیغمبر صفات ولی کو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے یہاں پر بھیجا ہے۔ ملک بخنؓ کی اس خوشخبری کو سن کر حضرت بندگی میاں شاہ خوند میرؓ حضرت ملک بخنؓ کو لے کر حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہدی موعودؑ کو حکم ہوا کہ ہمارا بندہ آرہا ہے اُسے ہم تک پہنچادے۔ جیسے ہی بندگی میاںؓ، مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور بندگی میاںؓ کی نظر مہدی موعودؑ پر پڑتی ہے آپؓ جذبہ حق میں ڈوب جاتے ہیں، پھر مہدی موعودؑ نے بندگی میاں سید خوند میرؓ کا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور ذکر خفی کی تلقین فرمائی۔ جب بندگی میاں کو ہوش آیا تو مہدی موعودؑ نے پوچھا بھائی سید خوند میرؓ کیا دیکھے؟ بندگی میاںؓ نے فرمایا ''چھوٹے بندہ کی آنکھ اگر بندہ نے مہدی کو دیکھا میں نے تو اپنے خدا کو دیکھا''۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا ''خدا ہو سو خدا کو دیکھے'' یہ واقعہ ۹۰۴ھ کا ہے۔ (شواہد ولایت۔ ۱۳۶)

مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے ۹۰۴ھ میں جب پٹن شریف پہنچے اور خان سرور کے حوض کے کنارے جہاں قاضی قادنؓ کا روضہ ہے قیام فرمایا اور گجرات کی بہت تعریف فرمائی۔

اسی وقت حضرت ملک بخنؓ اپنی مرحوم بیوی پر فاتحہ پڑھنے قاضی قادن کے روضہ مبارک آئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شاہ صاحب کے خادم کسی بزرگ کی ضیافت میں مصروف ہیں تو انہیں بہت تعجب ہوا کہ ایسی کون سی ہستی ہے جس کی شاہ صاحب ضیافت کرر ہے ہیں تھوڑا آگے بڑھکر دیکھا تو مہدی موعودؑ کی نظر ملک بخنؓ پر پڑی اور آپؑ نے اپنی عادت کے مطابق حضرت بخن کا اصلی نام ملک برخوردار کہہ کر پکارا۔ یہ نام سنتے ہی ملک بخن تعجب میں پڑ گئے کہ کون ہے جو مجھے اس نام سے پکار رہا ہے میرے گھر والوں کے سوائے اس نام سے کوئی بھی واقف نہیں ہے اسی تذبذب میں ملک بخنؓ کی نظر بھی مہدی موعودؑ پر پڑ گئی، جیسے ہی آپؓ نے مہدی موعودؑ کو غور سے دیکھا آپؓ کے دل سے دنیا کی محبت ختم ہوگئی اور اللہ تعالی کی محبت پیدا ہوگئی۔ پھر آپؓ نے فورا مہدی موعودؑ کی بیعت کی اور مہدی موعودؑ کے سامنے ایک درخواست پیش کی کہ آپؓ ایک طالب خدا کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں لانا چاہتے ہیں۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا بندہ اسی واسطہ آیا ہے۔ لہذا آپ انہیں بندہ کے پاس لے آئیں۔ جب ملک بخنؓ بندگی میاںؓ کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں لے آتے ہیں اور جب مہدی موعودؑ کے دائرہ کے قریب پہنچتے ہیں تو مہدی موعودؑ کو اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے، اے سید محمد! ہمارا بندہ آرہا ہے اُسے ہم تک پہنچادے۔ جیسے ہی بندگی میاںؓ، مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور بندگی میاںؓ کی نظر مہدی موعودؑ پر پڑتی ہے تو بندگی میاںؓ جذبہ حق میں ڈوب جاتے ہیں، جب ہوش آتا ہے تو مہدی موعودؑ نے بندگی میاں سے سوال کیا تم نے کیا دیکھا تو بندگی میاںؓ فرماتے ہیں ''چھوٹے بندہ کی آنکھ اگر بندہ نے مہدی کو دیکھا میں نے تو اپنے خدا کو دیکھا''۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا'' خدا ہو سو خدا کو دیکھے'' اس نقل مبارک کا مطلب سمجھنے سے قاصر علماء سوواویلا مچادیتے ہیں، جبکہ ایسا ہی ایک واقعہ دورِ نبوت میں بھی ہو چکا ہے۔ ایک وقت شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ مسجد نبوی میں آئے وہاں پر حضور

اکرمؐ بیٹھے ہوئے تھے جیسے ہی حضورؐ کی نظر مولا علیؓ پر پڑتی ہے آپؐ آواز دے کر حضرت علی کو بُلا کر فرماتے ہیں، اے علی تم نے مجھ کو دیکھا ہے؟ مولا علیؓ فرماتے ہیں: جی ہاں رسول اللہؐ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوبارہ رسول اللہﷺ حضرت علیؓ سے پوچھتے ہیں، اے علیؓ تم نے مجھ کو دیکھا ہے؟ مولا علیؓ تھوڑا پریشان ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں جی ہاں رسول اللہؐ میں نے آپؐ کو دیکھا ہے اور اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ تیسری بار رسول اللہﷺ حضرت علیؓ سے پوچھتے ہیں، اے علیؓ تم نے مجھ کو دیکھا ہے؟ اب حضرت علیؓ کے سارے بدن میں جھرجھری پیدا ہونے لگتی ہے اور سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے اور اسی پریشانی کے عالم میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں جی ہاں رسول اللہؐ میں نے آپؐ کو دیکھا ہے اور میں آپؐ کو بچپن سے دیکھتا آ رہا ہوں، میں نے آپؐ کو گھر میں دیکھا، بیت اللہ میں دیکھا، میدانِ جنگ میں دیکھا، سفر میں دیکھا، حضر میں دیکھا، خوشی میں دیکھا، غم میں دیکھا، مسکراتے ہوئے دیکھا، عبادت کرتے ہوئے دیکھا، خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، بیماری میں دیکھا، تندرستی میں دیکھا، اور اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر مولا علیؓ گھر چلے جاتے ہیں اور بی بی فاطمہؓ سے فرماتے ہیں مجھے کپکپی ہو رہی ہے مجھے کچھ اُڑادو۔ بی بی فاطمہؓ، مولا علیؓ کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہیں اور مولا علیؓ سے اُن کی پریشانی کا سبب دریافت فرماتی ہیں تو مولا علیؓ سارا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ بی بی فاطمہؓ سارا واقعہ سننے کے بعد فرماتی ہیں میں ابھی بابا جان کو بُلا کر پوچھتی ہوں کہ ماجرا کیا ہے؟ اسکے بعد بی بی فاطمہؓ نے کسی کو بھیج کر رسول خداﷺ کو بلوا بھیجا اور جب رسول خداﷺ، بی بی فاطمہؓ کے گھر آئے تو بی بی فاطمہؓ نے رسول خداﷺ سے فرمایا آپﷺ علیؓ کو اپنا دیدار کیوں نہیں کروا دیتے۔ رسول خداﷺ فوراً حضرت علیؓ کے پاس جا کر حضرت علیؓ کو پنا دیدار کروا دیتے ہیں۔ جیسے ہی مولا علیؓ، رسول خداﷺ کا دیدار کرتے ہیں جذبہ حق میں ڈوب جاتے ہیں۔ یہ ایسا ہی واقعہ تھا جو مابین مہدی موعودؑ اور بندگی میاں

کے درمیان میں ہوا تھا۔یعنی ’’خدا ہو سو خدا کو دیکھے‘‘۔

بندگی میاں کا بطور نذرانہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنا سر پیش کرنا

مہدی موعودؑ استغراق ہی کی حالت میں بندگی میاںؓ کو نماز عصر کے لئے لے آئے اسی حالت میں بندگی میاںؓ نے عصر‘ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی۔ بعد نماز عشاء مہدی موعودؑ جب سلام پھیرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور صحابہ حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے اس وقت مہدی موعودؑ نے حضرت صدیق ولایتؓ سے کہا بھائی سید خوندمیرؓ، آپ کے ساتھ جو معاملہ ہوا ہے کہو؟ بندگی میاںؓ نے فرمایا حضور پر سب روشن ہے۔مہدی موعودؑ‘ نے فرمایا۔آپ اپنی زبان سے کہو تاکہ تمام بھائی سنیں۔میاںؓ نے عرض کیا عصر کی نماز پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار فرشتے آئے اور آرے سے بندہ کے جسم کے دو حصے کردیئے۔سیدھی جانب کے حصہ کو عمدہ اور نورانی بنا کر بائیں جانب کے حصہ کو ویسا ہی رکھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ’’اے سید خوندمیر تو نے دیکھ لیا تیری ذات سے بشری کثافت کو کسی حد تک دور کردیا ہے‘ یہ تجھ پر ہمارا احسان ہے‘ اس احسان کے بدلہ میں تم ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو۔ بندہ نے عرض کیا اے پروردگار عالم! مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ انہیں تجھ پر قربان کروں۔ البتہ میرے سر کا تحفہ پیش کرتا ہوں قبول فرما۔حکم خداوندی ہوا! اے سید خوندمیر! ہم تیرے سر ہی کے خواہشمند ہیں جو کوئی ہماری ذات کا طلب گار ہے اسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ بندگی میاں نے باری تعالیٰ میں عرض کیا اے خداوند قدوس یہ ایک سر کیا اگر سو سر بھی ہوتے وہ بھی تیری نذر کردیتا۔اللہ تعالیٰ نے بندگی میاں کی یہ نذر بھی قبول کرلی۔اسی لئے آپؓ کی شہادت سو ساتھیوں کے ساتھ ہوئی۔اس کے بعد دستِ قدرت سے بندگی میاںؓ کا سر تن سے جدا ہوگیا اور اسی حالت میں حضرت نے عصر‘ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی بعد نماز عشاء سر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پھر تن مبارک پر آ گیا اور ارشادِ خداوندی ہوا اے

سید خوندمیر! یہ تمہارا سر ہماری امانت ہے جس وقت بھی ہم طلب کریں بلا عذر ادا کرنا ہوگا۔ یہ تمام کیفیت بندگی میاںؓ سے سن کر مہدی موعودؑ نے فرمایا! بھائی سید خوندمیر تم پوری تیاری سے آئے تھے چراغ بتی اور روغن موجود تھا لیکن اس کو سلگانا باقی تھا' اب اس کو چراغ ولایت محمدیؐ سے روشن کر دیا گیا ہے۔ پھر مہدی موعودؑ نے یہ آیت'' اَللّٰـهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاح '' ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَب '' دُرِّیّ '' يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَار '' ط نُوْر '' عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰـهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰـهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْم '' o پڑھ کر فرمایا یہ آیت سید خوندمیر کے حق میں ہے اور اس کے بعد سلام پھیر کے اپنے حجرہ میں تشریف لے جانے لگے تو بندگی میاںؓ نے کہا بندہ حضرتؑ کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے مشرف ہونا چاہتا ہے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ اب تم بندہ کی رضا سے واپس جاؤ تم کو اللہ تعالیٰ اپنے مقصود کے لئے خود لائے گا۔ ملک برخوردار مہدی موعودؑ سے اجازت لے کر بندگی میاںؓ کو واپس گھر لے گئے۔ (شواہد ولایت۔۱۴۰،۱۳۴)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے مہدی موعودؑ کی پٹن سے بڑلی کو روانگی

پٹن کے علمائے سوء پریشان تھے کہ ہر روز عام وخاص لوگ مہدی موعودؑ کی تصدیق فرمارہے ہیں اسی لئے انہوں نے بادشاہ گجرات کو مہدی موعودؑ کے اخراج کے لئے مجبور کیا تو بادشاہ نے اخراج کا حکم صوبہ دار پٹن ملک مبارز الملک کو بھیجا۔ انہوں نے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ ملک بخنؓ اور دوسرے اقرباء کے منع کرنے کے باوجود اخراج کا حکم نامہ مہدی موعودؑ کے حضور میں پیش کیا تو مہدی موعودؑ نے فرمایا مبارز الملک تم نے کیوں جلدی کی اور ہمارے اخراج کی بدنامی

اپنے سر لے لی۔ ہمارے مالک کا ہمیں حکم ہو چکا ہے کہ اے سید محمدؑ ! اب تم اس جگہ سے ہجرت کرتے ہوئے بڑلی جاؤ وہاں پر دعویٰ موکدہ کے اظہار کا وقت آ گیا ہے۔ مہدی موعودؑ اور تمام مہاجرین وہاں سے ہجرت کر کے بڑلی پہنچے اور گاؤں کے باہر تالاب کے کنارے قیام فرمایا۔ اس وقت مہدی موعودؑ کی عمر مبارک ۵۸ سال تھی اور سنہ ۹۰۵ھ تھی۔ بڑلی میں قیام کے دوران کچھ دن بعد ایک روز مہدی موعودؑ اپنی قیام گاہ کے قریب کھرنی کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک بہت بڑا اصحابہ کا گروہ آپؑ کو گھیرے ہوئے تھا۔ یکا یک مہدی موعودؑ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا اور مجمع عام میں سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ''بندہ کو خدا تعالیٰ کا فرمان بہ تاکید ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود خاتم ولایت محمدیؐ ہے۔ اس دعویٰ کا اظہار کر دے۔ اگر نہ کرے گا تو ظالم ہوگا''۔ پس بندہ، خدا کے حکم سے اس دعویٰ کا اظہار کرتا ہے کہ میں ہی مہدی موعود اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تابع ہوں جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔ میرے اس دعوی کے دو گواہ اور مددگار ہیں کلام اللہ اور اتباع محمدؐ۔ یہ حکم مجھ کو خواب یا الہام یا کشف کے طور پر نہیں ہوا بلکہ بلا واسطہ صرف خدائے تعالیٰ کی ذات سے ہوا ہے۔ اس وقت مجھ کو پوری صحت ہے، بیمار نہیں ہوں، پوری عقل رکھتا ہوں، مجنون نہیں ہوں، ہوشیار ہوں، نیند میں اور نشہ میں نہیں ہوں۔ اس مجلس میں (۳۶۰) اصحاب موجود تھے۔ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ جس کو مبارز الملک اپنے گھر کے بالا خانہ میں نظر بند کر دیئے تھے تاکہ بندگی میاںؓ اپنے گھر اور عزیز و اقرباء کو چھوڑ کر مہدی موعودؑ کے مہاجرین میں شامل ہو کر انہی کے ساتھ رہنے نہ لگ جائیں۔ چھ مہینے قید رہنے کے بعد رسیوں کی مدد سے بالا خانہ سے اتر کر مہدی موعودؑ کی خدمت میں عین وقت یعنی دعویٰ موکدہ کے وقت پہنچ جاتے ہیں اور مہدی موعود کے دعوی مہدیت کے وقت سب سے پہلے آپؓ ہی نے آمنا وصدقنا کہا اور دوسرے مہاجرین نے بھی مہدی موعودؑ

کی تصدیق فرمائی۔اس کے بعد بندگی میاںؒ ایک ہفتہ تک مہدی موعودؑ کی صحبت میں رہے اور مہدی موعودؑ کے حکم سے واپس پٹن گئے اسی طرح بندگی میاںؒ کی مہدی موعودؑ کی خدمت میں آمدورفت ہوتی رہی۔(دفتر اول،جلد دوم۔۹۱)

بندگی میاںؒ پھرایک بار اپنے نانا کی قید میں

انہی دنوں اچانک ایک واقعہ ایسا پیش آیا کہ بندگی میاں چھ ماہ تک مہدی موعودؑ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکے۔واقعہ یہ ہے کہ دانتی واڑہ کا راجہ سلطان محمود بیگڑہ کا باجگذار تھا لیکن اچانک وہ بغاوت پر کمر بستہ ہوا اوراس نے خراج دینے سے انکار کردیا۔یہ بات سلطان محمود بیگڑہ کو ناگوار گذری کیونکہ کوئی بھی ماتحت راجہ اگر خراج ادانہ کرے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ جنگ لڑنے کے لئے تیار ہے۔اسی لئے سلطان نے اس بغاوت کا سر کچلنے کا پکّا ارادہ کرلیا تاکہ راجہ کو سبق سکھا سکے۔اس معرکہ کے لئے سلطان نے ملک مبارز الملک (صوبہ دار پٹن) کا انتخاب کیا اور یہ مہم ان کے حوالے کردی۔مبارز الملک نے راجہ کے خلاف فوج کشی کا منصوبہ بنوایا۔اور سوچنے لگے پتہ نہیں اس معرکہ میں کتنا وقت لگے گا۔ایسا نہ ہو کہ بندگی میاںؒ مہدی موعود کے ساتھ نہ جانے کسی انجان مقام پر ہجرت کرتے ہوئے چلے جائیں۔اس پریشانی کا حل انہوں نے ایسا نکالا کہ میاںؒ کو بھی اپنے ساتھ ہی معرکہ میں شامل کرلیا۔ان کے ساتھ ساتھ حضرت ملک معروفؒ جو بندگی میاںؒ کے خالہ زاد بھائی ہیں اور تصدیق مہدیؑ سے مشرف تھے انہیں بھی ساتھ لے لیا اوران دونوں پر پہرہ لگادیا تھا۔فوج کے چند سپاہی ان دونوں کی نگرانی پر مامور تھے۔بندگی میاںؒ نے یہ محسوس کیا کہ یہ بھی ایک قسم کی قید ہے۔بلکہ ان پابندیوں سے تو قید وبند بہتر تھا۔بالآخر بندگی میاںؒ نے ایک تدبیر سوچی اور دونوں مبارز الملک سے کہا کہ گھوڑوں کی نعل بندی کروانا ہے۔اگر اجازت ہو تو ہم دونوں یہ ضروری کام کرآئیں۔مبارز الملک نے اجازت دی اوراس

طرح یہ دونوں باہر نکلے اور سید ھے بڑلی پہنچے وہاں جانے پر معلوم ہوا کہ مہدی موعودؑ یہاں سے چلے گئے ہیں۔ مہدی موعودؑ کا پتہ دریافت کرنے کے بعد دونوں بغیر کہیں رکے مہدی موعودؑ کی خدمت میں ناگور پہنچ گئے۔ اسی اثناء مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے بڑلی سے جالور اور وہاں سے ناگور آ گئے تھے۔ (دفتر اول، جلد دوم ۔۹۲،۹۱)

بندگی میاںؒ کے حق میں قاتلوا وقتلوا کی صفت کا ظہور ہونا

ایک دن ناگور میں حضرت مہدی موعودؑ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا الٰہی بندہ کو تو نے چار صفتیں عطا کی تھی جس میں تو نے تین صفتیں ظاہر فرمائی۔ ہجرت، گھروں سے نکالے جانا اور اللہ کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنا مگر چوتھی صفت ابھی پوری نہیں ہوئی جو قاتلوا وقتلوا یعنی اللہ کی راہ میں قتل کرنا اور شہادت پانا۔ یہ صفت بھی پوری کردے؟ اس پر فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے ازل سے ہی یہ مقدر کر دیا ہے کہ خاتمینؑ پر یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت سید محمد مہدی موعود ﷺ پر کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ نہ ان کو آگ جلائے گی، نہ پانی ڈبوئے گا اور نہ تلوار کارگر ہوگی۔ اس لئے چوتھی صفت کا ظہور تم سے نہیں ہوگا بلکہ اس کا ظہور تیرے کسی صحابی کے ذریعہ ہوگا۔ یہ بیان مہدی موعودؑ نے مجمع صحابہ میں بآواز بلند فرمایا مگر کسی صحابی کا نام نہیں لیا کہ کس کے ذریعہ یہ چوتھی صفت کا ظہور ہوگا۔ یہ بیان سننے کے بعد بندگی میاںؒ نے حضرت شاہ نعمتؒ سے عرض کیا کہ بہتر ہے آپ اس بارے میں مہدی موعودؑ سے یہ سوال پوچھیں کہ آپؑ کے بدل میں کس کو شہادت نصیب ہوگی۔ جب حضرت شاہ نعمتؒ، مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ کر یہ سوال کرتے ہیں تو مہدی موعودؑ نے فرمایا! یہ سعادت سائل کو نصیب ہوگی۔ اس جواب سے شاہ نعمتؒ کو گمان ہوا کہ چونکہ سائل میں ہوں اس لئے وہ بدل بھی میں ہی ہوں جس کے ذریعہ یہ چوتھی صفت قاتلوا وقتلوا کا ظہور ہوگا۔ حالانکہ اصل سائل حضرت بندگی میاںؒ تھے۔ حضرت شاہ نعمتؒ تو بندگی میاںؒ کی

طرف سے مہدی موعودؑ سے سوال پوچھا تھا۔اس کا خلاصہ مہدی موعودؑ نے فرہ مبارک میں کیا کہ قاتلوا وقتلوا کی صفت بندگی میاںؓ سے ہوگی۔(شواہد ولایت۔۱۹۲،۱۹۱)

حضرت بندگی میاںؓ کی حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات

مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے اپنے صحابہ کے ساتھ جیسلمیر پہنچے ،مگر راستے میں بندگی میاںؓ ایک مقام پر حق کے خمار میں مست اور بے خود ہو گئے۔اور مہدی موعودؑ کا قافلہ آگے بڑھ گیا۔جب بندگی میاںؓ کو ہوش آیا جنگل میں اپنے آپ کو تنہا پایا۔اِدھر اُدھر دیکھا اور پریشانی کے عالم میں آگے بڑھتے گئے' شدت کی دھوپ تھی اس پر بھوک کا تقاضہ۔ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کے لئے حضرت خضرؑ کو بھیجا۔حضرتؑ ایک ذبح کی ہوئی بکری نمک' مرچ مسالہ اور پانی لے کر بندگی میاںؓ کی خدمت میں پیش فرمایا اور کہا یہ سب کچھ اللہ نے دیا ہے آپ کھایئے اور آسودہ ہو جایئے۔میاںؓ نے آگ جلا کر بکری کا گوشت بھنا اور کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا۔اس کے بعد خواجہ خضرؑ نے کہا آپؓ اس راستہ سے تشریف لے جایئے۔جب آپؓ اُسی راستے سے جانے لگے راستے میں کنکر' پتھر' پیڑ پودے سے آوازیں آنے لگی کہ مہدی برحق ہے اور میاںؓ اسی آواز کو اپنا رہنما بنا کر راستہ طئے کرتے ہوئے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچے اور قدم بوسی فرما کر راستے کے سارے حالات مہدی موعودؑ سے بیان فرمائے۔یہ واقعات سن کر مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ نے تم کو کان اور آنکھ دیئے ہیں جو تم کو ہر جگہ حق کی آواز سنائی دیتی ہے۔اس کے کچھ دن بعد مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے نگر' ٹھٹھہ' کاہہ نصر پور پہنچے۔(دفتر اول جلد دوم۔۹۶)

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس خاص بندہ کی بھوک پیاس مٹانے کیلئے ایک ذبح کی ہوئی بکری اور پانی اپنے خاص بندہ (نبی) خضر (علیہ السلام) کے ذریعہ (جنت) سے بھیجا، تاکہ اپنا دوسرا خاص بندہ اُسے کھا کر

کچھ توانائی حاصل کرسکیں، اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کو زیادہ آزماتا ضرور ہے مگر یہاں پر اپنا رزاق ہونا، رحمٰن ہونا، رحیم ہونا بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا، اسی لئے اللہ تعالی نے بندگی میاںؓ کی بھوک پیاس کا انتظام کروایا تا کہ بندگی میاںؓ جلد سے جلد اپنی بھوک پیاس مٹا کر مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ سکیں اور زیادہ سے زیادہ مہدی موعودؑ کا فیض حاصل کرسکیں۔ بندگی میاںؓ جب اپنی بھوک پیاس مٹا کر مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانا چاہتے تھے مگر آپؓ کو راستے کی خبر نہیں تھی تو آپؓ کو خضر علیہ السلام نے راستہ بتایا جب آپؓ آگے بڑھنے لگے تو راستے میں کنکر، پتھر، پیڑ پودے سے آوازیں آنے لگی کہ مہدی برحق ہے اور میاںؓ اسی آواز کو اپنا رہنما بنا کر راستہ طئے کرتے ہوئے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچے اور مہدی موعودؑ کی قدم بوسی فرما کر راستے کے سارے حالات مہدی موعودؑ سے بیان فرمائے تو مہدی موعودؑ نے فرمایا اللہ نے تمہیں وہ کان دیئے ہیں جس سے تم حق کی آواز سن سکتے ہو۔

مہدی موعودؑ کے حکم سے بندگی میاںؓ کا گجرات جانا

مہدی موعودؑ کو نصر پور میں آئے ہوئے کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ گجرات سے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ میاں عبدالمجید نورنوشؓ میاں یوسفؓ میاں شیخ کبیرؓ کے گھر والوں سے مسلسل خطوط آرہے تھے کہ اللہ کے واسطے ہم کو بھی حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں لے جایئے۔ اور تصدیق و تلقین اور قدم بوسی سے مشرف کرایئے۔ ورنہ قیامت کے روز ہم آپ کا دامن پکڑیں گے۔ جب یہ خبر مہدی موعودؑ تک پہنچی تو آپؑ نے ان اصحاب کو گجرات جانے کا حکم دیا۔ صحابہ نے عرض کیا ہم نے عورتوں کا حق ان کے اپنے ہاتھ دے دیا ہے۔ اب ہمیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر مہدی موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور طالبان خدا کو لے کر آؤ۔ اس کے بعد مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا تم بھی جاؤ، بندگی میاںؓ نے فرمایا! میرانجی یہ لوگ بیوی بچوں کو لانے

کے لئے جاتے ہیں۔ بندہ کو نہ ماں باپ ہے اور نہ ہی بیوی بچے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا! بندہ کو کیا معلوم بندہ خدا کے حکم سے تم کو بھیج رہا ہے اس میں خدا کا مقصود ہے۔ (شواہد ولایت۔۱۹۲)

اس میں اللہ تعالیٰ کا یہ مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب بندہ یعنی صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ گجرات سے ترک دنیا کر کے اللہ کے حکم اور محمد ینؐ کی رضا سے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانا چاہتا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صدیق ولایتؓ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں بھیجا تا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کو کسی مشکل یا پریشانی کے بغیر مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچا دیں۔ اسی لئے بندگی میاںؓ نے دوران سفر ثانی مہدیؓ کی بہترین خدمت بجالائیں۔ جس سے ثانی مہدیؓ کو بہت خوشی ہوئی۔ اگر ثانی مہدیؓ خوش ہوتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ مہدی موعودؑ خوش ہوتے ہیں۔ اگر مہدی موعودؑ خوش ہوتے ہیں تو رسول خداؐ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ جب اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو پھر بندگی میاںؓ کے درجات میں اضافہ لازمی ہے۔ پس مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق بندگی میاںؓ دیگر صحابہ کے ساتھ گجرات روانہ ہوگئے۔ گجرات جاتے وقت مہدی موعودؑ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو چار چیزیں جامہ، عمامہ، کمر بند اور چادر حوالے فرمائیں تا کہ وہ چیزیں علی الترتیب حضرت ملک الہداد، حضرت ملک حمادؓ حضرت سید عطنؓ اور حضرت سید خانجیؓ کو حضرت مہدی موعودؑ کی جانب سے بطور تحفہ عنایت فرمائیں۔ جب یہ پورا قافلہ گجرات کی سرحد میں پہنچا تو دوسرے حضرات احمد آباد اور دوسرے مقامات کی طرف چلے گئے۔ اور بندگی میاںؓ پٹن تشریف لے گئے۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ کی پھر ایک بار پٹن میں تشریف آوری

حضرت شاہ خوندمیرؓ پٹن پہنچ کر اپنے گھر جانے کے بجائے ملک یعقوب کے باغ میں جہاں اب آپؓ کا روضہ مبارک ہے، قیام فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بندگی میاں کا دل مبارز الملک

سے صاف نہیں تھا۔اس لئے کہ انہوں نے بندگی میاںؓ کے منع کرنے کے باوجودمہدی موعودؑ کی خدمت میں بادشاہ کا اخراج نامہ پیش کیا تھا اسی وجہ سے گھر پر ٹھہرنے کے بجائے آپؓ نے اس باغ میں قیام فرمایا۔ جب یہ خبر بندگی میاں کے رشتہ داروں کو ہوئی تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور آپؓ سے ملنے کے لئے آئے۔گلہ وشکوہ دور ہوئے ۔پھر میاںؓ نے کہا زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود اپنی مرضی سے نہیں آیا ہوں بلکہ حکم خدااور رضائے مہدی موعودؑ سے آیا ہوں۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپا ہے وہ کام پورا کرتے ہی چلا جاؤں گا۔ جب آپؓ کے آنے کی خبر مبارز الملک کو ہوئی تو وہ بھی بہت خوش ہوئے پھر مشورہ کر کے ملک بخن کو بندگی میاںؓ کے پاس بھیجا کہ میاں صرف تمہارے کہنے پر گھر آئیں گے۔اس لئے تم جاؤ اور کسی بھی طرح میاںؓ کو منا کر لاؤ۔ میری آنکھیں انہیں دیکھنے کو بے قرار ہیں۔ ملک بخنؓ بندگی میاںؓ کی خدمت میں پہنچ کر بعد سلام دعا کے میاں کو گھر چلنے کے لئے اصرار کرتے ہیں۔میاں نے کہا صرف ایک شرط پر گھر چلتا ہوں کہ وہاں پر کوئی بھی مجھے مبارز الملک سے ملنے پر اصرار نہ کریں۔ میں اُن سے ملنا نہیں چاہتا۔ جب انہوں نے بادشاہ کا اخراج نامہ میرے منع کرنے کے باوجود مہدی موعودؑ کی خدمت میں پیش کر یا تھا،تو اسی وقت میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ آگے سے کبھی بھی میں اُن سے نہیں ملوں گا،اب میں کس طرح ان سے مل سکتا ہوں،اُن سے مجھے کوئی ذاتی بغض یا دشمنی نہیں ہے، بلکہ اللہ واسطے اور مہدی موعودؑ کے واسطے سے ہے۔ یہ واقعہ ۹۰۷ھ کا ہے۔(دفتر ۹۹،۹۸)

بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو اُن کے رشتے کے نانا مبارز الملک سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی اور نہ ہی مبارز الملک نے کوئی ایسا گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے بندگی میاںؓ نے اُن سے اپنا رشتہ توڑا تھا،وہ تو بادشاہِ وقت کی اطاعت کر رہے تھے مگر اُن کو اتنا اختیار تھا کے وہ چاہتے تو مہدی موعودؑ کو بھیجا ہوا بادشاہ کا اخراج نامہ کچھ دن کیلئے اپنے پاس رکھ سکتے تھے مگر اُنھوں نے بندگی میاںؓ

کی التجا کے باوجود وہ اخراج نامہ مہدی موعودؑ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ بس اسی وجہ سے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے اپنے شفیق اور محسن نانا سے اپنا رشتہ توڑ لیا۔ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ یا کسی اور بزرگ کی سیرت صرف مطالعہ کرنے کیلئے نہیں ہوتی بلکہ اُن مبارک سیرتوں سے ہمیں سبق حاصل کرنا ہوتا ہے جو کے ہم بھول گئے ہیں، اگر بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی سیرت کے اس پہلو پر نظر ڈالے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی، رسول خداﷺ اور مہدی موعودؑ کی محبت کی خاطر اپنے خاص رشتے داروں کی محبت کو بھی قربان کر دینا ہوگا۔ مگر ہم آج منکرِ مہدی، منافقین، گستاخِ مہدی، گستاخِ رسولﷺ کو بھی اپنی تقاریب کی زینت بناتے ہوئے تھوڑا سا بھی خدا کا خوف نہیں کھاتے، بلکہ رشتے داری کی دُہائی دیتے ہوئے اپنی ہر چھوٹی بڑی تقریب میں اُن کو مدعو کیا جاتا ہے اور اُن منکروں، اُن منافقوں، اُن گستاخوں کی ہر چھوٹی بڑی تقریب میں بڑی شان سے ہم نام نہاد مہدوی شامل بھی ہوتے ہیں۔ اگر یہی سب کرنا ہے تو پھر بندگی میاںؓ اور دوسرے بزرگوں کی محبت کا دم بھرنا کس حد تک جائز ہوسکتا ہے۔ جو جس سے محبت کرتا ہے وہ اُس کی ہر ادا کو بھی اپنا لیتا ہے، اسکا مطلب یہ ہے کے بندگی میاںؓ سے محبت صرف اور صرف ڈھونگ ہے اگر سچّی محبت ہے تو بندگی میاںؓ کی طرح عمل بھی کر کے دکھانا ہوگا۔

بندگی میاںؓ کے بھائی میاں عطنؓ کی شادی

بندگی میاںؓ جب اپنے آبائی گھر میں رہنے لگے مگر پھر بھی کبھی مبارز الملک کو اپنا چہرہ نہیں دکھایا تو مبارز الملک نے سونچا میاں عطن کی شادی کروادی جائے تا کہ میاںؓ یہاں سے کہیں پر بھی نہیں جاسکیں گے۔ اور اسی مصروفیات میں، میں بندگی میاںؓ کو جی بھر کر دیکھ لوں گا۔ میاں عطن کے والدین کے انتقال کے بعد میاں عطن کی ساری ذمہ داری مبارز الملک نے اپنے سر لے لی تھی۔ ظاہر ہے میاں عطن کی شادی بھی مبارز الملک کے ذمّہ تھی اسی لئے

انھوں نے ایک دن اپنے عزیز واقارب کو اپنے گھر بلا کر میاں عطن کی شادی کی بات پکّی کی اور ان کی دلہن کے ملبوسات اور زیورات دیکھنے کے لئے کہا۔ جب سب لوگ آ گئے اور بندگی میاںؓ بھی موجود تھے تو مبارز الملک موقع غنیمت جانا کہ اس وقت میاںؓ کو جی بھر کے دیکھ سکوں گا۔ جوں ہی مبارز الملک مکان میں داخل ہوئے اور اندر آنے لگے میاںؓ نے انہیں آتے ہوئے دیکھ لیا اور کھڑکی سے باہر چلے گئے۔ مبارز الملک کی اتنی کوششوں کے باوجود میاںؓ نے ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا اور نہ اپنا چہرہ دکھایا اور نہ ملاقات کی۔ ایسی ہی ہونی چاہئے اللہ اس کے رسولؐ اور اس کے خلیفہ مہدی موعودؑ کی محبت۔ مبارز الملک بندگی میاں سے بہت زیادہ پیار و محبت کرتے تھے۔ اور بندگی میاں بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ مگر جب دین کا معاملہ آ جائے تو ماں باپ، بھائی بہن، رشتہ دار، دوست احباب ان سب ہی کو اللہ کی رضا مندی کی خاطر قربان کر دینا چاہئے۔ ایسے ہی بندوں کے درجے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند و بالا ہوتے ہیں۔ (دفتر ۹۹)

بندگی میاںؓ کا ثانی مہدیؓ کی خدمت کرتے ہوئے مہدی موعودؐ کی خدمت میں خیریت سے پہنچانا

ایک روز نہر والہ میں ۹۰۴ھ میں صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے مہدی موعودؑ سے پوچھا کوئی شخص ماں کے پیٹ سے فقیر ہے اور کوئی دنیا حاصل ہونے کے باوجود دنیا کو چھوڑ کر ترک دنیا کیا۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا! زمین اور آسمان کا جتنا فرق ہے۔ جو جتنا چھوڑ کر جائے گا وہ دنیا میں دس گنا اور آخرت میں ۲۷ گنا پائے گا۔ اس کے بعد ثانی مہدیؓ سامانِ سفر باندھ کر مہدی موعودؑ سے اجازت لے کر چلے گئے اور چاپانیر میں قریباً چھ سال تک کسب فرمایا اس کے بعد اللہ کے حکم اور خاتمینؑ کے خواب میں آ کر ترک کسب کرنے

کے حکم سے آپؓ واپس جانے کی تیاری کرنے لگے۔ایک رات آپؓ نے خواب میں معاملہ دیکھا کہ رسول خداؐ اور مہدی موعودؑ آپؓ کے مکان میں رونق افروز ہوئے ہیں۔حضرتؓ نے دونوں کو دیکھا تو پہچان نہیں سکے کہ کون آپؓ کے والد ہیں اور کون رسول اللہ ہیں۔اسی وقت حضرت امامنا نے آپ سے کہا یہ آپ کے جداعلیٰ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں ان کی قدم بوسی کرو۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے فوراً ہی دونوں کی قدم بوسی کی اس کے بعد خاتمینؑ نے آپ کو ترک کسب کر کے واپس جانے کا حکم دیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو صحن میں لا کھڑا کیا۔جب صبح کو ثانی مہدیؓ کی آنکھ کھلی اپنے آپ کو صحن میں پایا فوراً ہی رات میں دیکھا ہوا خواب یاد آیا اور آپؓ نے دوبارہ گھر کے اندر داخل ہونا پسند نہیں فرمایا۔صحن میں ہی سے بائی رتنی سے قرآن شریف اور تلوار منگوائی اور بی بی کدبانوؓ سے فرمایا بندہ کو یہاں سے چلے جانے کا حکم ہوا ہے۔بندہ ترک دنیا کر کے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جا رہا ہے۔تم اپنے والدین کے گھر چلی جاؤ کیونکہ راستے میں تکلیفوں اور مشکلات کا سامنا تم نہیں کر پاؤ گی ۔ بی بی کدبانوؓ نے فرمایا کیا مجھے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں جانے کا شوق نہیں ہے؟ کیا مجھے خدا کی طلب نہیں ہے؟ میں بھی آپ کے ساتھ حضرت مہدی موعودؑ کی قدم بوسی کرنے چلوں گی۔حضرت ثانی مہدیؓ کے چہرے انور پر پریشانی دیکھ کر بی بی کدبانوؓ نے کہا کس بات کی فکر ہو رہی ہے آپ اتنے پریشان کیوں نظر آ رہے ہو۔حضرت ثانی مہدیؓ نے کہا مجھ پر کچھ قرض ہے اور ملازموں کی تنخواہیں بھی دینا ہے۔اور اس مشکل سفر کے لئے بھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فوراً بی بی کدبانوؓ نے اپنا سارا زیور لا کر حضرت ثانی مہدیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا میرانجی یہ سب کچھ آپؓ ہی کا ہے اسے بیچ کر قرضہ اور تنخواہیں ادا کیجئے۔اور باقی پیسوں کو سفر پر خرچ کیجئے۔حضرت ثانی مہدیؓ نے سارا زیور بیچ کر قرضے اور تنخواہیں ادا کی اور سفر کے لئے ایک بیل گاڑی لی اور سفر کے لئے روانہ ہوئے۔

جب رادھن پور پہنچے سارے پیسے خرچ ہو گئے حضرت ثانی مہدیؑ کو بڑی فکر ہوئی اتنا طویل راستہ بنا پیسوں کے کیسے گذرے گا۔ حضرت ثانی مہدیؑ سفر خرچ کے لئے پریشان تھے کہ آپ تک اطلاع پہنچی کہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور میں ہیں وہ بھی حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں سلطان محمود بیگڑہ کی بہن بی بی راجے مرادی کے فتوحات کے علاوہ دوسرے بہت سے مصدقین کے نذرانہ بھی ساتھ لئے ہوئے ہیں جو مہدی موعودؑ کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ حضرت ثانی مہدیؑ نے حضرت شاہ نعمتؓ سے بطور قرض کچھ رقم طلب کی تو حضرت شاہ نعمتؓ نے یہ کہکر منع کر دیا کہ بندہ کے پاس جو فتوح اور نذرانے ہیں وہ حضرت مہدی موعودؑ کی امانت ہیں۔ بندہ امانت میں خیانت نہیں کرسکتا۔ حضرت شاہ نعمتؓ کا یہ جواب سن کر حضرت ثانی مہدیؑ کو گہرا صدمہ پہنچا اور آپؑ خاموش خیمہ میں چلے گئے۔ میرے خیال میں حضرت شاہ نعمتؓ کو حضرت ثانی مہدیؑ کا کسب کرنا پسند نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی مہدی موعودؑ کا بیٹا اور صحبت مہدی کو چھوڑ کر کسب کرے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مہدی موعودؑ اور ثانی مہدیؑ ایک ہی ہیں وہ بظاہر ایک دوسرے سے جدا نظر آتے ہیں مگر دونوں کے سارے اعضاء ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو اس بات کا بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدیؑ نے کسب اس لئے کیا تھا کہ ساری دنیا کو معلوم ہو کہ کسب کس طرح کرنا چاہئے اور ترک کسب کب کرنا چاہئے اور دوران کسب اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرنا چاہئے اور آمدنی کو کس طرح خرچ کرنا اور کس پر خرچ کرنا چاہئے۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ حضرت ثانی مہدیؑ دنیا ترک کر کے مہدی موعودؑ کی صحبت اختیار کرنے جا رہے ہیں۔ اگر حضرت کو کسی بھی بات کا علم ہوتا تو وہ حضرت ثانی مہدیؑ تو دور کی بات ہے کسی عام راہ گیر کو بھی پیسے دینے سے کبھی منع نہیں فرماتے۔ اسی اثناء میں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ بھی رادھن پور پہنچے۔ جب آپ کو

معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ بھی رادھن پور ہی میں ہیں تو آپ فوراً ہی حضرت ثانی مہدیؓ سے ملاقات کے لئے ان کے خیمہ پہنچے اور دستک دی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے دریافت کیا کون ہے تو حضرت صدیق ولایتؓ نے کہا بندہ سید خوندمیرؓ ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے اندر ہی سے کہلا بھیجا ''جاؤ جہاں بھائی نعمتؓ رہتے ہیں ان کے قریب جا کر رہو اور بندہ کو معاف کرو'' حضرت شاہ خوندمیرؓ کو بہت حیرانگی ہوئی ایسی گفتگو میراں سید محمودؓ کی نہیں ہوتی وہ کبھی ایسی بات مجھ سے نہیں کرتے۔ پس میاں شاہ خوندمیرؓ نے نوکر سے پوچھا اے بھائی کیا بات ہے سب خیریت تو ہے میراں ثانی مہدیؓ نے مجھ سے اس طرح کہلا بھیجا۔ نوکر نے حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ کے بیچ جو بات چیت ہوئی سارا واقعہ سنایا۔ واقعہ سننے کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ سمجھ گئے کہ اصل ماجرا کیا ہے۔ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا میرانجی آپؓ کا قدیم خادم دروازے پر کھڑا ہے باہر آیئے عصر کی نماز کا وقت قریب ہے۔ اندر سے ثانی مہدیؓ نے کہا تم اپنی نماز پڑھو اور ہم کو معاف کرو۔ پس میاں شاہ خوندمیرؓ نے مہدی موعودؑ کی قسم کھا کر کہا میں آپؓ کے بغیر نماز نہیں پڑھوں گا۔ پھر حضرت ثانی مہدیؓ باہر تشریف لائے۔ اور دونوں سیدینؓ بغل گیر ہوگئے۔ دیر اتنی ہوگئی تھی کے سورج غروب ہو گیا تھا۔ جیسے ہی ثانی مہدیؓ آسمان کی طرف نظر کی سورج واپس آ گیا۔ پھر دونوں نے ساتھ میں عصر کی نماز پڑھی اور مغرب تک ذکر اللہ میں رہے اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ نے جو کچھ فتوح محمود بیگڑہ کی دوسری بہن راجے سون کی طرف سے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں بھیجا تھا وہ سب کا سب حضرت سید محمودؓ کے سامنے رکھ دیا اور کہا میرانجی ہزاروں مرتبہ خدا کا شکر ہے کے ہمارے مالک اور اس ملک کے مالک ہم کو اسی جگہ مل گئے ہم کہاں اور مہدیؑ کہاں ہم کو ہمارے مہدیؑ سے یہیں ملاقات ہوگئی۔ یہ سب دیکھ کر حضرت ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے۔ اور حضرت شاہ خوندمیرؓ سے

کہا یہ سب اٹھاؤ اور راستے میں اسے خرچ کرنا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے فوراً ہی آگے کے سفر کی تیاری شروع کرتے ہوئے بی بی کدباتوؓ کے لئے ایک پالکی کا انتظام کیا اور ایک تیز گھوڑا حضرت ثانی مہدیؑ کے لئے خریدا اور ایک گھوڑا اپنے لئے خریدا اور سب مل کر اپنے اپنے سواریوں میں سوار ہو کر آگے کا سفر طئے کرنے لگے۔ راستے میں جہاں کہیں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو حضرت شاہ خوندمیرؓ پہلے اس مقام کو پہنچ کر صاف صفائی کرواتے' ڈیرہ لگواتے' بستر پلنگ کا انتظام کرتے' خورد ونوش کا انتظام کرتے تا کہ حضرت ثانی مہدیؑ کو تھوڑی بھی تکلیف نہ پہنچے۔ جب ٹھٹھہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مہدی موعودؑ ہجرت کرتے ہوئے فرح کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ میراں سید محمودؑ کسی قدر رنجیدہ ہو گئے۔ یہ کیفیت حضرت شاہ خوندمیرؓ دیکھ کر حضرت سید محمودؑ سے فرمایا میرانجی خدا کے واسطے آپ رنجیدہ نہ ہوں انشاء اللہ ہم ضرور مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ خدا پر آسان ہے کہ ہم کو سلامتی کے ساتھ مہدی موعودؑ تک پہنچا دے۔ اگر راستے میں سفر خرچ ختم ہو جائے تو بندے کو بیچ کر آپ اپنا سفر مکمل کیجئے۔ اس طرح یہ قافلہ آگے کے سفر کو روانہ ہوا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حضرت شیخ کبیرؓ کے ذریعہ یہ پیغام بھجوایا کہ ہمارا قافلہ اس روز فرح مبارک پہنچ جائے گا۔ فوراً ہی حضرت شیخ کبیرؓ بغیر کہیں راستے میں رکے مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ کر حضرت شاہ خوندمیرؓ کا پیغام سناتے ہیں۔ جس دن سید ینؓ کو آنا کا تھا اس روز مہدی موعودؑ بی بی بونؓ کے گھر میں جلوہ افروز تھے۔ فرزند اکبر کے آنے کی خوشی اور ملنے اور گلے لگانے کے انتظار میں حضرت مہدی موعود حجرہ سے دائرہ کے دروازے تک تشریف لے جاتے اور دور تک راستے کی طرف دیکھتے پھر حجرہ کو تشریف لے آتے۔ اطمینان کے ساتھ ایک منٹ بھی بیٹھ نہیں پاتے۔ بی بی نے حضرت سے پوچھا کہ مہدی کو بھی فرزند کے آنے کی ایسی خوشی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں ''پوت پوت ہو کر آ رہا ہے'' پھر فرمایا ان آنے

والوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ کئی لوگ ان کی صحبت سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔ بی بی نے فرمایا اگر ان کے نام معلوم ہوئے تو ہم بھی ان کی تعظیم وتکریم کرینگے۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا وہ سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ ہیں۔ جب قافلہ منزل کے قریب پہنچا تو مہدی موعودؑ نے حجرہ کے باہر آکر دونوں سیدینؓ کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے صدیق اکبرؓ ثانی مہدیؓ کو گلے سے لگایا۔ خوشی سے دونوں کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ دونوں کے کندھے آنسوؤں سے تر ہوگئے اس وقت حضرت مہدی موعودؑ نے یہ بیت پڑھی۔

یار کی خاطر ہے لازم سب رشتہ توڑنا
ہاں برائے یار ہے آساں دوعالم کا چھوڑنا

اس کے بعد مہدی موعودؑ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ کو گلے لگایا پھر تمام صحابہ سے ملاقات کی۔ (دفتر اول جلد دوم ۱۰۸،۹۹)

حضرت ثانی مہدیؓ کا حضرت شاہ خوندمیرؓ کے حسن سلوک کا بیان کرنا

حضرت ثانی مہدیؓ نے امامناؑ سے فرمایا بندے کو آپؐ کے قدموں تک پہنچانے پر یوں تو اللہ قادر تھا لیکن دنیاوی اسباب پر نظر ڈالے تو یہ کہہ سکتے ہیں اگر راستے میں حضرت شاہ خوندمیرؓ نہ ملتے ان کا ساتھ نہ ہوتا تو بندہ راستہ کا ہوجاتا تھا۔ حضرت مہدی موعودؑ نے یہ سن کر فرمایا اس میں کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ سید خوندمیرؓ ''تمہارے برادرِ حقیقی ہیں''۔ مہدی موعودؑ کا برادر حقیقی فرمانا تشبیہاً تھا جس کو غیر مقلد علماء نے ایک فتنہ بنانا چاہا۔ یہ وہ جاہل علماء ہیں جو مہدی موعودؑ کے نقلیات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ایسے جاہل عالموں کو مہدی موعودؑ کی کسی بھی نقل پر اعتراض کرنا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے۔

شواہد ولایت صفحہ ۱۵۲،۱۵۳ پر ایک روایت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے تعلق سے ہے

کہ بندگی میاں خانجی عمر کھڑ کی والے جو مخدوم سید محمد حسینی گیسودرازؒ کی اولاد سے ہیں گجرات میں پیراں پٹن ہی میں سکونت رکھتے تھے،اسی زمانے میں امام علی التحقیق (مہدی موعودؑ) کی تصدیق سے مشرف ہوئے تھے۔ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے ہمراہ شہید ہوئے اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے ان کو ''**برادر حقیقی**'' کی بشارت عطا فرمائی ہے۔تو پھر اُن جاہل علماء کے لحاظ سے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے برادر حقیقی بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے برادر حقیقی بندگی میاں خانجی عمرؒ اس کا مطلب حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے برادر حقیقی دو ہو گئے ،اور مہدی موعودؑ کے تین حقیقی فرزند ہو گئے۔اگر بندگی میاں خانجی عمرؒ نے بھی کسی کو اپنا برادر حقیقی کہہ دیا تو یہ سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔اصل میں اُن بے دین عالموں کو نقلیاتِ مہدی موعودؑ کو صحیح طور پر سمجھنا چاہیئے کہ مہدی موعودؑ کا بندگی میاںؓ کو برادر حقیقی کہنے کا مطلب کیا تھا،مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ کو جو برادر حقیقی کہا ہے وہ تشبیہ کے طور پر کہا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دوران سفر بندگی میاںؓ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو جو آرام پہنچایا جو خدمت بجالائی وہ کوئی غیر شخص اتنی محبت اور دل کی گہرائیوں سے نہیں کرسکتا۔جس طرح ایک حقیقی بھائی اپنے بڑے بھائی کی خدمت کرتا ہے۔اس لئے مہدی موعودؑ نے حقیقی بھائی جیسا فرمایا۔اگر کوئی ماں اپنے بچے کو یہ کہے''میرا بچہ تو شیر ہے'' اس کا مطلب بچہ شیر ہو جائے گا کیا؟ بالکل نہیں۔کوئی بھی عقل وفہم رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ وہ عورت اپنے بچے کو شیر کی طرح ہمت اور طاقت والا کہنا چاہتی ہے۔ایسے ہزاروں مثالیں موجود ہیں جو تشبیہاً کہی جاتی ہیں۔ویسے بھی مہدی موعودؑ عام طور پر ہر کسی کو بھائی کہہ کر مخاطب فرماتے جیسے بھائی سید محمود، بھائی سید خوندمیر، بھائی نعمت، بھائی نظام، بھائی دلاورؓ وغیرہ وغیرہ۔اس کا مطلب یہ سب صحابہ مہدی موعودؑ کے بھائی ہو گئے ہیں کیا؟ رسول خدا ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے مہدویوں کو میرا بھائی کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔

حدیث شریف پیش خدمت ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذرؓ کیا تم جانتے ہو مجھے کس بات کا غم ہے اور میری فکر کیا ہے اور مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے یہ سن کر ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں خبر دیجئے کہ آپ ﷺ کو کس بات کا غم ہے اور کیا فکر ہے کس چیز کا آپ ﷺ کو اشتیاق ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آہ مجھے اپنے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد ہوں گے۔ ان کی شان انبیاء کی شان ہوگی اور اللہ کے پاس شہیدوں کے مقام والے ہوں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں ماں، باپ، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں سے بھاگیں گے، وہ اپنی دولت ذریعہ معیشت اللہ کے واسطے چھوڑے رہیں گے اپنے آپ کو تواضع سے حقیر کئے رہیں گے۔ نفسانی خواہشات، دنیاوی لغویات کی طرف راغب نہ ہوں گے۔ (یہ حدیث کو اختصار سے لکھا جارہا ہے اگر کسی کو پوری حدیث پڑھنی ہے تو جنت الولایت میں پڑھ سکتے ہیں) الغرض اس حدیث مذکورہ میں بھی حضور نے میرے بھائی کہا ہے اس کا مطلب کیا ہے ؟ اگر آپ کو صرف حقیقی کہنے پر اعتراض ہے تو میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت سید محمودؓ اور حضرت شاہ خوندمیرؓ میں حقیقی بھائیوں جیسی محبت تھی اس لئے تشبیہاً برادر حقیقی کہا گیا۔ اپنے دماغوں سے گندگی نکال کر دین کو اور دین کے رہبروں کی کہی ہوئی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اپنا ناقص دماغ احادیث ونقلیات مہدی موعودؑ کو سمجھنے کے لئے استعمال مت کیجئے۔

مہدی موعودؑ نے فرمایا قاتلوا وقتلوا کی صفت کا اظہار بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ سے ہوگا

بندگی میاںؓ کو اکثر اس بارے میں فکر رہتی کہ وہ کون سی ہستی ہے جو مہدی موعودؑ کے بدل میں شہادت کا اعلیٰ ترین مقام حاصل کرے گی تا کہ ان کی بھی تعظیم وتکریم کی جاسکے۔ اسی فکر کے

تحت بندگی میاںؒ نے میاں یوسفؒ سے فرمایا مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچ کر یہ مسئلہ معلوم کرلو کہ مہدی موعودؑ کے بدل کس کے حصے میں شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا۔ چنانچہ ایک روز مہدی موعودؑ نماز ادا کر کے اپنے حجرے کی طرف جارہے تھے تو آپؑ کے پیچھے پیچھے میاں یوسفؒ بھی چلنے لگے۔ مہدی موعودؑ نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا اور پوچھا! میاں یوسف کہو کچھ کہنا ہے۔ تو میاں یوسف نے عرض کیا! آقا آپؑ نے فرمایا تھا کہ آپؑ کے بعد ایک سید شہید ہوگا۔ مگر آپؑ نے ان کا نام نہیں بتایا وہ کون ہے جو آپ کے بدل میں شہید ہوگا؟ مہدی موعودؑ نے فرمایا! میاں یوسفؒ تمہیں اس سے کیا کام اور اس قدر کیوں جستجو ہے۔ میاں یوسفؒ نے فرمایا! آقا یہ سوال میرا نہیں بلکہ حضرت شاہ خوندمیرؓ کا ہے۔ مہدی موعودؑ نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ میاں یوسف نے کہا یہاں پر موجود ہیں۔ تو مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؒ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور فرمایا خدا نے تم کو میری ذات کا بدل بنایا ہے۔ قـاتلوا و قتلوا کا ظہور تم سے ہوگا۔ اور تم خدا کی راہ میں شہید ہوں گے۔ اور پھر اپنے حجرے سے دو تلواریں لائے اور بندگی میاںؒ کی کمر میں باندھیں اور فرمایا! اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بہت بڑا انعام ہے اور ساتھ میں یہ بھی یاد رکھو کہ یہ بہت بڑا بوجھ بھی ہے۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا آقا: بندہ بہت ناچیز و ناتواں ہے۔ اس بوجھ کے قابل نہیں ہے مہدی موعودؑ نے فرمایا! بندہ کو بہت خواہش تھی کہ چوتھی صفت یعنی قاتلوا وقتلوا بھی بندہ کی ذات سے ہی ہو۔ مگر اللہ کا حکم اسی طرح ہوا کہ یہ صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگئی۔ خدا سے کہو۔ بندہ قوی اور ضعیف کیا جانے اور فرمایا! اللہ نا قابل کو دیتا نہیں اور قابل کو چھوڑتا نہیں۔ جب تم کو اس بار کے قابل پایا تب ہی تو دیا ہے۔ اور فرمایا خوشی مناؤ کیونکہ ولایت مصطفیٰ کے اس بار کی آرزو تمام انبیاء اور اولیاء نے کی تھی۔ مگر اللہ نے تم کو عطا فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا۔ اس بار ولایت مصطفیٰ کو اٹھانے میں لوہے کے بازو بھی ہوں تو ٹوٹ جائیں اور ہاتھی کی ہڈیاں بھی ہوں تو گھس جائیں اور فرمایا اس سلسلے میں

رنج و مصائب کو بھی سہنا پڑے گا۔ جب اس کی ادائی کا وقت آئے گا۔ ایک عالم زیروزبر ہو جائے گا' دنیا تمہاری مخالف ہو جائے گی۔ اپنے بھی دشمن بن جائیں گے۔ اور میرے اصحابؓ بھی تم سے بدظن ہو کر تم سے الگ ہو جائیں گے۔

میرے خیال میں یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ جنگِ بدرِ ولایت کے وقت مہدی موعودؑ کے صحابہؓ، بندگی میاںؓ کے مخالف ہو گئے اگر ایسا نہیں ہوتا تو صرف ایک گجرات تو کیا سارا عالم بھی بندگی میاںؓ اور مہدی موعودؑ کے دوسرے صحابہ کے سامنے آتا تو نیست و نابود ہو جاتا۔ حضرت سید نجی خاتم المرشدینؓ جب تک میدان میں تھے دشمن کی فوج آگے نہیں بڑھ پا رہی تھی۔ جب عالی مرتبت صحابہ مہدیؑ سامنے ہوتے تو پھر ساری کائنات کے دشمنوں کو عبرت ناک شکست ہونا لازمی تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مہدی موعودؑ کے دوسرے صحابہ کو وقتیہ طور پر بدظن کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بندگی میاںؓ کو قـاتـلوا و قتلوا جیسا حسین تحفہ عطا فرمایا تھا، جسکی اہمیت مہدی موعودؑ ہی کو زیادہ معلوم تھی اسی لئے مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا خوشی مناؤ کیونکہ ولایت مصطفیٰ کے اس بار کی آرزو تمام انبیاء اور اولیاء نے کی تھی مگر اللہ نے تم کو عطا کی۔ اللہ تعالی کی مشیت یہی تھی کے بندگی میاںؓ کے ذریعہ ہی قـاتـلوا و قتلوا ظہور ہوا اور بندگی میاںؓ کی پیدائش کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ مہدی موعودؑ کے جان کے بدلے اپنے آپکو شہید کروائیں اسی لئے اللہ تعالی نے بندگی میاںؓ کو یہ عظیم ذمّہ داری عطا فرمائی تھی۔ مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق پہلے دن کی جنگ میں اگر بندگی میاںؓ کے خلاف ساری کائنات بھی آجائے تو اُسے شکست ہوگی۔ ایسا ہی ہوا اور قاتلوا کا ظہور ہوا۔ اور دوسرے دن مہدی موعودؑ کے فرمان کے مطابق بندگی میاںؓ کا تن جدا ہوا' سر جدا ہوا اور سر سے پوست جدا ہوا اور تینوں کی الگ الگ مقامات پر تدفین عمل میں آئی۔ اس طرح قتلوا کا ظہور ہوا۔ ایک روایت کے مطابق بندگی میاںؓ نے مہدی موعودؑ سے پوچھا میراں

جی! آپ نے فرمایا تھا کہ جو تیرا دشمن وہ میرا دشمن اور نبیؐ کا دشمن اور خدا کا دشمن۔ پھر آپ کے صحابہؓ میرے خلاف ہوں گے تو ان کو میری مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گی؟ مہدی موعودؑ نے فرمایا! میرے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پاک دامن و پاک سیرت ہیں اس صفت کا اثر ایسا ہے کہ وہ وقتیہ طور پر تمہارے مخالف ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس مخالفت پر قائم اور باقی نہیں رکھے گا۔ اور سچ بات ان کی سمجھ میں آ جائے گی۔ اور تمہاری شہادت کے بعد اپنی غلط فہمی پر نادم ہوں گے اور رجوع لائیں گے۔ ایسا ہی ہوا جب بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت ہوگئی اُسکے چند دن بعد ہی صحابہ اکرامؓ نے اپنی غلط فہمی پر شرمندہ ہوئے اور رجوع لائے۔

مہدی موعودؑ کا بندگی میاںؓ کو بشارتیں عطا کرنا

مہدی موعود علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے تعلق سے بہت سی بشارتیں دی ہیں طوالت کے خوف سے چند بشارتیں ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں۔

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو فرمایا محمدؐ کی ولایت کا بار اللہ نے تمہارے سر پر رکھا ہے اور یہ بار جس کے سر پر پڑے گا اس کا سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہوگا۔

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا برادر سید خوندمیرؓ چراغ، بتّی اور تیل ساتھ لائے تھے بس ولایت کے چراغ سے جلانا باقی تھا۔

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت سید خوندمیرؓ کے بارے میں فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو کوئی تمہارے نزدیک صحیح ہوا وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

☆ بھائی سید خوندمیرؓ تم ولایت مصطفیٰؐ کے اسد اللہ الغالب ہو۔

☆ بھائی سید خوندمیرؓ مسافر ہیں ہر روز عرش مجید پر چڑھتے اور اُترتے ہیں۔

☆ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا جس طرح بندہ کے پاس تصحیح ہوتی ہے اسی طرح بھائی سید خوندمیرؓ کے پاس بھی تصحیح ہوگی۔

☆ مہدی موعودؑ ایک روز بندگی میاںؓ کے حجرے میں تشریف لائے اور اپنی پانچوں انگلیوں کو بندگی میاںؓ کے سینہ پر مار کر فرمایا سید خوندمیرؓ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا اس کا ظہور تمہارے سینہ میں بھی ہوا۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا! بھائی سید خوندمیرؓ کے فیض کا دریا قیامت تک جاری رہے گا۔

☆ مہدی موعودؑ نے آیت ''نصر من اللہ وفتح قریب'' بندگی میاں کی شان میں پڑھی۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا! فرشتوں میں جس طرح جبرئیلؑ اور میکائیلؑ مکرم ہیں اسی طرح میرے صحابہ میں سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ محترم ہیں۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا خدا نے جو مراتب سید خوندمیرؓ کو دیئے ہیں وہ خدا ہی جانتا ہے کوئی انسان اس کا احاطہ کرنہیں سکتا۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا مرد گجراتی ہم کو ستاتا ہے جتنا بھی حق تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے بس نہیں کرتا۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا بندگی میاںؓ سات سات دریاؤں کو ایک گھونٹ کر لیتے ہیں اور ان کا لب بالا بھی ترنہیں ہوتا۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے ''انا اعطینا ک الکوثر'' (بے شک ہم نے دیا ہے تجھے کوثر) سے مراد تمہاری ذات ہے۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا یقین جانو بھائی سید خوندمیرؓ کا پسخوردہ لوگوں کو خدا تک پہنچائے گا۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ جو تمہارا دوست وہ ہمارا دوست اور جو تمہارا دشمن

ہمارا دشمن، نبی کا دشمن اور خدا کا دشمن۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا! اے سید خوندمیرؓ تم سلطان النصیر ہو۔

☆ مہدی موعودؑ نے بھائی سید خوندمیرؓ کے بارے میں فرمایا! میں تابع محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور تم میرے تابع ہو۔

☆ مبارز الملک سے سید خوندمیرؓ نے ملاقات نہیں کی، یہ حال سن کر مہدی موعودؑ نے فرمایا! ایسے ہی لوگ مرد خدا ہوتے ہیں۔

☆ مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا! تم بندہ کی ذات میں فنا ہو۔

☆ مہدی موعودؑ نے فرمایا! بندگی میاںؓ حاملِ بیانِ قرآن ہیں۔

بندگی میاںؓ نے ایک دن عجیب معاملہ دیکھا

ایک روز بندگی میاںؓ نے معاملہ دیکھا تھا جس کو حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ میرانجی! میں نے معاملہ دیکھا ہے کہ ایک بڑا دریا بہہ رہا ہے جس میں کوڑا کرکٹ ہے اور مردے بہے چلے جارہے ہیں۔ اور دریا کے کنارے حضور اکرم ﷺ اور آپؑ کی ذات مبارک کمر باندھ کر کھڑی ہوئی ہیں جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگتا اور باہر آنے کی کوشش کرتا تو رسول خداؐ اور آپؑ دونوں اس کا ہاتھ پکڑ کر دریا سے نکال دیتے ہیں پھر آپؑ دونوں بندہ کو بھی حکم کرتے ہیں سید خوندمیرؓ! تم بھی کمر باندھلو اور دیکھو جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارے اس کو باہر نکال لو۔ بندہ نے بھی کچھ لوگوں کو کنارے پر پہنچا دیا۔ مہدی موعودؑ نے یہ معاملہ سن کر فرمایا وہ دریا دنیا ہے اس میں جو مردے بہہ جارہے ہیں وہ مشرکین اور کفار ہیں۔ جن میں کچھ جان ہے وہ فاسق و فاجر ہیں۔ لیکن اپنے گناہوں پر نادم ہیں اور اس دنیا سے باہر آنے کی کوشش کررہے ہیں۔ خاتمینؑ چونکہ دافع ہلاکت اُمت ہیں اسی لئے ایسے لوگوں کو اس دریا سے باہر نکال

رہے ہیں۔اورتم بھی ہمارے اس کام میں شریک ہو۔

بندگی میاںؓ اور ملک بخنؓ کا ایک جیسے خواب کی الگ الگ تعبیر

مہدی موعودؑ اپنی عادت شریفہ کے مطابق صحابہؓ کے احوال کی خبر لے رہے تھے۔تو میاں نظام غالب نے کہا میراں جی! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے منہ سے الگ الگ اشیاء برآمد ہورہی ہیں۔مہدی موعودؑ نے اس خواب کی تعبیر بیان فرمائی۔اسکے بعد میاں بخنؓ نے اپنا خواب یوں بیان فرمایا! میں نے اپنے سر پر آفتاب عالم تاب دیکھا ہے۔مہدی موعودؑ نے فرمایا!اس کی تعبیر یہ ہے کہ تم جاگیر پائیں گے اور دنیا میں پھر مشغول ہوں گے مگر پھر بھی اللہ کے منظور اور مقبول ہوں گے۔ بندگی میاںؓ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔میراں جی ایسا ہی خواب میں نے بھی دیکھا ہے۔مہدی موعودؑ نے بندگی میاںؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا!تم پریشان مت ہوٗ وہ ولایت کا نور ہے جوتمہارے سر پر آیا ہے۔تم بار ولایت کے اٹھانے والے ہو۔اسی طرح کا واقعہ دور نبوت میں بھی ملتا ہے کہ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ایک خواب کی تعبیر پوچھی کہ اُس نے خواب میں اذاں کی آواز سنی ہے تو حضرت علی نے کہا تو جیل کو جائے گا ایسا ہی خواب دوسرے شخص نے بیان کیا تو اُسے حج کو جانے کی خوشخبری دی تھی۔

بندگی میاںؓ کا ایک اور خواب اور اس کی تعبیر

ایک دن بندگی میاںؓ نے خواب دیکھا کہ مہدی موعودؑ کا وصال ہوگیا ہے اور تمام صحابہؓ بندگی میاںؓ سے کھنچے کھنچے ہیں پھر میاںؓ نے دیکھا کہ جب جنازہ تیار ہوگیا تو صحابہؓ نے اُٹھانا چاہا اور سب نے مل کر اُٹھانے کی کوشش کی مگر کوئی بھی نہیں اُٹھا سکا۔یہ دیکھ کر بندگی میاںؓ نے آگے بڑھ کر صحابہ سے جنازہ اٹھانے کی اجازت چاہی۔صحابہؓ نے اجازت دی تو بندگی میاںؓ نے آسانی

سے جنازہ اٹھالیا اور اپنے سر پر رکھ کر چلنے لگے۔ اتنے میں آپؓ نے دیکھا کہ لاشے مبارک میں حرکت ہورہی ہے تو آپؓ کو بڑی حیرت اور خوشی ہوئی کہ امامؑ زندہ ہیں۔ آپؓ نے اس کو معجزہ سمجھا لیکن آپؓ کیا دیکھتے ہیں کہ مہدی موعودؑ کا جسم مبارک غائب ہوگیا ہے۔ آپؓ بہت پریشان ہوجاتے ہیں اور اس حیرانی و پریشانی کے عالم میں آپؓ بیدار ہوگئے اور سیدھے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جاکر خواب سنایا۔ مہدی موعودؑ نے اس خواب کی تعبیر یوں فرمائی کہ وہ میرا لاشہ بارِ ولایت ہے۔ تم نے اس بار ولایت کو اپنے سر پر اٹھالیا' تمہارے سوا دوسرا کوئی یہ بار نہیں اٹھاسکتا تھا۔ کیونکہ تم کو بندہ کی ذات میں فنا حاصل ہے۔

گجرات کے بارے میں مہدی موعودؑ کا بشارتیں عطا کرنا

گجرات کے بارے میں مہدی موعودؑ نے بہت سی بشارتیں دی ہیں اس میں سے چند بشارتیں پیش خدمت ہیں۔

(۱) مہدی موعودؑ جب پٹن میں تشریف فرما تھے اُسی وقت فرمایا اس جگہ ایمان کی بو آتی ہے

(۲) عشق جونپور سے اُٹھا اور گجرات نے اس کو جھیل لیا۔

(۳) ملک گجرات کانِ عشق ہے۔

(۴) تمام ملکوں میں ملک گجرات مثل نگینہ کے ہے۔

(۵) گجراتیوں نے ہمیں تھکا دیا ہے۔

گجرات کو اتنی بشارتیں دینے کی اصل وجہ یہ ہے کہ گجرات میں بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور دوسرے بہت سے صحابہ اور صحابیاتؓ پیدا ہوئے ہیں۔ اور حضرت بی بی الہداتیؓ صدیق اکبر حضرت ثانی مہدیؓ حضرت شاہ خوندمیرؓ حضرت شاہ نظامؓ بی بی فاطمہؓ اور دوسرے بہت سے صحابہ اور صحابیات گجرات ہی میں مدفون ہیں۔ اس کے علاوہ گجرات ہی میں مہدی موعودؑ

نے دوبار دعویٰ مہدیت کا اعلان کیا۔ گجرات ہی میں سب سے پہلے لیلۃ القدر پڑھی گئی' گجرات ہی میں سب سے زائد لوگ مصدق ہوئے' گجرات ہی میں مہدی موعودؑ کے نام پر سب سے پہلے شہید حضرت علیؓ بن حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کی شہادت ہوئی اور حضرت کو احمد آباد میں دیوار میں چنوا دیا گیا۔ گجرات ہی میں رنگریز لڑکوں نے سب سے پہلے شہیدوں میں اپنا نام درج کیا۔ اور جنگ بدر ولایت کے امام بنے۔ اور گجرات ہی میں بندگی میاںؓ کو جنگ بدر ولایت کے پہلے دن فتح نصیب ہوئی۔ اور دوسرے دن شہادت نصیب ہوئی۔ ویسے تو اور بھی بہت سے واقعات گجرات میں رونما ہوئے ہیں مگر تحریر کی طوالت کے خوف سے چند درج کی گئی ہیں۔

مہدی موعودؑ کا سیدینؓ کو بشارتیں دینا

(۱) مہدی موعود علیہ السلام اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات کا نور اور تجلیات ہو رہی تھیں اور آپؑ دریائے الوہیت میں مستغرق تھے۔ ایسے میں آپؑ پر منکشف ہوا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں اے سید محمدؑ میرا بندہ سید محمودؓ آرہا ہے ان کو تعظیم و تکریم کے ساتھ لاؤ اور اپنے قریب بٹھاؤ۔ مہدی موعودؑ نے حکم خداوندی پر صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کی بڑی تعظیم کی۔ اور اپنے پاس بٹھایا۔ کچھ دیر بعد پھر آپؑ نے دیکھا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ معہ شہیدوں کے تشریف لارہے ہیں پھر حکم خداوندی ہوا کہ ان کو بھی عزت دو اور لطف و کرم فرماؤ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تم جانتے ہو کہ یہ کون سی جماعت ہے۔ مہدی موعودؑ نے عرض کیا کہ یہ شہیدوں کی جماعت ہے اور ان کے سردار سید خوندمیرؓ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اے سید محمد یہ میری محبوب جماعت ہے اور اس کا سردار اور اس کی جماعت مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور بہت عزیز ہیں۔ یہ سب میرے شیدائی اور فدائی ہیں۔

(۲) مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ تین اشخاص ذاتی ہیں اور میراں سید محمود ثانی مہدیؓ دوم میاں

(۳) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بندگی میراں سید محمودؓ کی نسبت فرمایا کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے قائم مقام ہیں۔ اور آپؑ ہی کی ذات میں سیر حاصل ہے۔ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تعلق سے فرمایا وہ میرے قائم مقام ہیں اور میری ذات میں سیر حاصل ہے۔

(۴) ایک روز مہدی موعودؑ نے عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کے بیان کے موقع پر اس طرح فرمایا کہ خدا کا فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید محمد ہر دو سید، ہر دو صالح نو جوان جو تمہارے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں وہ میرے پسندیدہ ہیں۔ ان دونوں کو بے واسطہ ہمارے حضور سے فیض پہنچ رہا ہے۔ اگر ایک لاکھ پچیس ہزار پیغمبر اور تین سو تیرہ مرسل اور محمد نبی ﷺ محمد مہدی ﷺ اور تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے نہ آئے ہوتے تو تب بھی ان ڈونوں کا یہی مقام ہوتا۔ مہدی موعودؑ نے ان کے نام نہیں بتائے تھے۔ ایک دن احمد آباد نین پورہ میں اجماع ہوا جس میں کئی مہاجر موجود تھے اور دونو جوان کے فضل کے بارے میں جو مہدیؑ نے فرمایا تھا پوچھا گیا وہ کون ہیں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کی سماع میں ہے کہ بی بی بونؓ نے حضرت مہدی موعودؑ سے دریافت فرمایا تو مہدی موعودؑ نے بی بی سے فرمایا تم اپنے کام میں رہو خدا تعالیٰ ظاہر فرمادے گا۔ بی بی نے عرض کیا اس سبب سے پوچھتی ہوں کہ ان دونوں کی بھی اسی طرح عظمت کروں گی۔ جس طرح آپؑ کی کرتی ہوں۔ اس کے بعد حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ فرمان خدا ہوا تھا کہ اے سید محمد یہ دو سید جوان سید محمود اور سید خوندمیر کو بے واسطہ ہماری درگاہ سے فیض پہنچتا ہے۔ یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے کہ ان کو تیرے سامنے باادب بیٹھا دیا پا۔

(۵) ایک روز بندگی میاں حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ عتاب سے فرمان ہوا کہ کس لئے حق پوشی کرتا ہے کہ ہم نے دو اشخاص کو سب یاروں پر فضل دیا ہے۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ اے

خدا کوئی چیز حجت کے لئے چاہئے تو فرمان ہوا کہ کہد ے جو اللہ اور اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل ومیکائیل کا دشمن ہے تو ہوا کرے۔ پس تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ اور حضرت مہدیؑ کی بشارتیں ان دو اشخاص کے لئے مخصوص ہیں جیسا کہ فرشتوں کے درمیان جبرئیل اور میکائیل مخصوص ہیں اور نیز مہدی موعودؑ نے فرمایا تین اشخاص ذاتی ہیں اول میراں سید محمودؓ دوم میاں سید خوندمیرؓ اور سوم میاں دلاورؓ (انصاف نامہ صفحہ ۳۱۶)

(۶) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حشر کے دن اللہ کا فرمان ہوگا ''اے سید محمد! ہم نے تم کو مہدی موعودؑ اور ولایت محمدیؐ کا خاتم بنایا تھا تو تم ہمارے لئے کونسا تحفہ اور کس قسم کا ہدیہ لائے ہو؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے خداوند تیری درگاہ میں کونسا ایسا ہدیہ لائق ہوگا جس کو پیش کرسکوں۔ البتہ دونو جوانوں، دو صالحوں، دو سیدوں کو یعنی سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ کو مسلمانِ تام بنا کر اپنے ساتھ لایا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو قبول فرمائے گا۔

(۷) مہدی موعودؑ نے اول میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے مطابق فرمایا! ان دونوں کے روبروکئی ایک مہدی ہوں گے۔ (یعنی ہدایت یافتہ ہوں گے)

(۸) مہدی موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرآنی آیت پڑھ رہے تھے جو حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی فضیلت بیان کررہی تھی۔ اس آیت کا ترجمہ ہے ''اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور نہ ہوتی اس کی رحمت تو تم پیروی کرتے شیطان کی بجز تم میں تھوڑوں کے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ الا قلیلا (بجز تھوڑوں کے) سے مراد بھائی سید محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں۔

(۹) حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی۔ سابقان سے مراد لاہوتیاں ہے جو ذاتِ خدا کی تجلی کو پہنچے ہیں اور ثلۃ من الاولین سے وہ جماعت

مراد ہے جو حضرت خاتم الانبیاؑ کے زمانے سے خاتم الاولیاؑء کے زمانے تک ظاہر ہوئی اور فرمایا خواجہ بایزیدؒ، خواجہ ابراہیمؒ، خواجہ جنید شبلیؒ اس جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاؑء کی بعثت کے بعد چند اشخاص ہوں گے۔ چناچہ میراں سید محمودؓ، میاں سید خوند میرؓ اور بعضے چند مہاجرؓ ہیں۔
(حاشیہ صفحہ ۲۳۸)

(۱۰) مہدی موعود علیہ السلام نے ایک روز فرہ مبارک میں ہر دو سید ین، صدیقین کے حق میں فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو فرشتے مخصوص ہیں ویسے ہی یہ دونوں جوان سید محمود اور سید خوند میر سب اصحاب کے درمیان مخصوص ہیں۔

(۱۱) مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوند میرؓ کچھ ضعیف کام کرتے ہیں تو ان پر حجت نہیں، قرآن اور رسول اللہ ﷺ اور بندہ پر حجت ہے۔ ان دونوں پر نہیں، یہ دونوں بھی ہرگز ضعیف کام نہیں کرتے۔ (حاشیہ صفحہ ۱۱۵)

مہدی موعود علیہ السلام نے سید ینؓ کے حق میں جو بشارتیں فرمائیں ہیں، طوالت کے خوف سے اُن میں سے چند ہی تحریر میں لائی گئی ہیں، مقامِ سید ین جاننے کیلئے ایمان والوں کو ایک، دو بشارتیں ہی کافی ہوتی ہیں اور جس کے قسمت میں اللہ تعالی نے ایمان ہی نہیں رکھا، اُن کیلئے ہزاروں صفحات بھی سید ین کی فضیلت، سید ین کی خاصیت، سید ین کی اللہ تعالی سے محبت، سید ین کی اللہ تعالی کی اطاعت، سید ین کی رسول خداؐ اور مہدی موعودؑ سے محبت اور فرمابرداری وغیرہ کے بارے میں تحریر کریں تو بھی نہ وہ لوگ عظمت سید ین سمجھ سکتے ہیں نہ ہی اُن کے مناقب و مراتب جان سکتے ہیں۔ سید ین کے اعلیٰ مقام کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالی کا فرمان اس بندہ سے اگر ایسا ہو کہ اے سید محمد! ہم نے تم کو مہدی موعودؑ اور ولایت محمدیؐ کا خاتم بنایا تھا تو تم ہمارے لئے کونسا تحفہ اور کس قسم کا

ہدیہ لائے ہو؟ بندہ عرض کریگا کہ اے خداوندا تیری بارگاہِ جبّاری وقہّاری میں کونسا ایسا تحفہ لائق رہے گا جسکو پیش کرسکوں ،البتہ دو جوانوں ، دوسیدوں کومسلمانِ تام بنا کر لایا ہوں ،جن کے اسم گرامی سید محموداورسید خوندمیر ہیں ۔اللہ تعالی اس تحفہ کوقبول فرمائیگا۔جن سیدوں کومہدی موعودؑ نے تحفہ کےطور پراللہ کی خدمت میں پیش کیااوراللہ تعالی نے جن کوتحفہ کےطور پرقبول فرمایا اس سے زیادہ فضیلت سیدین کیلئے کیا ہوسکتی ہے۔

مہدی موعودؑ کےصحابہؓ دائرہ کے باہرکسی کے یہاں دعوت میں نہیں جا تے تھے

حضرت مہدی موعودؑ حضرت میراں سید محمودؓ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ اورحضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ دائرہ کے باہر کسی کے یہاں نہ دعوت میں گئے نہ کسی مریض کی حالتِ مرض میں گئے اور نہ کسی سے معذرت خواہی کے لئے گئے مگرصرف دائرہ کے اندررہے۔

بندگی میاںؓ نے فرمایامہدی موعودؑ سے ہمیشہ فنا اورنیستی کی ہدایت سنی ہےخودکوفضل دیناہستی ہے

ایک روز بھیلوٹ میں اجماع ہوا تھا' فضل کی حکایت کا ذکر ہی تھا۔بعض نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ خودکو یاروں پرفضل دیتے ہیں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کبھی خودکوفضل نہیں دیتا اس لئے کہ ہم نے مہدی سے ہمیشہ فنااورنیستی کی ہدایت سنی ہےخودکوفضل دیناہستی ہے۔اس کے بعدعصر کے وقت میاں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ برابر کھڑے تھے۔ بندگی میاں کوحق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ'' توبدل ڈالی شریرلوگوں نے دوسری بات اس کے خلاف جوان سے کہدی گئی تھی''

نماز کے بعد بندگی میاںؓ نے ثانی مہدیؓ کے کان میں کہا ایسا فرمان ہوتا ہے اس کے بعد ثانی مہدیؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ آمنا وصدقنا۔ اس کے بعد سید خوند میرؓ نے یہ بیت پڑھی۔

خدا اپنے بندوں میں اس کو مقبول رکھتا ہے
جو خدا کی راہ میں خود کو نہیں دیکھتا ہے

(حاشیہ۔۲۴۴)

حضرت مہدی موعودؑ کا پردہ فرمانا

۱۶/ ذیقعدہ بروزِ جمعہ مہدی موعودؑ، ثانی مہدیؓ اور دوسرے صحابہؓ کے ساتھ نماز کیلئے جا رہے تھے کہ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ آگے چلو یا پیچھے ہو جاؤ دونوں ذات برابر ہو گئے ہیں اللہ بڑا غیور ہے دونوں میں سے کسی ایک کو اُٹھا لے گا اور ہوا بھی ایسا ہی حضرت مہدی موعود علیہ السلام اسی ہفتہ میں اس فانی دنیا سے بروز پیر ۱۹/ ذیقعدہ ۹۱۰ھ کو رحلت فرمائے۔ جب سب کو یہ اطلاع ہوگئی کہ مہدی موعودؑ پردہ فرما گئے ہیں تو آہ وزاری شروع ہوگئی۔ اسی وقت حضرت ثانی مہدیؓ نے سب ہی لوگوں کو دلاسہ دیا جس طرح رسول خدا ﷺ کے پردہ فرمانے کے وقت حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے سب کی دلجوئی کی تھی۔ اس طرح دونوں صدیقوں نے پند ونصیحت کر کے خلاف شرع کسی طرح کا شور وغل ہونے نہیں دیا۔ پھر اس کے بعد آپ جنازہ مسجد میں لے گئے۔ غسل دینے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد نماز جنازہ خود حضرت ثانی مہدیؓ نے پڑھائی۔ اور قبر میں آپ خود اُترے۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کے ساتھ حضرت شاہ نظامؓ بھی قبر میں اترے تھے۔ حضرت ثانی مہدیؓ کمر سے چادر باندھے ہوئے قبر اطہر میں اترے اور امامنا کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا۔ میراں سید محمودؓ جب امامنا کے جسم مطہر کو قبر میں رکھ دیا اور کفن ڈھانک دیا تو اچانک حضرت شاہ خوند میرؓ کی نظر آپ پر پڑی کیا دیکھتے ہیں کہ

ثانی مہدیؓ سر سے پورے چہرے تک رنگ وروپ، داڑھی کے بال اور تمام خدوخال مہدی موعودؑ کے جیسے ہوگئے ہیں۔ حضرت امامنؓا کا رنگ گندمی گوں تھا اور میراں سید محمودؓ کا رنگ سفید تھا۔ تاہم فی الفور ثانی مہدیؓ کا رنگ گندم گوں ہوگیا۔ گویا کوئی فرق ہی نہ تھا۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے یہ دیکھ کر بہ آواز بلند خاص وعام کے اس مجمع میں کہا۔ مہدی موعودؑ ہمارے پاس کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے مہدیؑ کو دفن نہیں کیا۔ جب سب کی نظر ثانی مہدیؓ پر پڑی سب ہی صحابہ و مہاجروں نے آپ کو ''ثانی مہدی'' کہا۔ اور سب ہی صحابہ ثانی مہدیؓ کی طرف فیض پانے کیلئے رجوع ہوئے۔ اس وقت حضرت ثانی مہدیؓ کی عمر ۴۱ سال کی تھی۔ حضرت امامنؓا کے وصال کے بعد بالاتفاق جمہور صحابہ امامنؓا نے حضرت سید محمود ثانی مہدی کو اپنا امام منتخب فرمایا۔ خلافت کا صحیح حقدار وہی ہوسکتا ہے جو احکام الٰہیہ پر خود عمل پیرا ہو اور احکام الٰہیہ کو نافذ کرنے میں کسی کی بھی رعایت نہ کرتا ہو، خود بھی شریعت پر چلتا ہو اور دوسروں کے لئے ایک مثال بھی قائم کرتا ہو۔

ثانی کے لغوی معنی ہوتے ہیں ہم پلہ، مانند، دوسرا، ہمسر، نظیر وغیرہ۔ الغرض جب حضرت شاہ خوندمیرؓ نے صدیق اکبر حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کو ثانی مہدیؓ کہہ کر پکارا تو تمام صحابہ ومہاجرین نے آمنّا کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف حضرت شاہ خوندمیرؓ بلکہ تمام صحابہؓ و مہاجرین بھی حضرت سید محمودؓ کو ثانیِ مہدیؓ یعنی مہدی موعودؑ کا ہم پلہ، مہدی موعودؑ کی مانند، دوسرا مہدیؑ مانتے اور سمجھتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بندگی میاںؓ اور دوسرے صحابہ کے نزدیک حضرت ثانی مہدیؓ کا کیا مرتبہ اور کیا مقام تھا۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ کا مہدی موعودؑ کے حکم سے گجرات واپس ہونا

مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد بندگی میاںؓ کافی مغموم تھے ایسے میں مہدی موعودؑ کی روح مبارک سے بندگی میاںؓ کو حکم ہوتا ہے کہ اب تم کو یہاں رہنے کی ضرورت نہیں

ہے۔تم کو گجرات جانا ہے۔ سفر کی تیاری کرو۔ یہ حکم سننے کے بعد بندگی میاںؒ اور پریشان ہو گئے وہ تو چاہتے تھے کہ اپنی ساری زندگی مہدی موعودؑ کے مزار اقدس پر گذاریں اور مہدی موعودؑ کے قدموں ہی میں دفن ہو جائیں۔ اسی طرح بندگی میاںؒ کو مسلسل تین راتوں تک واپس گجرات جانے کا حکم ہوا۔ بندگی میاںؒ بہت پریشان ہو کر سارا واقعہ صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کو سناتے ہیں۔ثانی مہدیؓ سارا واقعہ سننے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر مہدی موعودؑ کا حکم ہو رہا ہے تو آپؒ کو سفر کی تیاری کرنی چاہئے۔ کیونکہ مہدی موعودؑ بلا وجہ کوئی حکم نہیں دیتے اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی مقصود ہوگا اور چوتھی بشارت کا ظہور بھی گجرات ہی میں ہونا باقی ہے۔اس لئے مہدی موعودؑ نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ گجرات جائیں، اور دین مہدیؑ کی تبلیغ کریں۔انشاءاللہ آپؒ کی تبلیغ سے کئی لوگ مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہونگے۔ پھر بندگی میاںؒ نے حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ سے درخواست کی کہ اگر آپؓ بھی میرے ساتھ واپس گجرات چلیں تو بندہ آپؓ کی پوری پوری خدمت کرتے ہوئے لے جائے گا۔ثانی مہدیؓ نے فرمایا مہدی موعودؑ کا حکم آپ کو ہوا ہے اسی لئے آپ جایئے۔ جب ہم کو بھی مہدی موعودؑ کا حکم ہوگا ہم بھی واپس آجائیں گے۔مگر بندہ کی تو خواہش ہے کہ ساری زندگی مہدی موعودؑ کے قدموں میں بسر کروں۔ثانی مہدیؓ سے مشورہ کرنے کے بعد بندگی میاں گجرات جانے کی تیاری کرنے لگے۔اور مہدی موعودؑ کے دسویں کا مبارک تبرک نوش فرما کر اپنی حجامت کروائی اور اپنے سر کے بال مہدی موعودؑ کے روضہ مبارک کی پینتی دفن کر کے ثانی مہدیؓ سے اجازت لے کر آخری مرتبہ مہدی موعودؑ کی تربت اقدس کی قدمبوسی کی اور روتے ہوئے کچھ ساتھیوں کے ساتھ گجرات واپس ہوئے۔

راستے میں بندگی میاںؒ کی ملاقات غازی خاں اور شکر خاتون سے ہوتی ہے

بندگی میاںؒ کی ملاقات غازی خاں اور شکر خاتون سے ہوئی ہے۔ جو مہدی موعودؑ کی

تصدیق کر چکے تھے۔ مگر مہدی موعودؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی۔ جب وہ لوگوں نے سنا کہ وہ لوگ منافق ہیں جو تصدیق کے بعد مہدی موعودؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی۔ یہ سنتے ہی غازی خاں اور شکر خاتون ہجرت کرتے ہوئے مہدی موعودؑ کی خدمت میں جارہے تھے۔ مگر راستے میں بندگی میاںؓ سے ملاقات ہوگئی اور میاں نے مہدی موعودؑ کے وصال کی خبر سنادی۔ جس سے ان دونوں کو حد درجہ رنج ہوا اس کے بعد وہ دونوں بندگی میاں کے ہاتھ پر بیعت کی اور آخر وقت تک آپ کے ساتھ رہے۔

بندگی میاںؓ گجرات پہنچنے کے بعد کامل پور میں اپنا پہلا دائرہ باندھا

جب بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اپنے قافلہ کے ساتھ فرہ مبارک سے گجرات روانہ ہوئے اور راستہ میں کئی مقامات پر قیام کرتے ہوئے کامل پور پہنچے اور وہیں پر بندگی میاںؓ نے اپنا پہلا دائرہ باندھا اور زور وشور سے دین مہدیؑ کی دعوت دیتے رہے۔ اور آپؓ کے بیانِ قرآن کا چرچا ہر سو ہونے لگا۔ اور ہر طرف سے لوگ آتے تھے اور مصدق مہدی ہوتے جاتے تھے۔ اس وقت بندگی میاں کی عمر مبارک ۲۴ سال تھی اور اس کے ۲۰ سال بعد آپؓ کی مبارک شہادت واقع ہوئی۔ اور ان بیس سالوں میں آپؓ نے دینِ مہدی کی اشاعت کیلئے ہر ممکن کوشش کی اسی وجہ سے آپؓ کا ۲۰ مقامات سے اخراج ہوا اور بعض روایتوں کے مطابق ۲۷ مقامات سے آپؓ کا اخراج ہوا۔ ذیل میں ان مقامات کے نام ہیں جہاں سے آپؓ کا اخراج ہوا۔ (۱) کامل پور (۲) پٹن (۳) سلطان پور (۴) بندر جیول (۵) مندل (۶) بھولارہ (۷) جالور (۸) پیراں پٹن (۹) واگھیلا (۱۰) مکھن پور (۱۱) موضع بارکر (۱۲) بھدرے والی (۱۳) سیسہ (۱۴) موضع کارگر (۱۵) تھراڈ (۱۶) بندر کھمبات (۱۷) جھنجی واڑہ (۱۸) بھولا واڑہ (۱۹) جمالا وار (۲۰) کھانبیل (۲۱) سدراسن وغیرہ بعض مقامات سے متعدد بار اخراج ہوا۔

کامل پور ہی میں بندگی میاںؒ کا بی بی عائشہؒ سے عقد

کامل پور میں بندگی میاںؒ کے بیان قرآن کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا تھا۔ جب یہ خبر باڑی وال تک پہنچی تو باڑی وال کے لوگ بہت خوش ہوئے اور بندگی میاںؒ کی خدمت میں پہنچ کر بندگی میاں کے ہاتھ پر تمام باڑی وال کے لوگوں نے بیعت فرمائی اور خاندان کے بڑے لوگ مل کر بندگی میاںؒ سے سنتِ محمدیؐ کے مطابق کارِ خیر کر لینے کی خواہش کی اور بندگی میاںؒ کی رضامندی پر آپؒ کا نکاح بی بی عائشہؒ جو آپ کی خالہ زاد بہن تھیں ان سے کروادیا گیا۔ اس وقت بندگی میاںؒ کی عمر ۲۵ سال تھی اور بی بی عائشہؒ کی عمر ۱۲ سال تھی۔ اس کے بعد کامل پور سے بندگی میاںؒ کا اخراج ہوا اور آپؒ ہجرت کرتے ہوئے دوائی پٹن میں قیام کیا۔

دوائی پٹن میں بندگی میاں کا قیام

بندگی میاں پٹن آنے کے بعد بیان قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے۔ آپ کے بیان قرآن کی شہرت ہر جگہ ہونے لگی اور کثیر لوگ آپ کے معتقد ہوگئے۔ اس لئے اس وقت کے علماء سو نے ایک محضرہ تیار کیا اور بادشاہ کے پاس فریاد کی کہ ''اے بادشاہ چند سال پہلے سید محمد نامی ایک شخص نے جو جونپور میں پیدا ہوئے اور یہاں گجرات میں ۹۰۵ھ میں مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا جس نے میرا انکار کیا وہ کافر ہے۔ ہزاروں لوگوں نے ان کے ہاتھ پر جہاں جہاں وہ جاتے تھے بیعت کی اور اس وقت کے علماء نے بادشاہ سے کہکر ہر جگہ سے ان کا اخراج کروایا۔ اور وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہوئے فرہ (افغانستان) چلے گئے اور وہیں پر ان کا انتقال ہوگیا۔ مگر اب ان کا ایک خلیفہ جن کا نام سید خوندمیرؓ ہے وہاں سے آکر مہدوی مذہب کی تبلیغ شروع کردی ہے اور اس کے حلقے ارادت میں عام لوگوں کے

علاوہ امراء، علماء اور فوج کے با اثر افسر بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا تو آپ کی سلطنت اور حکومت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اسی لئے آپ ان لوگوں کو یہاں سے نکال دیں۔ بادشاہ نے علماء سو کی گذارش پر بندگی میاںؒ کو اخراج کا حکم بھیجا۔ بندگی میاںؒ وہاں سے ہجرت کرتے ہوئے سلطان پور پہنچے اور دائرہ قائم کیا۔

بندگی میاںؒ کا سلطان پور میں قیام

سلطان پور آنے کے بعد بندگی میاںؒ پھر سے تبلیغ میں لگ گئے اور بیان قرآن شروع کیا اور بہت سے لوگوں نے آپؒ سے بیعت فرمائی وہاں پر ایک راہب رہتا تھا جو مذہبی لحاظ سے کافر تھا۔ مگر اندرونی طور پر وہ حق کا طالب تھا۔ اس کا نام رانا کانتا تھا اور حق کی طلب کی خاطر ایک خدارسیدہ پیر کامل سے اس کا ملنا جلنا تھا جب اس پیر کا آخری وقت تھا تو اس پیر نے رانا کانتا سے کہا کہ تمہاری آرزو بہت بڑی ہے اس لئے تم تھوڑا انتظار کرو۔ قریب ہی ایک مرشد کامل یہاں پر آئیں گے تم ان کے مرید بن جاؤ تمہاری طلب ان ہی سے پوری ہوگی۔ اس کے بعد ہر روز رانا پیرِ کامل کا انتظار کرتا تھا اور ایک دن اُسے خبر ملی کہ ایک اللہ والوں کا گروہ آیا ہے وہ فوراً وہاں پہنچا اور سیدھے بندگی میاںؒ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ بندگی میاںؒ نے اس کی بات اطمینان سے سنی اور فرمایا بندہ خدا کو اُسی وقت دیکھ سکتا ہے کہ وہ خود فنا فی اللہ ہو جائے، یعنی اس کی خودی فنا ہو جائے۔ پھر بندگی میاں نے رانا کانتا سے فرمایا تیرے پیر نے جس ذات اعلیٰ صفات کی نشانی تجھے بتلائی کہ ''وہ مشرق کی زمین سے آئے گا اور اس کی سیر مغرب کی زمین پر پوری ہوگی اور اس کی ذات کو حیات ابدی ہوگی'' وہ ہمارے پیر مہدی موعودؑ ہیں۔ رانا نے کہا تو پھر وہ ذات اب کہاں پر ہے؟ بندگی میاں نے فرمایا کہ وہ اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں۔ رانا نے کہا وہ تو امر ہے بھلا ان کو موت کیسے آ سکتی ہے؟ بندگی میاںؒ نے فرمایا انہوں نے جو کچھ فرمایا ہوا ہے

اس کو موت نہیں ۔ پھر راہب نے پوچھا کہ خدا کو دیکھنے کی شرط کیا ہے ۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا اگر تجھے خدا کے دیدار کی طلب ہے تو مسلمان ہوکر مہدی موعودؑ کی تصدیق کر۔ رانا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا اور مہدی موعودؑ کی تصدیق کی اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے پردے ہٹ گئے اور وہ اپنے مقصود کو پہنچا۔ اس کے بعد تین دن تک مست و مدہوش رہا اب اس کو کسی چیز کی کوئی خبر نہیں رہی۔ نہ کھانے کا ہوش رہا نہ پینے کا۔ اسی حالت میں اس فانی دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گیا۔ بندگی میاںؒ نے نہلا دھلا کر اس کی تدفین کی اور ایمان کی بشارت دی۔

مہدی موعودؑ کے حکم سے ثانی مہدیؓ کا گجرات واپس آنا اور بندگی میاںؒ کا ثانی مہدیؓ سے ملاقات کو جانا

جب حضرت ثانی مہدیؓ فرح سے بھیلوٹ تشریف لائے اور بھیلوٹ میں مقیم ہو گئے تو اس کی اطلاع حضرت بندگی میاںؒ کو ملی۔ آپؒ چند بھائیوں کو لے کر فوراً بھیلوٹ پہنچے۔ آپؒ کے آنے سے حضرت ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد فرمایا آپؒ کے دائرہ کے لوگوں کو آپؒ کا انتظار ہوگا، آپؒ واپس جایئے۔ بندگی میاںؒ نے کہا میں واپس جانے کے ارادے سے نہیں آیا ہوں مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیجئے۔ ثانی مہدیؓ نے بہت اصرار سے بندگی میاںؒ کو واپس روانہ کیا ۔ بندگی میاںؒ آنکھوں میں نمی لئے واپس ہو گئے۔

بندگی میاںؒ کا کل اہلیان دائرہ کو لے کر دوبارہ ثانی مہدیؓ کی خدمت میں حاضر ہونا

کچھ دنوں کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؒ نے اپنے کل اہلیان دائرہ کو لے کر دوبارہ ثانی مہدیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنے تمام مریدین سے فرمایا بندہ میراں سید محمودؓ سے

سویت لیتا ہے تم بھی حضرت ثانی مہدیؓ سے سویت لو اسی طرح کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کو ایک گوشہ میں لے جا کر کہنے لگے میں آپ کا بہی خواہ ہوں جو بشارتیں اماناؑ نے مجھ کو دی وہی آپ کو بھی دی ہیں اور کوئی فرق روا نہیں رکھا ہے۔ ہم دونوں کو حقیقی بھائی فرمایا ہے۔ اور امر قـاتـلـوا و قتلوا کا بار آپؓ کے سر پر رکھا ہے۔ ان سب کی تفصیلات بندہ کو معلوم ہے۔ پس ان امور کی تعمیل کے لئے ہم کو علیحدہ رہنا ہوگا تا کہ امام مہدی علیہ السلام کے حکم کی فرمانبرداری کی جائے۔ حضرت بندگی میاںؓ نے ثانی مہدیؓ کی صحبت میں رہنے کے لئے حضرت ثانی مہدیؓ سے بہت عاجزی اور انکساری کی اور کہا اللہ تعالیٰ قادر ہے جو وعدہ اپنے بندہ کی زبان سے ادا کیا ہے جیسا چاہے ظہور میں لائے گا ہم کو ان امور میں مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ ہاں اس میں کوئی شک نہیں لیکن احکم الحاکمین کی قدرت حکمت، کی مظہر ہے جو بھی کام پایا وہ حکمت کے بغیر نہیں۔ پس حکمت یہی ہے کہ تم علیحدہ رہو، تا کہ چند اشخاص کا دل تم سے بندھا ہوا ہو۔ اور وقت آنے پر تمہارے لئے اپنی جان و مال تمہارے سامنے نثار کردیں۔ اس طرح قتال کا بوجھ جو تم پر ہے ادا ہوگا۔ اس طرح حضرت ثانی مہدیؓ نے اپنے دلیلوں سے بندگی میاںؓ کو علیحدہ دائرہ قائم کرنے پر راضی کیا اور فرمایا مناسب یہ ہے کہ آپؓ کا دائرہ زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ اتنا فاصلہ کافی ہے کہ یہاں کی خبر وہاں پر وہاں کی خبر یہاں پر ایک روز میں مل سکے۔ چنانچہ بندگی میاںؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی رائے کے مطابق کھانبیل میں اپنا دائرہ قائم کیا جو بھیلوٹ سے ۱۸ میل سے زیادہ دور نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ ازل سے ہی حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی تقدیر میں شہادت لکھ چکا تھا مگر اس کا میدان حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ نے تیار کروایا۔ جس طرح ثانی مہدیؓ کو مہدی موعودؑ تک پہنچنا تقدیر میں لکھا ہوا تھا مگر مدد بندگی میاں نے فرمائی تھی اسی طرح ثانی مہدیؓ نے بندگی

میاںؓ کے بے حد اصرار کے باوجود اپنے دل پر پتھر رکھتے ہوئے بندگی میاںؓ کو اپنے سے دور دائرہ باندھنے کو کہا تا کہ کچھ صحابہ آپ کا قرب حاصل کر سکے اور آپ سے محبت پا کر آپ کی مکمل طرح سے اطاعت کر سکے تا کہ جنگ کے وقت آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے بخوشی آپ کے ایک اشارے پر اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر سکے۔

بندر جیول میں بندگی میاںؓ کا قیام

بندگی میاںؓ اور آپ کے ساتھی ہجرت کرتے ہوئے بندر جیول آ پہنچے اور وہیں پر دائرہ باندھا اور قیام کیا۔ یہاں پر بھی بندگی میاںؓ بیان قرآن کیا کرتے تھے۔ اور بہت سے لوگ آپ کا بیان قرآن سننے آتے تھے۔ اسی دوران دائرہ میں کئی کئی دن کا سخت فقر و فاقہ گذرا۔ مگر آپؓ کے دائرہ کا کوئی بھی فرد اُف تک نہیں کرتا ہر وقت ذکر و فکر میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں مشغول رہتا۔ بڑے لوگ تو صبر کر لیتے تھے مگر بچے ماں کا دودھ نہ ملنے کی وجہ سے ایک ایک کر کے اللہ کو پیارے ہونے لگے۔ مگر ہر کوئی پوری استقامت کے ساتھ فقر و فاقہ اور اپنے معصوم بچوں کے جاں بحق ہونے کا مقابلہ کیا اور اللہ کی مرضی پر اپنا سر خم کیا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ بھوک کی تاب نہ لا کر بڑے لوگ بھی اللہ کو پیارے ہونے لگے۔

جیول کے دائرہ میں ایک بیوہ بی بیؒ رہتی تھیں جن کے سات بچے فقر وفاقہ کی وجہ سے جامِ شہادت نوش فرمائے

دائرہ میں ایک بیوہ خاتون بھی رہتی تھیں جن کے سات لڑکے تھے وہ سب کے سب ایک ایک کر کے اس فقر و فاقہ کی وجہ سے جامِ شہادت نوش فرمائے۔ پہلے تو ایک لڑکا بھوک کی تاب نہ لا کر اللہ کی راہ میں شہید ہوا، اس کی تدفین کر کے آتے ہیں دوسری موت تیار تھی اسی طرح اس بیوہ

بی بیؒ کی سات کی سات اولاد اللہ تعالیٰ کے حضور جا پہنچی ۔مگر وہ باہمت اور باایمان بی بیؒ نے اُف تک نہ کیا۔اس واقعہ سے دائرہ کے سبھی افراد کے دل بے انتہا متاثر ہوئے۔اور بندگی میاںؒ نے بھی اس دردانگیز واقعہ کی تعزیت کے لئے اس بی بی کے گھر تشریف لے گئے اور کہا کہ بی بی تم پر جو نا قابل برداشت غم کا پہاڑ پڑا ہے اور تمہارے سات لڑکے اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں لیکن تم نے اپنی زبان سے ایک حرف شکایت وفریاد تک نہ کی یہ صرف تمہارا ہی حوصلہ و ہمت ہے۔ بندگی میاںؒ کی تعزیتی الفاظ سننے کے بعد اس بی بی نے کہا حضور میں آپؒ کی باندی ہوں آپؒ کے دائرہ میں رہ کر میں کیسے مصائب و آلام سے ڈر سکتی ہوں۔ میں تو سمجھتی ہوں میرے بچے اللہ کے حکم سے اللہ کے حضور میں چلے گئے اگر یہ آج نہیں تو کل مرتے کیوں کہ ہر نفس کو ایک نہ ایک دن اس فانی دنیا سے جانا ہی ہے۔ان کے لئے اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ آپؒ کے ہاتھ کی مشت خاک انہیں نصیب ہوئی ہے۔ایسی صورت میں مجھے کیونکر رنج والم ہوگا۔بی بی کے اس جواب سے بندگی میاںؒ بہت متاثر ہوئے اور میاںؒ کی آنکھیں نم ہوگئیں۔

بندر جیول کے دائرہ کے ساڑھے چار سو فقراء بھوک کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے

بندگی میاںؒ دائرہ والوں کے فقروفاقہ اور تکالیف کے بارے میں سوچنے لگے کیونکہ اس وقت تک دائرہ کے ساڑھے چار سو فقراء بھوک کی تاب نہ لاکر شہید ہو چکے تھے۔اور بندگی میاںؒ نے اس سبھی کو پاس ہی کے ایک کھیت میں دفن کیا تھا۔ جب یہ خبر کھیت کے مالک کو ہوئی تو وہ فوراً بندگی میاںؒ کی خدمت میں پہنچا اور فریاد کرنے لگا کہ آپ نے میرے کھیت کو قبرستان بنادیا ہے اب میں اس میں کھیتی کیسے کرسکوں گا۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا گھبرامت تیرا کوئی بھی نقصان نہیں ہوا ہے۔جا اور قبرستان کو کھودا گر اس میں تجھے کسی کی لاش یا ہڈیاں نظر آئے تو اُسے باہر نکال کر پھینک

دے اور اپنی کھیتی کر۔ جب اُس نے قبر کھودنا شروع کیا ایک کے بعد ایک ساری قبریں کھود ڈالی مگر ان میں سے کچھ نہیں نکلا وہ حیران و پریشان بندگی میاں کی خدمت میں آیا اور سارا واقعہ سنانے کے بعد آپؓ سے التجا کرنے لگا آخر یہ معاملہ کیا ہے؟ بندگی میاںؒ اس کی حیرت و پریشانی دور کرتے ہوئے فرمائے یہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات کے طالب تھے۔ مسلسل فقر و فاقہ نے ان کے بدن کو جلا ڈالا اور ان کو خدا کے حضور پہنچا دیا۔ یہ مرنے کے بعد قبروں میں پڑے نہیں رہیں گے۔ بندہ اس ہاتھ سے دیتا ہے اور خدا اُس ہاتھ سے لیتا ہے۔ بندگی میاںؒ کی گفتگو سننے کے بعد وہ کھیت کا مالک بندگی میاںؒ کا عقیدت مند ہو گیا۔ اور فوراً آپ سے بیعت فرمائی۔ بندرجیول میں بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ ہر واقعہ ایمان افروز اور طالبانِ الٰہی کے لئے رہنما ہے۔ طوالت کے خوف سے صرف چند واقعات ہی قلم بند کئے جا رہے ہیں۔

بندرجیول ہی میں حضرت ملک حمادؓ اور ان کی بیوی بوا مناؒ کی آمد

بندرجیول ہی میں حضرت ملک حمادؓ اور ان کی بیوی بوا منا ہجرت کرتے ہوئے اور صحبت صادقین کا فرض پورا کرنے کے لئے حضرت بندگی میاںؒ کی خدمت میں آ پہنچے۔ اصل واقعہ ایسا ہے کہ بندگی میاںؒ کا چرچا جب ہر سو ہونے لگا جب یہ خبر ملک حمادؓ تک پہنچی تو وہ بھی بندگی میاںؒ کی صحبت میں رہنے کا ارادہ کر لئے۔ جب یہ خبر ملک حمادؓ کی ساس کو پہنچی تو انہوں نے ملک حمادؓ پر پابندی عائد کر دی۔ اور وہ گھر ہی میں قیدی کی طرح زندگی گذارنے لگے۔ حضرت ملک حمادؓ کی یہ پریشانی دیکھ کر آپ کی بیوی نے بھی آپ کے ساتھ ہجرت کر کے بندگی میاںؒ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ اور ایک رات چھپ کر دونوں میاں بیوی گھر سے نکل گئے جب صبح ہوئی تو ملک حماد اور بی بی بوا مناؒ کے گھر سے چلے جانے کی خبر جب ملک حماد کی ساس کو ہوئی تو وہ بہت زاری کرنے لگیں یہ دیکھ کر بوا مناؒ کے چاروں ماموں ان لوگوں کو ڈھونڈھنے کے لئے چاروں طرف، اپنے

ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ دور سے ہی ملک حماد نے بی بی کے ایک ماموں کو آتا دیکھ کر بی بی سے فرمانے لگے میں تو گھوڑے کو تیز دوڑا کر یہاں سے نکل جاؤں گا مگر تم کو وہ پکڑ کر واپس لے جائیں گے۔ بی بی نے کہا گھبرایئے مت میں ماموں سے بات کروں گی اتنے میں ماموں آ گئے اور بی بی بوا منا کو کھری کھوٹی سنانے لگے۔ بی بی نے آرام سے اپنے ماموں کی ساری بات سن کر کہا ماموں آخر میں نے کس کا کیا بگاڑا ہے کیا میں نے کوئی چیز چوری کی ہے کسی کو مارا کسی کا دل دکھایا آخر کیا کیا ہے۔ اگر عیش وعشرت چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جارہی ہوں تو اس میں میرا نقصان ہے میں کسی اور کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے شوہر کے ساتھ جارہی ہوں۔ اس میں خاندان کی بدنامی کیسے ہوسکتی ہے۔ کیا اسلام میں دنیا ترک کرنا، ہجرت کرنا فرض نہیں ہے؟ چاردن کی دنیا میں کب تک لہولعب کی زندگی گذاروں، آخر مرنا بھی تو ہے کیا میں آخرت کی تیاری نہیں کروں؟ ماموں بھانجی کے دلیلوں سے دنگ رہ گئے اور بی بی کو جانے کی اجازت دے دی۔ دونوں میاں بیوی بندگی میاںؒ کی خدمت میں پہنچے تو بندگی میاںؒ نے بڑھ کر آپ لوگوں کا استقبال کیا۔ دونوں بندگی میاںؒ سے بیعت ہوکر وہیں پر رہنے لگے۔ اسی دوران دائرہ میں سخت فقر وفاقہ تھا جب یہ خبر ملک حماد کی خوش دامن کو ہوئی تو انہوں نے بہت روپیہ اور زیور بوا منا کی دایہ کے ہاتھ سے روانہ کیا۔ جب وہ دائرہ میں آئی اور بی بی بوا مناؓ سے ہی پوچھنے لگی کہ بی بی بوا مناؓ کہاں پر ہے۔ بی بی بوا مناؓ دایہ کو پہنچان کر ہنسنے لگی جیسے ہی آپ ہنسی آپ کا سونے کا دانت دیکھ کر وہ بوا منا کو پہنچان گئی اور رونے لگی کیونکہ بی بی کا فاقوں سے چہرہ اتنا اتر گیا تھا کہ پہچان میں نہیں آرہا تھا۔ بی بیؓ نے دایہ کو سمجھا کر چپ کروایا۔ دایہ نے سارا پیسہ اور زیور بی بی کو دے دیئے۔ بی بی نے ملک حمادؓ کو دے دیا اور حضرت ملک حماد نے سب کچھ لے جاکر بندگی میاںؒ کے حوالے کردیا۔ بندگی میاںؒ نے تھوڑے پیسے رکھ کر باقی سب سویت کرنے کے لئے کہا جب سارا مال سویت ہوا سب دائرہ کے

لوگ سامان لا کر کھانا بنوا کر کھانے لگے مگر حضرت ملک حمادؓ اور بی بیؒ کے پاس فاقہ ہی رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سویت میں حضرت کو جو سونا ملا تھا وہ سونا کھوٹا تھا۔ اس کے عوض میں کچھ بھی نہیں مل سکتا تھا۔ جب یہ خبر بندگی میاںؒ کو پہنچی تو آپؒ نے حضرت ملک حمادؓ اور بی بیؒ کی بلند ہمتی اور راضی بہ رضا رہنے کی بہت تعریف کی۔

میاں ابراہیمؒ نے بندگی میاںؒ کے حکم پر فرمایا خزانہ کے مالک کا حکم ہے تو کنجی والا کیوں بخیلی کرے

بندر جیول ہی میں ایک بوڑھی عورت رہا کرتی تھی اس کا جوان بیٹا لاپتہ ہو گیا تھا۔ بہت ڈھونڈھنے کے بعد بھی نہ ملا وہ بہت پریشان تھی کسی نے اُس بوڑھیا سے کہا یہاں پر ایک پیر کامل رہتے ہیں تو ان کے پاس جا کر فریاد کر تیرا بیٹا تجھے مل جائے گا۔ فوراً وہ بوڑھیا حضرت شاہ خوندمیرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے۔ اور اپنا مدعا بیان کرتی ہے۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے بوڑھیا کی بات سن کر اُس بوڑھیا کو ایک صحابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں جا ان سے اپنا حال بیان کر تجھ کو تیرا بیٹا مل جائے گا۔ بوڑھیا حضرت ابراہیمؒ کے پاس جا کر ساری حقیقت بتاتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ حضرت ابراہیمؒ ساری بات سن کر فرماتے ہیں ''جب خزانہ کے مالک کا حکم ہے تو کنجی والا کیوں بخیلی کرے'' اور پھر بوڑھیا سے کہتے ہیں جا تجھے بحکم خدا تیرا بیٹا مل جائے گا۔ جب وہ گھر پہنچتی تو اس کا بیٹا گھر میں موجود ہوتا ہے۔ بوڑھیا سخت حیرت کے عالم میں بیٹے سے پوچھتی ہے۔ اتنے دنوں سے کہاں تھا؟ اور اب یہاں کیسے پہنچا؟ بیٹا کہتا ہے میں یہاں سے دور کسی جزیرہ میں تھا۔ اچانک آندھی آئی اور تیز ہوا چلی اور میری آنکھیں بند ہو گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے پتہ نہیں جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو یہاں پایا۔ بندگی میاںؒ کی ایسی بہت سی کرامتیں ہیں۔ اگر میں ہر ایک کرامت کو قلمبند کروں تو

ایک ضخیم کتاب کی شکل لے لے گی جس کو قلمبند کرنا میرے جیسے کم علم غلامِ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے لئے محال ہے۔اسی لئے صرف چند واقعات ہی تحریر میں لائے گئے ہیں۔

بندگی میاں کی حج کے لئے روانگی

حضرت ملک حمادؓ کے سسرال سے جو فقراء کے لئے پیسے اور زیورات آئے تھے اس میں سے تھوڑے پیسے اور زیورات بندگی میاںؓ نے حج کو جانے کے ارادے سے رکھ لئے تھے۔اور پھر کچھ دنوں کے بعد بندگی میاںؓ اپنے دائرہ کی دیکھ بھال حضرت ملک حمادؓ کے حوالے کر کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے۔فرمان خدا ہوا''اے سید خوندمیر جو لوگ تیرے ہمراہ ہیں انہیں واپس کر دے'' تو آپؓ نے اپنے ساتھ صرف تین آدمیوں کو رکھ کر باقی سب کو واپس دائرہ میں بھیج دیا۔حضرتؓ جب کعبۃ اللہ پہنچے وہاں پر سخت فقر و فاقہ رہا۔آپؓ کے ہمراہ جو ساتھی تھے انہوں نے حضرتؓ سے اجازت مانگی کہ جو سامان وہ لے کر آئے ہیں یہاں پر بیچ کر رقم حاصل کر سکیں۔کیونکہ اُس سامان کی یہاں پر اچھی قیمت آ رہی تھی۔بندگی میاںؓ نے فرمایا!اسی قیمت پر بیچ دو جو گجرات کی ہے۔زیادہ پیسے مت لو اگر زیادہ لو گے تو سوداگری ہوگی ہم یہاں پر حج ادا کرنے آئے ہیں۔سوداگری کرنے نہیں۔حج سے فارغ ہونے کے بعد بندگی میاںؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بندر جیول واپس آ گئے۔اور حسب عادت بیان قرآن شروع کیا۔علماء سو نے آپؓ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے ڈر کر بادشاہ سے کہہ کر آپؓ کا وہاں سے اخراج کروایا اور حضرت ہجرت کرتے ہوئے مندل چلے گئے۔

بندگی میاںؓ کی موضع مندل کو ہجرت

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ ہجرت کرتے ہوئے مندل پہنچے۔اور دائرہ قائم کیا۔اور تبلیغ کیلئے ساتھ ساتھ بیان قرآن شروع کیا۔جب آپؓ کے بیان قرآن کا چرچا ہر جگہ ہونے

لگا تو ملک یعقوب اور ملک اسمٰعیل اپنے خاندان اور قبلہ کے ساتھ بندگی میاںؓ کی خدمت میں پہنچے۔اور تصدیق مہدی موعودؑ سے مشرف ہوئے۔ملک یعقوب اور ملک اسمٰعیل کی والدہ دونوں کی شادی موضع مندل میں کروانا چاہتی تھی۔ وہاں پر ان دونوں کی نسبتیں طئے ہو چکی تھیں۔ حضرت بندگی میاںؓ کے بیان سننے کے بعد دونوں جوان ترک دنیا کر کے حضرت کی صحبت ہی میں رہنے لگے۔ والدہ نے شادی کے لئے بہت دباؤ ڈالا مگر اس کے باوجود وہ دونوں نو جوان بندگی میاںؓ سے جدا ہو کر شادی کرنا نہیں چاہتے تھے۔کچھ دنوں کے بعد بندگی میاںؓ نے ملک اسمٰعیلؓ سے اپنی دختر بی بی ہدنجیؓ کا نکاح کروادیا۔اس کے بعد دونوں بھائی جنگ بدر ولایت میں شہید ہونے تک بندگی میاںؓ کی صحبت سے دور نہیں ہوئے۔ کچھ عرصہ مندل میں گذرنے کے بعد دشمنانِ دین نے وہاں سے اخراج کروادیا۔حضرتؓ وہاں سے ہجرت کرتے ہوئے بھولا رہ تشریف لے گئے اور وہاں پر دین مہدیؑ کی تبلیغ اور بیان قرآن کرتے رہے۔ پھر کچھ دن قیام کیا پھر وہاں سے بھی آپ کا اخراج ہوا اور آپؓ جالور تشریف لے گئے۔

بندگی میاںؓ کی ہجرت کرتے ہوئے جالور میں آمد

بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کا قیام جالور میں کچھ سالوں تک رہا،اس دوران آپؓ نے اپنے عمل اور بیان قرآن سے ہزاروں لوگوں کے دل میں اپنے لئے جگہ بنالی اور تقریبا سب ہی لوگوں نے آپؓ کے ہاتھ پر مہدی موعودؑ کی تصدیق فرمائی اور اسی دوران بعض فقراء اپنے عزیزوں کے گھروں کو جانے لگے تو بندگی میاںؓ نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے دائرہ والوں کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے گھروں کو مت جائیں اور ان رشتہ داروں سے فرمایا کہ جو فقیر تمہارے پاس تشریف لائے ان کو کچھ مت دو۔ اگر خدا کی راہ میں کچھ دینا ہو تو ان کو دو جو خدا پر نظر رکھے ہوئے اپنی جگہ سے کہیں نہیں جاتے یعنی جو اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قید کئے ہوئے ہیں۔ جو کبھی

کسی سے کوئی سوال نہیں کرتے یہ سب انہی کا حق ہے۔

جالور ہی میں حضرت بندگی میاںؓ کا دوسرا نکاح بی بی فاطمہؓ سے

جالور ہی میں حضرت بندگی میاںؓ نے اپنا دوسرا نکاح بی بی فاطمہؓ بنت حضرت مہدی موعودؑ سے کیا اس وقت حضرت کی عمر ۳۴ سال تھی اور بی بی ۴۵ سال کی تھیں یہ ۹۲۰ھ کا واقعہ ہے۔ بی بی فاطمہؓ کا پہلا نکاح حضرت ملک برہان الدینؓ سے ہوا تھا اور پانچ سال پہلے یعنی ۹۱۵ھ میں حضرتؓ کا انتقال ہوگیا تھا۔ بی بی فاطمہؓ اور ملک برہان الدینؓ کی شادی ۹۰۳ھ میں ہوئی تھی۔ جس وقت بندگی میاںؓ کی شادی بی بی فاطمہ سے ہوئی اس وقت بندگی میاں کی پہلی بیوی بی بی عائشہؓ بقید حیات تھیں۔ بندگی میاںؓ نے جب بی بی فاطمہؓ کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا تو بی بی فاطمہؓ نے انکار کردیا تھا۔ جب بی بی فاطمہؓ کو حضرت مہدی موعودؑ کی روح مبارک سے تاکیدی اشارہ ملا تب بی بیؓ نکاح کے لئے رضامند ہوئیں۔ اور ایک سال بعد ۹۲۱ھ میں بی بی کو اللہ تعالیٰ نے حضرت بندگی میاںؓ سید محمود سیدنجی خاتم المرشدین جیسا فرزند عطا کیا۔ حضرت سید محمود سیدنجیؓ کی پیدائش کے وقت بندگی میاںؓ بہت خوش تھے اور ہر کسی سے کہتے تھے اگر کوئی مہدی موعودؑ کو نہیں دیکھا ہے تو سیدنجیؓ کو دیکھ لو سیدنجیؓ ہو بہو مہدی موعودؑ کی طرح ہے۔ اسی طرح جالور میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد بندگی میاںؓ ہجرت کرتے ہوئے پیراں پٹن تشریف لے گئے۔

بندگی میاںؓ کی ہجرت کرتے ہوئے پیراں پٹن میں آمد

بندگی میاںؓ ہجرت کرتے ہوئے جب پیراں پٹن آئے اور بیانِ قرآن شروع کیا تو آپؓ کا بیانِ قرآن یہاں پر بھی ہر کسی کو متاثر کر رہا تھا۔ اور لوگ بیعت کر کے بندگی میاںؓ کی صحبت اختیار کرنے لگے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ آپ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد تشریف لے گئے بعد نماز جمعہ، شہ میرا اپنے شاگردوں کی تفہیم کر رہا تھا۔ مگر شاگرد کی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔

بندگی میاںؒ یہ دیکھ کر شہ میر سے کہا کیا میں اس شاگرد کی تفہیم کردوں؟ شہ میر نے کہا ٹھیک کردیجئے۔ پھر بندگی میاں نے اس شاگرد کوقرآن کی اُس آیت کی تفہیم اس بہتر انداز میں کی کہ شہ میر منہ تکتا رہ گیا اور پوچھنے لگا کیا آپ سید خوندمیر ہیں۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا! ہاں بندہ سید خوندمیرؒ ہے۔ پھر شہ میر نے مہدیت کے بارے میں بندگی میاںؒ سے پوچھا کیا آپ دنیا میں دیدارخدا کو جائز کہتے ہیں؟ بندگی میاںؒ نے کہا !ہاں۔ شہ میر نے کہا کیا آپ نے خدا کا دیدار کیا ہے؟ بندگی میاںؒ نے کہا! ہاں۔ کس طرح؟ بندگی میاںؒ نے فرمایا خدا نے تم کو جس طرح دو آنکھیں دیں ہیں میرے ہر بال کو خدا نے دو آنکھیں دی ہیں جس سے میں نے خدا کو دیکھا ہے۔ ملا شہ میر کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا اور بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

بندگی میاں کی بڑھتی ہوئی تبلیغی کوششوں کو دیکھ کر علماءسوحسد کی آگ میں جلنے لگے

بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی کوششوں کو دیکھ کر علماءسوحسد کی آگ میں جلنے لگے کیونکہ بندگی میاںؒ جہاں پربھی جارہے تھےلوگ جوق درجوق مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہوتے جارہے تھے۔ اسی طرح پیراں پٹن کے علماء بھی بادشاہ سے جھوٹی شکایتیں کر کے بندگی میاںؒ اوراُن کے رفقاء کا اخراج یہاں سے کروادیا اور بندگی میاںؒ دین حق کی تبلیغ اور ہجرت کرتے ہوئے کئی مقامات پر اپنا دائرہ باندھا جس میں قابل ذکر ہیں واگھیلا پھر سلکھن پور بارگر، بھدرےوالی' سیسہ' کارگر' تھراڈ' بندرکھمبایت' جھنجوواڑیا' جھالاوار وغیرہ میں دائرے قائم کئے۔

بندگی میاں کا جھالاوار کی بنجر زمین پر دائرہ قائم کرنا

بندگی میاںؒ نے دین حق کی تبلیغ اور ہجرت کرتے ہوئے ہزاروں لاکھوں افراد کو مہدی

موعودؑ کی تصدیق کروائی۔ان میں سے بہت سے لوگ ترک دنیا کر کے دائرہ ہی میں رہنے لگے۔ ایک روایت کے مطابق بندگی میاں کی تبلیغ سے اتنے لوگ مہدوی ہوگئے تھے جن میں تین لاکھ کے قریب تو بندگی میاںؒ کے مرید تھے۔اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ اللہ کے حکم سے بندگی میاںؒ کا ہر جگہ سے اخراج ہوتا گیا۔تا کہ بندگی میاںؒ جہاں پر بھی جائیں دین حق کی تعلیم دے کر لوگوں کو مہدوی بنا سکیں۔اسی طرح بندگی میاںؒ نے جھالا وار میں ایسی زمین پر اپنا دائرہ باندھا جہاں پر نا قابل زراعت زمین تھی۔مگر یہاں پر بھی بندگی میاںؒ کی تبلیغ دیکھ کر علماءسو نے بادشاہ کو یہ باور کروادیا کہ اگر بندگی میاںؒ کو یہاں سے نہیں نکلوادیا گیا تو وہ آپ کی حکومت کے لئے خطرہ بن جائیں گے۔ بادشاہ کو سلطنت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف پیدا ہوگیا اوراس نے بندگی میاںؒ کے اخراج کا حکم دے دیا اور کہا اگر وہ لوگ نہیں گئے تو فوج کشی کی جائے۔اس شاہی حکم کا علم ملک پیارا کو ہوا جو بندگی میاںؒ کی بہن بوبو جی کے شوہر ہوتے ہیں۔اور وہ شاہی منصب دار اور دو ہزار سواروں کے وزیر تھے۔اور کھانبیل ان ہی کی جاگیر تھی۔ ملک پیارا فوراً بندگی میاںؒ کی خدمت میں آئے اور انہیں منوا کر اپنے ساتھ کھانبیل لے آئے۔ یہ واقعہ ۹۲۵ھ کا ہے۔

بندگی میاںؒ کا کھانبیل میں دائرہ قائم کرنا

بندگی میاںؒ کو کھانبیل میں دائرہ قائم کرنے کے بعد کچھ سالوں تک آرام ملا۔اور اطمینان کے ساتھ بندگی میاں نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں زور وشور سے جاری رکھیں۔اور لوگوں کا اژدھام روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔اور آپؒ بیان قرآن فرما کر کئی لوگوں کو دینِ مہدیؑ میں داخل کر رہے تھے۔اور وقتاً فوقتاً کھانبیل کے باہر جا کر بھی تبلیغ فرماتے تھے۔ایک دن بندگی میاںؒ اپنے چالیس ساتھیوں کے ساتھ احمد آباد تشریف لے جا رہے تھے۔سانبرمتی ندی کے کنارے موضع سرکھیج میں حضرت شیخ احمد کھٹو کا عرس ہو رہا تھا۔اطراف واکناف کے ملّا اور عالم وہاں جمع

ہوگئے تھے۔انہوں نے بندگی میاںؓ کو دیکھ کر کہلوایا کہ وہ لوگ ثبوت مہدیت پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ بندگی میاںؓ یہ سن کر وہیں ٹھہر گئے اور علماء سے گفتگو شروع ہوئی۔ بندگی میاںؓ ثبوت فراہم کرنے اور ان کی ہر بات کا مدلل جواب قرآن اور حدیثوں سے دینے پر وہ عاجز آ گئے اور کہا آپ ہم کو مہدی موعود کا کوئی معجزہ بتلائیے۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ معجزات' سحر اور جادو کے مشابہ ہوتے ہیں۔اس لئے حضرت سید محمد جونپوری کے مہدی ہونا آپؑ کے اخلاق ہیں۔جس طرح علمائے سلف نے ثبوت رسالت میں اخلاق نبی ﷺ کو پیش کیا ہے۔مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ ہیں آپؑ سے معجزات کا صدور کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔اگر تم لوگوں کو اسی پر اصرار ہے تو مہدی موعودؑ کا معجزہ رہنے دو۔ان چالیس فقراء جو میرے ساتھ ہیں ان میں سے تم جس کسی کو بھی حقیر سے حقیر سمجھتے ہو چن لو۔اور تمام انبیاء اور مرسلین میں جس کسی نبی یا رسول کا معجزہ تم چاہو طلب کرلو۔ یہ سن کر علماء کے ہوش اُڑ گئے ان کو یقین ہوگیا کہ یقیناً بندگی میاںؓ کے فقراء سے ایسے معجزے کا ظہور ہوسکتا ہے۔اسی لئے انہوں نے سوچ سمجھ کر معجزہ طلب نہیں کیا۔اگر معجزہ دیکھ لیتے تو پھر ان کو مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنا لازمی ہو جاتا، پس خاموشی کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔

بارہ ہزار پٹھانوں کا بندگی میاںؓ کے ہاتھ پر مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنا

کھانبیل میں بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کا قیام پانچ سال رہا۔اُسی دوران وہاں پر بہت سے واقعات بھی پیش آئے جس میں سے ایک یہ ہے کہ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کسی کام سے احمد آباد جارہے تھے راستے میں سابرمتی ندی کے کنارے بارہ ہزار پٹھان جو کسی فوجی ٹکڑی کا حصّہ تھے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے بیان قرآن اور اخلاق سے بے حد متاثر ہوئے اور پھر اُنھوں نے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہوئے اور اُن میں سے کئی پٹھان بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی خدمت میں رہ کر دیدارِ خدا سے بھی مشرف ہوئے۔

بی بی فاطمہؓ کا اس فانی دنیا سے پردہ فرمانا

بی بی فاطمہؓ بنت حضرت سید محمد مہدی موعودؑ جو بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شریک حیات تھیں ۹۲۵ھ میں دوسرے فرزند کی ولادت کے بعد بی بیؓ اور نومولود کا انتقال ہوگیا۔ نومولود کا اسم گرامی حضرت سید اشرفؓ رکھا گیا جو اپنے بڑے بھائی حضرت سید محمود سید نجیؓ سے چار سال چھوٹے تھے۔ بندگی میاںؓ نے بی بی فاطمہؓ کو اُن ہی کے حجرہ میں سپرد خاک کیا' کھانبیل میں بی بی فاطمہؓ کا مزار شریف ہے جو آج بھی خلائق کے لئے زیارت کی آماجگاہ ہے۔

بندگی میاںؓ نے فرزندِ مہدی موعودؑ حضرت سید ابراہیمؓ کی شادی دھوم دھام سے کروائی

فرہ مبارک سے بی بی بون اپنے فرزند بندگی میاں ابراہیمؓ کے ساتھ ہجرت کر کے احمد آباد آئیں اور وہیں مقیم رہیں اور اپنے فرزند کو مسند ارشادی پر بٹھانے پر غور کرنے لگیں۔ یہ خبر جب بندگی میاںؓ کو پہنچی تو آپ فوراً ام المصدقین بی بی بون جیؓ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس بات پر راضی کیا کہ پہلے میاں ابراہیمؓ کو کسی مہاجر مہدیؑ کی صحبت سے فیض یاب ہونے دیجئے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؓ کو مسند ارشادی پر بٹھائیں۔ بی بی نے یہ ذمہ داری حضرت شاہ خوندمیرؓ کو ہی دے دی۔ بندگی میاںؓ نے حضرت ابراہیمؓ کو ہر وہ تعلیم عطا کی جو انہوں نے مہد ی موعودؑ سے حاصل کی تھی۔ اسی دوران بندگی میاںؓ نے حضرت ابراہیمؓ کی شادی بہت دھوم دھام سے ڈونگر پور کے جاگیردار کی بیٹی سے کروائی۔ جب کہ خود بندگی میاںؓ کی دونوں شادیاں بالکل سادہ طریقہ سے ہوئی تھی۔ اور تمام صحابہ اور مہاجرین کی شادیاں بھی بغیر کسی شور شرابہ کی ہوتی تھی۔ مگر میاں ابراہیمؓ کی شادی اتنی دھوم دھام سے کرنے کی وجہ یہ تھی کہ سارے شہر میں اس بات

کا چرچا ہو کہ مہدی موعودؑ کے فرزند کی شادی ہورہی ہے۔اور ہر کسی کے زبان پر مہدی موعودؑ کا نام آئے تا کہ جن لوگوں تک مہدی موعودؑ کی مہدیت کا دعویٰ نہیں پہنچا ان تک بھی یہ پہنچ جائے۔اور وہ لوگ مہدی موعودؑ کی تصدیق کرسکیں۔اسی لئے بندگی میاںؓ نے حضرت ابراہیمؓ کی شادی کے موقع پر ضیافت کا ایسا انتظام کیا تھا کہ ہر کوئی دیکھتا رہ گیا۔شادی کی دعوت عام وخاص تھی۔شہر کے تقریباً سب ہی لوگوں نے کھانا کھایا۔اور اپنے اپنے رومالوں میں کھانا باندھ کر بھی لے گئے' کھانے میں گھی اس قدر تھا کہ ان کے رومالوں سے گھی ٹپکنے لگا اور ہر گلی کوچے میں جا بجا روغن کے نشانات نظر آنے لگے۔اس شادی سے منکرانِ مہدیؑ پر بہت رعب پڑا اور بہت سے لوگوں نے مہدیت کے بارے میں جانا اور بہت لوگوں نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ پر مہدی موعودؑ کی تصدیق فرمائی۔

بندگی میاںؓ کے پیٹ میں شدید درد اور حضرت تشریف اللہؒ کی پیدائش

۲۹/ذی الحجہ کی رات کو بندگی میاںؓ کے پیٹ میں شدید تکلیف ہوئی اور اسی وقت فرمانِ الٰہی ہوا''اے سید خوندمیر! ہم نے تجھے اور ان سب کو جو آج رات تیرے دائرے میں قیام ہیں خلعتیں اور فیضیلتیں عطا کی ہیں اور تیرے گوشت پوست' ہڈیاں اور بال بال کو ہم نے فنا کی لذت بخشی ہے۔جب صبح ہوئی تو بندگی میاں نے اپنی بہن بوا خونزا سے فرمایا جا کر تمام دائرہ کے بہن بھائیوں کو کہدو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو جو آج رات دائرہ میں تھے' بہت سی فضیلتیں اور خلعتیں دی ہیں اور سب کو بخش دیا ہے۔اور سب ہی دائرہ والوں کو خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے دو رکعت شکرانہ ادا کرنے کیلئے کہو۔اسی رات کو بی بی عائشہؓ کو ایک فرزند تولد ہوا۔اُس وقت دائرہ میں سخت فاقہ تھا۔بی بی عائشہؓ گیارہ روز سے بھوکی تھیں گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل بھی نہ تھا۔بندگی میاںؓ نے اپنا انگرکھا کے دامن کو جلا کر نومولود کا چہرہ دیکھا اور اسی وقت اللہ کا حکم ہوا''

اس لڑکے کی پیدائش تجھ پر ہماری تشریف ہے'' اسی لئے فرزند گرامی کا نام سید شریف عرف تشریف اللہ رکھا گیا۔

ثانی مہدیؑ کے وصال کے بعد اگر کوئی مسئلہ آتا تو بندگی میاںؓ سمجھ بوجھ سے مسئلہ کا حل دریافت کرتے

صدیق اکبر حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ کے وصال کے بعد تمام صحابہ موضع جالور میں جمع ہوئے تھے۔لیکن کوئی شخص گھر کی دیوار نہیں اٹھاتا۔چھوٹے گھروں کو آگ لگتی اور سب جل جاتے (چھوٹے گھر گھانس پھونس کے ہوتے تھے جو معمولی سی چنگاری یا شدتِ گرمی سے جل جایا کرتے تھے) پس میاں ملک جی لاہوتؓ میاں الہداد حمیدؓ اور ملک معروفؓ سب ملک کر حضرت شاہ خوندمیرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ عورتوں کو پردہ میں رہنے کے لئے قرآن میں خدا کا حکم ہے اگر کچھ دیواریں بن جائیں تو عورتیں اس میں بیٹھیں گی۔میاںؓ نے کہا ایک بار میاں نظامؓ سے کہو دیکھو کہ کیا کہتے ہیں۔پس شاہ نظامؓ کے پاس آئے اور کہا شاہ نظامؓ نے فرمایا دیوار اٹھانا اور ان میں عورتوں کو رکھنا دین ہے۔پھر میاںؓ نے کہا۔حضرت شاہ نعمتؓ سے پوچھو حضرت شاہ نعمتؓ سے دریافت فرمانے پر حضرت شاہ نعمتؓ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا جو کام مہدی موعودؑ کے زمانے میں نہ ہوا حضرت ثانی مہدیؑ کے زمانے میں نہ ہوا تو پھر ہمارے زمانے میں دیواریں کس طرح بنے گیں۔ بندہ ہرگز اجازت نہ دے گا۔اگر کسی نے دیواریں بنائیں تو بندہ گرادے گا۔پس مذکورہ صحابہ بندگی میاںؓ کے پاس آئے اور حضرت شاہ نعمتؓ نے جو کچھ فرمایا تھا بیان کیا۔پس میاں نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ تم نے جو کچھ کہا درست کہا لیکن زمانے سے تعلق سزاوار ہے یہ بھی (پردہ بھی) شرح اور دین سے ہے۔اجازت دیجئے تا کہ تھوڑی دیواریں بن جائیں۔پس شاہ نعمتؓ نے کہا اگر تم بھی بناؤ گے تو بندہ ہرگز نہیں بنائے گا۔پس میاںؓ نے فرمایا

کہ میاں نعمتؓ آپ کیا کہتے ہو۔مہدی موعودؑ کے وقت کے حالات ہمارے درمیان کیا رہے ہیں ۔مہدی موعودؑ کے حضوری میں لوگ آئے کھڑے ہوئے خودکو نیچے ڈال دئے اوراسی وقت اپنے مقصود(خدا) کو پہنچے۔اور جو شخص ہمارے حضور میں آتے ہیں بیٹھے ہیں لوٹتے ہیں دیر سے اپنے مقصود(خدا) کو پہنچتے ہیں۔اور جو اشخاص ہمارے بعد آئیں گے تھوڑا انفاق اپنے ساتھ لائیں گے۔اے میاں نعمتؓ ہم مہدی موعودؑ کا جیسا (ماحول) یک دم نہیں لا سکتے۔اس کے بعد حضرت شاہ نعمتؓ نے اجازت دے دی۔اس کے بعد حضرت شاہ خوندمیرؓ آہ کر کے فرمایا ہمارے مہدیؑ آئے اور چلے گئے جیسا کہ مہدیؑ کو پہچانا تھا ہم نے نہیں پہچانا۔میاںؓ نے قرآنی آیت تمثیل فرمائی کہ مہدی دریا کے مانند ہیں اور ہم جانوروں کے مانند ہیں کہ وہ پانی کے شوق اور طلب میں دور سے آئے اور کنارہ پر بیٹھے اور پیٹھ بھر پانی پیا اس کے بعد خودکو پانی میں بٹھایا اور خودکو پاک کیا اور اُڑ گئے۔اس جانور کے تمام افعال کے بعد دریا کے پانی میں کیا کمی ہوئی ؟ لیکن ہم نے ہمارے خوندکار کو ہمارے حوصلے کے موافق پہچانا۔

بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کو بیس سال کے عرصہ میں سات خطرے آئے

بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کو بیس سال کے عرصہ میں سات خطرے آئے تھے اللہ کی طرف سے نور کا شعلہ خطروں کو ایسا اُڑایا جیسے باز جانوروں کو اُڑا لے جاتا ہے۔

صدیق ولایت حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے اس فرمان مبارک کا مطلب یہ ہے کہ جب سے آپؓ نے مہدی موعودؑ کی تصدیق فرمائی اور مہدی موعودؑ سے بیعت فرمائی تو مہدی موعودؑ کا ہاتھ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے سر پر تھا اسی لئے مہدی موعودؑ کی حیاتِ مبارکہ تک آپؓ کو کوئی بھی خطرہ محسوس نہیں ہوا،اور مہدی موعودؑ کے پردہ فرمانے کے بعد صدیق اکبر سید محمود ثانی

مہدیؑ سے بیعت فرمائی اور ثانی مہدی کا ہاتھ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے سر پر تھا اسی لئے ثانی مہدی کی حیاتِ مبارکہ میں بھی آپؓ کو کوئی بھی خطرہ محسوس نہیں ہوا، اور جب ثانی مہدیؑ کا انتقال ہو گیا اُس کے بعد بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی حیاتِ مبارکہ بیس سال رہی ان بیس سالوں میں آپؓ کا کوئی مرشِد نہیں تھا اسی لئے آپؓ کو اس عرصہ میں سات موقعوں پر خطرے محسوس ہوئے جس کو اللہ تعالی نے خاتمینؑ کے طفیل سے ایسا نیست و نابود کیا کے وہ دوبارہ نہیں آئے۔ یہ اللہ تعالی کا بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ پر خاص فضل ہے، کیونکہ میاںؓ بچپن ہی سے خدا کے عاشق تھے اور جب بالغ ہوئے تو مہدی موعودؑ کے عشق میں اپنی ساری زندگی گذاری اور اُنہی کیلئے اپنے آپ کو شہید کروایا تھا بھلے ایسے بزرگ ترین ہستی کی اللہ کیسے مدد نہیں فرماتا۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ جیسے جلیل القدر صحابی مہدی موعودؑ کو بھی مرشد کی ضرورت ہوتی ہے تو بھلا ہمارے جیسے گناہگاروں کو کس قدر ایک مرشِد کی ضرورت ہونی چاہیئے، اس بات پر ہر وہ مہدوی کو غور کرنا ہوگا جسکا ابھی تک کوئی مرشِد نہیں ہے، اگر مرشِد کا ہاتھ ہمارے سر پر نہیں رہا تو لازمی طور پر ہم غلط راہوں میں بھٹکتے جائیں گے۔ اسی لئے ہمیں جلد سے جلد ایک ایسے مرشِد کو ڈھونڈنا ہوگا جو ہمیں دنیا کی بُرائیوں سے، دنیا کی محبت سے دور رکھتے ہوئے صراط المستقیم کا راستہ بتائے اور دنیا ہی میں دیدارِ خدا کرا سکے۔

بندگی میاںؓ نے فرمایا طالب دنیا دائرہ کے باہر جا کر مرگیا تو وہ کافر ہے

بندگی میاںؓ نے فرمایا کوئی تارک دنیا دائرہ میں سو سال اللہ کی طلب میں رہے اور دنیا کی طلب کے لئے دائرہ کے باہر جا کر مرگیا تو وہ کافر ہے اور اگر کوئی مہدوی سو سال دنیا طلبی کیا اور آخر اس نے اپنا رخ خدا کی طرف کر کے دائرہ کی طرف روانہ ہوا اور گھر سے باہر آ کر مرگیا تو وہ مومن ہے۔

بندگی میاںؒ عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن فرما رہے تھے کہ ایک بڑا سانپ بیان قرآن سننے آیا

ایک روز بندگی میاںؒ عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن فرما رہے تھے کہ ایک بڑا سانپ آیا، برادروں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تو میاںؒ نے انہیں روک دیا اور اپنے دامن میں جگہ دی اور جب بیان ختم ہوا تو وہ سانپ چلا گیا۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ یہ سانپ اُس سانپ کی اولاد سے ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کیا تھا اور وہ جن ہے جس نے مہدی موعودؑ کی تصدیق کی تھی، بیان قرآن سننے آیا تھا۔

بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ مخلوق جب تک ہمارے خلاف رہے گی ہم میں دین باقی رہے گا

بندگی میاںؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مخلوق جب تک ہمارے خلاف میں رہے گی (ہم میں) دین کی امید ہے۔ اور جب مخلوق ہمارے موافق ہو جائے گی تو معلوم ہو جائے گا اس وقت (ہم سے) دین چلا گیا۔

بندگی میاںؒ نے فرمایا قرآن میں ایک آیت ایسی ہے جس کو پڑھ کر مٹی پر پھونک دیں تو خالص سونا بن جائے گی

ایک روز بندگی میاںؒ کے حضور میں کیمیاء کا ذکر آیا تو بندگی میاںؒ نے فرمایا کیوں کیمیا کی بحث میں پڑے ہو قرآن شریف کی ایک آیت ایسی ہے کہ اس آیت کو پڑھ کر مٹی پر پھونک دیں تو خالص سونا بن جائے، کسی برادر نے عرض کیا وہ کونسی آیت ہے تو میاںؒ نے فرمایا اگر بھائی حماد پوچھیں تو اس وقت کہتا ہوں۔ جب یہ خبر ملک حمادؓ نے سنی تو فوراً بندگی میاںؒ کی خدمت میں

آ کر عرض کیا' کیا ہمارے درمیان زر کی حاجت ہے جو خوندکار نے ایسا فرمایا؟ بندگی میاںؓ نے فرمایا نہیں نہیں اگر میں یہ آیت کسی کو کہوں گا تو وہ آزما کر دیکھے گا' تم کو آزمانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارے پاس سونا اور مٹی برابر ہے۔

بندگی میاںؓ نے فرمایا صحابہِ مہدی پر جس نے بھی بری نظر کی تو اس کا ایمان سلب کر لیا جائیگا

بندگی میاںؓ نے صحابہِ مہدی کے فضل کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جس نے ان کی طرف بُری نظر کی تو اس کا ایمان سلب کر لیا جائیگا کیونکہ مہاجر مہدیؑ کو تکلیف دینے والے کا سوائے دوزخ کے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

حضرت بندگی میاںؓ کے فرامینِ مبارک

☆ بندگی میاںؓ نے فرمایا جو کوئی اس زمانے میں ہجرت کرتے ہیں اور دائرہ میں قیام کرتے ہیں اور جوان کے بعد آئیں گے وہی اشخاص ہوں گے جن کی ارواح مہدیؑ کے حضور میں مقبول ہو چکی تھی وہ لوگ ہمارے بیان سن کر مہدی کی تصدیق اور ترک دنیا نہیں کرتے۔

☆ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ آئے اور چلے گئے نہ ہم پہچان سکے اور نہ اخذ کر سکے۔

☆ بندگی میاںؓ اور شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہماری ذات میں مہدی کے خلاف کوئی چیز دیکھے اور ہمارا دامن نہیں پکڑے تو ہم قیامت کے دن اس کا دامن پکڑیں گے۔

☆ بندگی میاںؓ نے فرمایا ہمارے بعد کوئی ہے کہ ان میں ہماری اتباع سے دین رہے۔

☆ ایک وقت بندگی میاںؓ نے مہاجروں کا ہاتھ دھلایا اور وہی پانی پی لیا یہ تھی حضرت کی

نیستی ونرمی۔

☆ بندگی میاںؒ نے فرمایا کافر مفلس مرتا ہے تو عذاب ہلکا ہوتا ہے اور اگر کافر تونگر مرتا ہے تو عذاب زیادہ ہوگا کیونکہ وہ دنیا کی لذّت بہت پایا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص بندگی میاںؒ سے ملاقات کرنے کے لئے آتا' اور اس وقت میاں پلنگ پر بیٹھے رہتے تو فوراً کھڑے ہوکر پلنگ سے نیچے اتر کر بیٹھ جاتے اگر وہ مجبور کرتا تو بھی میاںؒ اوپر نہیں بیٹھتے۔

☆ بندگی میاںؒ سے کسی نے پوچھا کہ کیسے شخص کے لئے قرآن کا بیان جائز ہے۔ میاںؒ نے فرمایا جس میں یہ صفت ہو کہ وہ آنکھ سے حرص کو دھودے۔

☆ بندگی میاں ہمیشہ سلام میں پہل کرتے تھے کسی کے سلام کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

☆ ایک وقت تمام مہاجر جالور میں موجود تھے۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا۔ شیخ احمد متعلم بھی موجود تھا امامت کے لئے آگے بڑھا تو بندگی میاںؒ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کردیا اور فرمایا کہ تو مہدی کا منکر ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔

☆ کوئی شخص بیان قرآن کے وقت میاںؒ سے سوال کرتا تو اس کو نزدیک بلاتے اور اسکی تشفی کرتے اور اگر کوئی حجت کرتا تو میاںؒ مسکراتے ہوئے دلیل سے جواب دیتے مگر تنگ نہ ہوتے۔

☆ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے فقیرنیاں (دائرہ کی تارک الدنیا بیاں) اہل نفس رشتے داروں کے گھر جانے اور پرانے تعلقات تازہ کرنے پر بے حد خفا ہوتے تھے۔

بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا برادروں کا کھانا بھی مقبول عبادت ہے

ایک روز بندگی میاںؒ نے نماز عصر سے پہلے برادروں کے لئے کھانے کا انتظام کیا تھا

اُس وقت موذن نے اذاں دی برادروں نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لئے تو بندگی میاںؒ نے فرمایا وقت بہت ہے اچھی طرح سے کھاؤ کیونکہ تمہارا کھانا بھی مقبول عبادت ہے۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کے دائرہ میں کئی روز کا فاقہ تھا، جب اللہ تعالی نے کچھ بھیجا تو حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ اُسی وقت وہ سب کچھ برادروں میں سویت کر دیئے ،اور برادر کھانے کیلئے بیٹھے ہی تھے کے موذن عصر کی اذان دینا شروع کر دیا اذان کی آواز سنتے ہی برادروں نے کھانے سے اپنے ہاتھ کھینچ لئے ۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ نے برادروں سے فرمایا کھانے پر سے اپنے ہاتھ مت کھینچئے ،وقت بہت ہے اچھی طرح سے کھاؤ کیونکہ تمہارا کھانا بھی مقبول عبادت ہے۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کا انصاف

ایک دفعہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ باہر سے دائرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ بائی بھولی کڑی دھوپ میں بیٹھی بڑیوں کی نگہبانی کر رہی ہیں اور دھوپ کی وجہ سے پسینہ پسینہ ہوگئی ہیں۔ بائی بھولی بندگی میاںؒ کی باندی کی بیٹی تھی۔حضرت بندگی میاںؒ نے جب یہ منظر دیکھا تو فوراً بائی بھولی کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر ان کو دھوپ میں بڑیوں کی حفاظت کے لئے بیٹھا دیا، یہ دیکھ کر بی بی عائشہؒ واہ واہ جی کہتے ہوئے اپنی صاحبزادی کے قریب پہنچی تو میاںؒ نے انہیں روک کر ایک قرآنی آیت پڑھی جس کا مفہوم سمجھ کر بی بی عائشہ گھر میں چلی گئیں اور بندگی میاںؒ کڑی دھوپ میں اپنی صاحبزادی کے ساتھ اُس وقت تک وہاں کھڑے رہے جب تک بی بی کو پسینہ نہیں آیا۔ بندگی میاںؒ نے جب دیکھا کہ بی بی کے چہرے سے پسینہ کے خطرے گر رہے ہیں تو آپ نے اپنی صاحبزادی کو گھر کے اندر لے گئے ۔ یہ واقعہ صرف پڑھنے کی حد تک نہیں رہنا چاہئے بلکہ بندگی میاں جو چیز ہمیں سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اس پر زندگی کے ہر

میدان میں عمل بھی کرنا چاہیئے۔ اگر میاںؓ کے اس عمل سے کچھ سیکھ نہیں سکے تو ہمیں بندگی میاںؓ کی محبت کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ان سے محبت ہے تو ان کی سیرت پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر زمانے کے مرشدین کے بارے میں بندگی میاںؓ کا فرمان

ایک روز بندگی میاںؓ نے معاملہ دیکھا اور زاری کی حالت میں باہر آئے تو برادروں نے بندگی میاںؓ سے عرض کیا اس قدر زاری کا سبب کیا ہے؟ میاںؓ نے فرمایا بندہ کو آخر زمانے کے مرشدوں کو دکھلایا گیا ان کی گردنوں میں طوق اور ہاتھ پاؤں میں زنجیر ڈال کر فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ اور مہدی موعود علیہ السلام کی جائے پر بیٹھ کر نہ عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کا بیان کر رہے ہیں' نہ ذکر کی تعلیم دے رہے ہیں' نہ پسخوردہ دے رہے ہیں اور نہ سویت کر رہے ہیں اور نہ کوئی کام اللہ، رسولؐ، مہدیؑ اور مرشد کے حکم سے مگر نفس اور دبدبہ اور تن پروری کے واسطے یہ سب کام کر رہے ہیں' آخر زمانے کے مرشدوں کا حال ایسا ہوگا۔

بندگی میاںؓ کا تصانیف کے ذریعہ تبلیغ فرمانا

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نہ صرف ہجرت اور بیان قرآن سے دین مہدیؑ کی تبلیغ کرتے تھے بلکہ آپؓ نے رسالہ اور مکتوبات کے ذریعہ بھی تبلیغ فرمائی ہے۔ ان تصانیف میں مہدی موعودؑ کے منشاء بعثت' مہدویہ عقائد وغیرہ کو تسلی بخش طریقہ سے تحریر فرمایا ہے۔ ان میں سے بعض مکتوبات و تصانیف کو آپؓ نے علماء اور بادشاہ کے پاس تبلیغ کے لئے روانہ کیا تھا۔ جو تصانیف اور مکتوبات آپؓ تحریر فرمائے ہیں ان کے اسم گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقیدہ شریفہ جسے اُم العقائد بھی کہتے ہیں۔

(۲) رسالہ شریفہ: یہ رسالہ بادشاہ اور علماء کو بھیجا جس میں دعوت مہدیت اور ثبوت مہدیت کے بارے میں لکھا ہے۔اس رسالہ کو ام الرسالہ اور المعیار بھی کہا جاتا ہے۔

(۳) رسالہ بعض الآیات: ثبوت مہدیؑ میں لکھا گیا ہے۔

(۴) مقصد ثانی: عقائد مہدویہ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔

(۵) مکتوب ملتانی: ثبوت مہدی کے بیان میں لکھا گیا جس کو تبلیغ کی غرض سے میاں حاجیؓ کے ہاتھ سے ملتان روانہ کیا گیا جس کے پڑھنے کے بعد اٹھارہ علماء میاں حاجیؓ کے ہاتھ پر تصدیق مہدی فرمائی۔

(۶) رسالہ ختم الولایت: اس رسالہ میں مہدی موعود علیہ السلام کے القابات اور ختم ولایت محمدیہ کو بہت ہی اچھے انداز میں پیش کیا ہے اور اس رسالہ کو ختم الختمی بھی کہا جاتا ہے۔

بندگی میاںؓ سے ملک پیارا بیٹھا کا مرید ہو کر ترک دنیا کرنا اور صحبت اختیار کرتے ہوئے شہید ہونا

بندگی میاںؓ کو جھالا وار میں جب اخراج کا حکم پہنچا تو بندگی میاںؓ وہاں سے نہیں جانا چاہتے تھے اس کی اطلاع جب بادشاہ کو پہنچی تو اُس نے باز و رِطاقت آپ کو وہاں سے نکالنے کا حکم دیا۔ جب یہ خبر ملک پیارے کو ملی تو انہوں نے بندگی میاں کو منوا کر اپنی جاگیر کھانبیل لے آئے مگر انہوں نے ابھی تک مہدی موعودؑ کی تصدیق نہیں کی تھی۔ بندگی میاںؓ کے قرب' آپ کے اخلاق' آپ کا بیان قرآن' آپ کی خدارسی وغیرہ سے متاثر ہو کر ملک پیارے نے بھی بندگی میاںؓ کے تربیت و مرید ہوئے اور ترک دنیا کر کے آپؓ ہی کی صحبت میں رہنے لگے۔ اور اپنی جاگیر اپنے بیٹے ملک راجا کے سپرد کر دی تھی۔ جب یہ خبر اس وقت کے علماء سو کو پہنچی تو وہ بہت خوش ہوئے اور ان کا ڈر ختم ہو گیا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا ملک پیارے کتنے بہادر تھے۔ جب انہیں معلوم ہو گیا کہ

ملک پیارے ترک دنیا کر چکے تو انہوں نے پھر سے مہدویوں کو ایذا دینا شروع کر دیا۔ جب مخالفتیں اور ایذا رسانیوں کی حد پار ہوگئی تو ملک پیارے بندگی میاںؒ سے اجازت لے کر بادشاہ کے پاس عرضی لے کر جاتے ہیں کہ ان شرانگیزیوں' ایذا رسانیوں سے مہدویوں کو چھٹکارا دلاسکیں۔ جب بادشاہ کی خدمت میں پہنچ کر ساری روئیداد سناتے ہیں تو بادشاہ اُس وقت تو اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے مگر جیسے ہی محل سے باہر آ کر اپنے گھوڑے پر بیٹھتے ہیں تو بادشاہ کا ایک غلام آپ پر وار کر کے آپ کو شہید کر دیتا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ بندگی میاںؒ نے پڑھائی اور ایمان قطعی اور نجات ابدی کی بشارت دی۔

بندگی میاںؒ کا کھانبیل سے اخراج اور مہدویوں کو قتل کا فتوی

ملک پیارے کی شہادت کے بعد دنیادار عالموں نے مہدویوں کا جینا محال کر دیا اور اخراج کے لئے سپاہیوں کا ایک فوجی دستہ بھیجا اور اس میں سے ایک قاصد کے ذریعہ بندگی میاںؒ کو گذارش بھیجی کہ آپؒ یہاں سے چلے جائیں۔ آپؒ کے گھروں اور دائروں کی حفاظت کی جائے گی۔ آپؒ کو اور آپؒ کے کسی آدمی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ بندگی میاںؒ اس پر راضی نہ ہوئے تو اس قاصد نے بندگی میاںؒ سے منت سماجت کی اگر آپؒ یہاں سے نہیں گئے تو بادشاہ ہمارے بیوی بچوں کو قتل کر ڈالے گا لہٰذا آپؒ کچھ دنوں کے لئے جایئے پھر واپس آ جایئے۔ آپؒ کے دائرہ کی باڑ کا ایک کانٹے کو تک ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔ فوجیوں کی اس طرح منت سماجت پر بندگی میاںؒ تیار ہو گئے اور ہجرت کرتے ہوئے بھدرے والی تشریف لے گئے اور وہاں پر دائرہ قائم کیا۔ کچھ دنوں بعد بندگی میاں کو اطلاع ملی کہ آپؒ کے ساتھ عہد شکنی ہوئی ہے آپؒ کے دائرہ اور مسجد اور جھونپڑیوں کو آگ لگادی گئی ہے اور علماء نے مہدویوں کے خلاف ایک محضرہ تیار کیا ہے جن میں بہت سے علماء نے دستخط کر کے بادشاہ کے پاس بھیجا ہے۔ بادشاہ وہ محضرہ پڑھ کر اس کی

منظوری دے دی ہے۔اس محضرہ میں لکھا تھا کہ مہدیت خلافِ شرع ایک نیا مذہب ہے اور گمراہ فرقہ ہے۔ مہدوی واجب القتل ہیں۔ایک مہدوی کو قتل کرنے سے سات حج کا ثواب ملتا ہے ٔ گھاس میں رکھ کران کو جلایا جائے تو جلانے والے کے سارے گناہ جل جاتے ہیں۔اور وہ پاک ہو جاتا ہے۔اور اگر ان پر قدرت نہ ہو تو انہیں اتنی تکالیف دینا کہ وہ مہدیت سے پھر جائے۔پھر علماء نے یہ مناظرہ گجرات کے چپہ چپہ پر تشہیر کر دیا اور منادی کروائی کہ اگر کوئی شخص مہدی موعودؑ کی تصدیق کر چکا تو کھلم کھلا اس کا اظہار نہ کرے اگر کرے گا تو اُس کو موت کی سزا ہوگی۔

دو نوجوان رنگریز لڑکوں کی شہادت

دو خوبرو نوجوان جن کے اسمِ گرامی حضرت بندگی میاں اسمٰعیلؒ اور حضرت بندگی میاں کبیر احمدؒ ہیں جن کی عمر چودہ اور اٹھارہ سال تھی وہ اپنی ماں کے ساتھ شہر احمد آباد میں مقیم تھے۔ایک نوجوان صابن فروشی اور دوسرا رنگریزی کا کام کرتا تھا۔اور یہ دونوں مہدی موعودؑ کی تصدیق فرما چکے تھے۔ایک دن دونوں نوجوان اپنی دوکان میں مصروف تھے کہ ایک منادی ندا کر رہا تھا کہ کوئی بھی شخص یہ ظاہر کرے گا کہ وہ مہدوی ہے تو اُسے قتل کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ دونوں نوجوان اچھی طرح سے واقف تھے کہ مہدویوں کے ساتھ کتنا ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ دل میں شدید غم وغصہ کی حالت میں صبر کے ساتھ اپنے حلال کاروبار میں مصروف تھے۔مگر جب منادی کی ندا سنی تو ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔اور دونوں آپس میں مشورہ کر کے جوش وخروش سے اپنی اپنی دوکانوں سے باہر آ کر باآواز بلند کہا کہ ہم یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم مہدوی ہیں اور سید محمد جونپوری کو مہدی موعود علیہ السلام تسلیم کر چکے ہیں اور آپؑ کو اللہ کا خلیفہ برحق جان کر ہم نے اُن کے دعوئ مہدیت کی تصدیق کی ہے۔ کیونکہ مہدی موعودؑ ہی حق ہے اور ہم حق کی تصدیق کر چکے ہیں۔اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں رکھیں گے۔ چاہے اس سے ہمارا مالی نقصان ہو یا

جانی نقصان ہو۔ جب تک ایک بھی سانس باقی رہے گی ہم یہی کہیں گے کہ مہدی موعودؑ آئے اور گئے۔ اور ہم نے ان کی تصدیق کی ہے۔ ظالم سپاہیوں نے پہلے تو دونوں کو بہت سمجھایا' لالچ دی' دھمکایا۔ جب اُنہیں یقین ہو گیا کہ یہ جوان نہیں مانیں گے تو وہ ظالم تشدد پر اُتر آئے اور چاروں طرف سے نوجوانوں کو مارنے لگے۔ اتنا مارا کہ وہ جوان خون میں لت پت ہو گئے۔ اور بے ہوش ہو گئے پھر وہ ظالم، نوجوانوں کے متعلق معلومات حاصل کر کے ان کی ماں کے پاس جا کر سارا واقعہ بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم سمجھدار ہو جا کر اپنے بچوں کو سمجھاؤ کہ وہ مہدی موعودؑ کا نام نہ لے۔ شاہی فرمان ہے کہ جو کوئی مہدی موعودؑ کا نام لے گا اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اپنے بچوں کی عمروں پر رحم کھاؤ اور انہیں سمجھاؤ۔ بی بیؓ ان ظالموں کی ساری بات سن کر اپنے بیٹوں کے پاس جاتی ہیں اُن پر پانی ڈال کر انہیں ہوش میں لاتی ہیں پھر دونوں کو بہت پیار کرتی ہیں اور پھر فرماتی ہیں' میں بہت خوش قسمت ہوں کہ تم دونوں کو اس حال میں دیکھ رہی ہوں۔ اور تم لوگ بھی بہت خوش قسمت ہو کہ مہدی موعودؑ کے نام پر شہید ہونے جا رہے ہو۔ بیٹا بڑی ہمت اور جوش کے ساتھ ان ظالموں کا سامنا کرو۔ موت تو آج نہیں تو کل آ ہی جائے گی۔ مگر شہادت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ اسی طرح کی بہت سی نصیحتیں اور بیٹوں کو شہادت کی اہمیت بتا کر وہ بی بی چلی گئیں۔ اس کے بعد وہ ظالم سپاہی آ کر نوجوان لڑکوں سے سوال کیا اب تمہاری مہدی موعودؑ کے بارے میں کیا رائے ہے؟ دونوں جانباز جوانوں نے بڑے ہی جوش اور جذبہ سے کہا مہدی موعودؑ آئے اور چلے گئے۔ اور ہم نے ان کی تصدیق فرمائی ہے۔ یہ سنتے ہی اُن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور جلاد سے کہا فوراً ان دونوں کی گردن اُڑا دی جائے۔ جب جلاد گردن اُڑانے کے لئے بڑے بھائی کی طرف بڑھا تو بڑے بھائی نے کہا پہلے میرے چھوٹے بھائی کو شہید کرو بعد میں میری گردن اُڑانا۔ ظالموں نے ہنس کر کہا بڑے افسوس کی بات ہے تم بڑے ہو کر اپنے

چھوٹے بھائی کی گردن پہلے اُڑانا چاہتے ہو دو چار منٹ کی زندگی سے تمہیں کیا مل جائے گا۔ اگر ہماری بات مان لو تو لمبی زندگی نصیب ہوگی۔ بڑے بھائی نے بیچ میں اُس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تم لوگ میری بات کا غلط مطلب نکال رہے ہو' میرا مقصد تو یہ تھا کہ میرا بھائی ابھی چھوٹا ہے میری خون میں پڑی تڑپتی لاش کو دیکھ کر گھبرا نہ جائے۔ اور اتنی بڑی شہادت سے محروم نہ ہوجائے۔ اس کے برخلاف میں اپنے چھوٹے بھائی کے لاشے کو دیکھ کر ثابت قدم رہ سکتا ہوں۔ پھر جلاد نے پہلے چھوٹے بھائی کو شہید کیا اور اس کے بعد بڑے بھائی کو بھی شہید کرڈالا۔ دونوں معصوم نوجوانوں کی تڑپتی ہوئی لاشوں کو دیکھ کر ہر کوئی غمگین نظر آ رہا تھا۔ مگر ماں نے فوراً سجدہ شکر بجالایا' جب یہ خبر دوسرے مہدویوں کو ہوئی تو وہ لوگ غم وغصہ کی حالت میں دونوں شہیدوں کی نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کیا۔ ان دونوں بزرگ نوجوانوں کا مزارِشریف احمد آباد کے چھمہ محلّہ میں ہے۔ ان کی زیارت کے لئے ہر روز قریب اور دور کے مقامات سے سینکڑوں مہدوی حضرات تشریف لاتے ہیں۔

رنگریز شہداء کی شہادت پر بندگی میاںؓ کا علماء سے استفتاء کرنا

جب کھانبیل میں یہ خبر پہنچی کہ مہدیؑ کے نام پر احمد آباد میں دو رنگریز جوانوں کو شہید کردیا گیا ہے اس وقت حضرت بندگی میاںؓ کھانا تناول فرمارہے تھے۔ جیسے ہی یہ خبر سنی کھانے پر سے ہاتھ ہٹالیا اور قاصد سے نوجوان لڑکوں کی شہادت کا پورا بیان سننے لگے اور اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا یہ جوان میری شہادت کے امام ہیں۔ ان کا قصاص (بدلہ) لیا جائے گا یہ مجھ پر واجب ہے۔ اس کے بعد ملاؤں نے مہدویوں کے خلاف جو محضرہ تیار کرکے ہر جگہ چسپاں کیا تھا وہ منگوا کر بندگی میاںؓ نے پڑھا اور ملاؤں کے نام بھی دیکھے اس کے بعد حضرت ملک الہداد ؓ کو بلایا اور ان کے حوالے وہ محضرہ کیا جو گجرات کے بادشاہ کی مہر کے ساتھ ملاؤں نے مہدویوں کے

قتل کو جائز ٹھہرایا تھا۔ اور کہا یہ محضرہ احمد آباد لے جاؤ اوران ملاؤں سے ملو جس نے اس پر دستخط کئے ہیں اور خصوصاً ملا کبیر سے ملو وہ ہی اس فتنے کا بانی ہے۔ حضرت ملک الہٰ دادؓ فوراً بندگی میاںؓ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے احمد آباد روانہ ہوئے۔ آپ کے آنے کی خبر جب ملاؤں کو ہوئی تو وہ لوگ روپوش ہوگئے مگر ملاّ کبیر اپنے گھر پر ہی موجود تھا۔ حضرت ملک الہدادؓ اُس کے گھر پر جا کر اُس سے ملاقات کرتے ہیں اور فرماتے جو لوگ کتاب وسنت کی پیروی کرتے ہیں' زہد وتقویٰ' توکل وتسلیم کے اوصاف جمیلہ کا پیکر ہیں' اگر کوئی ان اوصاف کے لوگوں کو قتل کا فتویٰ دے تو اس پر شریعت کی طرف سے کیا حکم ہوتا ہے۔ ملاّ نے کہا آپ خود علم کے سمندر ہیں اس بارے میں' میں کیا کہوں۔ ملک الہدادؓ نے فرمایا: میں نے سوال کیا ہے آپ اس کا جواب دیجئے؟ اس کے ساتھ ہی وہ محضرہ پیش کر دیا جس پر اُن کی مہر لگی ہوئی تھی۔ اب تو وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا اس کا مجھے علم نہیں ہے کسی نے میری مہر چرالی تھی۔ اُسی نے یہ مہر لگا دی ہوگی۔ ایسے نیک اور اللہ والوں کے خلاف قتل کا فتویٰ کس طرح دیا جا سکتا۔ بندگی میاںؓ میرے مرشد ہیں اور میں ان کا ادنیٰ غلام ہوں۔ اللہ' رسولؐ، مہدیؑ کا واسطہ تم میری بات سچ مانو جو شخص ایسے اوصاف والی قوم کے قتل کا فتویٰ دے وہ کافر ہے۔ ملک الہدادؓ اُس کی گفتگو سننے کے بعد سیدھے بندگی میاںؓ کی خدمت میں آ کر پوری تفصیل سنائی۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اب ایک استفتاء تیار کر کے ان عالموں کے پاس بھیج کر شرع محمدیؐ کے تحت اس کا جواب لو، تا کہ وقتِ ضرورت کام آ سکے۔ اور اسکے بعد استفتاء (سوال نامہ) تیار کیا گیا۔

استفتاء

ایک جماعت شریعت وطریقت میں ثابت قدم ہے' کتاب وسنت جس کا مذہب ہے' جو خدا پرستوں کی جماعت ہے' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جستجو میں لگی ہوئی ہے' توکل وتسلیم جس کا

شعار ہے، جو چاروں اماموں کو برحق سمجھتی ہے، جو زہد وتقویٰ کی پیکر ہے، جو خدا کی کسی بھی مخلوق کو رنج وبلاء نہیں دیتی، ایسی جماعت کے کسی بھی شخص کو کسی شرعی سبب کے بغیر قتل کرنا واجب کردے تو اس پر شریعت کی جانب سے کیا حکم عائد ہوتا ہے۔ جب یہ سوال نامہ (استفتاء) علماء کے پاس پہنچا تو سب علماء پریشان ہو گئے کہ اس سوال کا کیا جواب لکھیں۔ علماء نے استفتاء لانے والے سے زبانی کہا ایسے لوگوں کو قتل کردینے کا فتویٰ دینا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔ اور بطور جواب کے استفتاء کی پشت پر یہ حدیث لکھ دی "قتل الموذی قبل الایذاء" یعنی موذی کو ایذاء دینے سے پہلے قتل کر دینا چاہئے۔ جب قاصد نے واپس ہو کر ساری کیفیت بندگی میاںؒ کو تفصیل سے بتائی اور وہ جواب جو استفتاء کے پشت پر لکھا تھا وہ بھی بندگی میاںؒ کے ہاتھ میں دے دیا، جواب پڑھ کر بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ دین محمدیؐ اور شرع مصطفویؐ کے تحت رنگریز شہداء کا قصاص لینا اب ہم پر واجب ہو گیا ہے۔

بندگی میاںؓ کا رنگریز شہداء کی شہادت کا قصاص (بدلہ) لینا

بندگی میاںؒ نے علماء کا جواب آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے ایک سات رکنی عملہ تیار کیا جو رنگریز شہداء کی شہادت کا بدلہ لینے بخوشی تیار تھا۔ اس جماعت کے سردار ملک گوہر فولادیؒ کو بنایا گیا۔ اور ان ساتوں کو یہ حکم دیا کہ ملا حمید کو قتل کر کے اس کا سر کاٹ کر اس کو زمین پر تین بار یہ کہتے ہوئے پٹخو کہ ہم نے تجھے ظلم سے قتل نہیں کیا بلکہ تیرا قتل رنگریز بچوں کے قتل کے قصاص میں ہوا ہے۔ الغرض میاںؒ گوہرؒ اپنی جماعت کو لے کر احمد آباد ہوتے ہوئے سرکھیج پہنچے جہاں پر ایک ولی اللہ شیخ احمد کھٹو کا مزار ہے۔ جب ہر طرف ڈھونڈتے ہوئے مزار کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ملاّ حمید مزار کی جالی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کسی بشری ضرورت کے تحت مزار سے باہر آتا ہے ملک گوہرؒ نے فوراً اس پر حملہ کر دیا اور ان کا ساتھ ان کے ساتوں ساتھیوں نے دیا اور اُس

کی گردن کاٹ کر بحکم بندگی میاںؒ تین دفعہ زمین پر مارتے ہوئے کہا ہم نے تجھے ظلم سے قتل نہیں کیا ہے بلکہ رنگریز شہداء کے قتل کا یہ قصاص ہے۔اس کے بعد فاتحانہ شان سے بڑے راستے سے ہی واپس ہوئے اور بندگی میاںؒ کے حضور پہنچ کر سارا واقعہ بیان کیا تو بندگی میاںؒ نے ایمان کی بشارت دی اور بہت خوش ہوئے اوراس کے بعد ملاّ انا راللہ جوملاّ ناریہ کے نام سے مشہور تھا اب اس کوقتل کرنے کے لئے میاں نے آٹھ رکنی جماعت تیار کی اوراس جماعت کی سرداری میاں محمودؒ احمد آبادی کودی۔الغرض جب یہ جماعت احمد آباد پہنچی اور میاں محمودؒ کے گھر پر قیام کیا کچھ دنوں کے بعد خبر ملی کہ ملاّ ناریہ اپنے لوگوں کے ساتھ کچھری میں بیٹھا ہوا ہے۔آٹھوں نے فوراً موقع غنیمت جان کر وہاں پہنچے۔اوردربانوں کے روکنے کے باوجود اندر پہنچےاوراُس موذی کو جہنم رسید کردیااورکہا ہم نے تجھے ظلم سے نہیں مارا بلکہ حکمِ خدااورفتویٰ علماء کے تحت معصوم رنگریز بچوں کے قتل کے بدلے میں مارا ہے۔اس کے بعد وہ لوگ باہر آئے بہت شوروغل ہوا کچھ فوجی وہاں پہنچے اوران لوگوں کا پیچھا کیا۔لیکن میاں محمودؒ جوراستوں سے اچھی طرح واقف تھے اپنے ساتھیوں کو لے کر جنگل کی طرف نکل گئےفوجیوں نے جنگل میں بھی ان لوگوں کا پیچھا کیا میاں محمودؒ نے اپنی حکمت عملی سے ان فوجیوں کوڈرا کر بھگادیا۔اور پھر سیدھے بندگی میاںؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر ساری کیفیت سنائی تو بندگی میاںؒ بہت خوش ہوئے اوراُن سب کوایمان کی بشارت دی اورفرمایاتم لوگوں نے میرادل ٹھنڈا کیا ہے خداتمہارادل ٹھنڈا کرے۔

علماء گجرات کا بادشاہ مظفرکو بندگی میاںؒ کے خلاف جنگ کے لئے آمادہ کرنااورعینل کاسپہ سالارمقرر ہونا

علماء گجرات ملاّ حمیداورملاّ ناریہ کے قتل سے خوفزدہ ہوکر بادشاہ مظفر کی خدمت میں بندگی میاںؒ کے خلاف شکایت کرنے کاارادہ کیا کیونکہ انہیں ڈرتھا کہ اگر بندگی میاںؒ کوابھی روکا نہ

گیا تو آگے چل کر اُن کی جان اور روزی کو بھی خطرہ ہوگا اور آہستہ آہستہ تمام مسلمان بندگی میاںؓ کی صحبت میں رہ کر دنیا ترک کرنے لگیں تو وہ بھوکے مرجائیں گے۔اسی لئے وہ فسادی علماء مل کر ایک محضرہ تیار کیا جس میں لکھا تھا کہ کھانبیل شہر میں سید خوندمیرؓ نامی سید ہیں جن کے پاس کافی قوت جمع ہوگئی ہے لوگ ان کی باتوں میں گھربار، کاروبار چھوڑ کر انکے مرید ہورہے ہیں، تقریباً ایک لاکھ آدمی ان کے پاس ہوگئے ہیں۔ جو لوگ ان کے پاس ہیں نہ صرف امراء، شرفاء بلکہ جاگیردار، سپاہی اور عام لوگوں کی تو بہتات ہے اور وہ لوگ جنگی سامان بھی جمع کررہے ہیں اور وہ آپ سے جنگ کر کے گجرات پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔اگر انہیں ابھی روکا نہ گیا تو پھر ہمیں اندیشہ ہے کہ حکومت آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔علماء سوء کی یہ باتیں سن کر بادشاہ کو بھی فکر ہوئی اور اس نے دربار عام میں اعلان کیا کہ حکومت وسلطنت کو خطرات ہیں۔کون ہے جو سید خوندمیرؓ کو قتل کر کے سلطنت کے خطرے کو دور کرے گا۔مگر کسی نے بھی آگے بڑھ کر یہ ذمہ داری قبول نہیں کی اسی طرح بادشاہ نے دوسرے دن بھی اعلان کیا مگر کوئی آگے نہ بڑھا پھر تیسرے دن بادشاہ نے جذباتی تقریر کر کے درباریوں سے درخواست کی تو ایک وزیر جس کا نام عین الملک عرف عینل تھا اُٹھا اور حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو شہید کرنے پر آمادہ ہوا۔

بادشاہ گجرات کے اعلان پر عین الملک عرف عینل حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کو شہید کرنے پر آمادہ ہوا

ایک وزیر جس کا نام عین الملک عرف عینل تھا اُٹھا اور حضرت بندگی میاںؓ کو شہید کرنے پر آمادہ ہوا۔اور اپنے کچھ شرائط بادشاہ کے سامنے پیش کئے۔بادشاہ نے اس کے سارے شرائط منظور کرتے ہوئے یہ اعلان کردیا کہ گجرات کا چپّہ چپّہ عینل کے تابع رہے گا اور فوج میں بھی اعلان کردیا کہ ساری فوج عینل کے حکم کے مطابق کام کرے گی۔اس کا حکم میرا حکم ہوگا اور

اس کے ہر احکام کی سب ہی لوگ پابندرہیں گے اوراس کی تابعداری کریں گے'اس کے بعد عینل نے سولہ ہزار اپنی پسند کے سوار کو منتخب کیا۔اسی طرح گھوڑ سوار' پیادہ فوج' حبشی' گولہ بارود' توپیں وغیرہ کثیر تعداد میں جمع کر کے شہر سے باہر اپنا خیمہ نصب کیا اور قریباً دو مہینوں تک جنگی تیاری میں مصروف رہا۔جب بندگی میاںؒ کو اس کی خبر ملی تو آپؒ نے خوش ہوکر دو رکعت دوگانہ بطور شکرانہ ادا کیا کیونکہ اس جنگ میں مہدی موعودؑ کی پیشین گوئی کے مطابق پہلے دن آپؒ کو فتح ہونے والی تھی اور دوسرے دن آپؒ شہید ہوکر تین جگہ مدفون ہونے والے تھے اور آپؒ خوش تھے کہ آپؒ نے اللہ تعالٰی سے جو وعدہ کیا تھا کہ اپنا سر تیرے حضور پیش کروں گا وہ وقت آ چکا تھا۔اس کے بعد بندگی میاںؒ نے یہ اعلان کیا کہ اب شاہی فوج بالکل قریب آ گئی ہے جنگ بہت جلد ہونے والی ہے اسی لئے آپ لوگوں سے گذارش ہے کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔آپ لوگوں کی اس میں فلاح ہے۔اگر جنگ شروع ہونے کے وقت جاؤ گے تو آپ لوگوں پر نفاق کا حکم لگ جائے گا۔اس کے بعد بندگی میاںؒ نے ام المومنین بی بی ملکانؒ اور ان کے فرزند کو جانے کے لئے کہا مگر حضرت ابراہیم فرزند مہدی موعودؑ نہیں جانا چاہتے تھے۔مگر بندگی میاںؒ نے انہیں منوا کر ان کی والدہ کے ساتھ بھجوادیا۔شوال کی ۸/تاریخ کو شاہی لشکر کڑی آیا جو کھانبیل سے ۳۰ میل پر تھا۔یہاں پر حضرت ملک بڑےؒ جو عینل کی فوج کی خبر رسانی کے لئے بندگی میاںؒ کے حکم سے ٹھہرے ہوئے تھے۔بندگی میاںؒ کو خط لکھ کر عینل کی ٹڈی دل فوج کی ساری تفصیلات بتلائی اور کہا کہ عینل کی ٹڈی دل فوج کے سامنے آپؒ کی فوج آٹے میں نمک کے مانند ہے۔

بندگی میاںؒ نے خط پڑھ کر ارشاد فرمایا انشاءاللہ آٹا اُڑ جائے گا اور نمک باقی رہے گا

بندگی میاںؒ نے حضرت ملک بڑےؒ کا خط پڑھ کر ارشاد فرمایا انشاءاللہ آٹا اُڑ جائے گا اور

نمک باقی رہے گا۔ ۹رشوال کو عینل نے قاضی شہ تاج حسینی کے ہاتھ بندگی میاںؓ کو پیغام بھیجوایا کہ آپؓ کھانبیل، سدراسن ہی نہیں بلکہ گجرات چھوڑ کر چلے جائیں ورنہ مجھ سے جنگ کرنا پڑے گا۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا ایسی شکست دوں گا کہ بھاگنے بھی نہ بن پڑے گا۔ ایک مظفر تو کیا اگر سات مظفر بھی آ جائیں تو پہلے دن شکست فاش کھا کر فرار ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ دوسرے دن مہدی موعودؑ کے نام اور اللہ کی خاطر شہید ہو جاؤں گا۔ قاضی نے تمام باتیں واپس جا کر عینل کو سنائی۔ عینل نے پوچھا کہ سید خوندمیرؓ کے پاس فوج کتنی ہے۔ قاضی نے جواب دیا کہ آپ کی فوج سے دوگنی، عینل کو ہیبت طاری ہوگئی اور پوچھا وہ کیسے؟ قاضی نے جواب دیا کہ گجرات میں دس بہادر مشہور ہیں ان میں سے تین آپ کے پاس ہیں اور باقی کے سات سید خوندمیرؓ کے رفیق اور جانثار ہیں۔ اس طرح آپ سے دگنی ہوگئی جب یہ لوگ میدان جنگ میں آ جائیں تو دیکھنا انہیں دیکھتے ہی آپ کی فوج کے کئی لوگ مارے ڈر کے بغیر لڑے بھاگ جائیں گے، عینل بہت ڈر گیا مگر اپنا ڈر ظاہر کئے بغیر فوج کی ہمت بڑھایا۔ اور جنگ کی تیاری میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا تا کہ بندگی میاںؓ کے ڈر سے کچھ نجات مل سکے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے سید خوندمیرؓ تمہارے دائرہ میں چھوٹے بڑے، مرد عورت، مسافر، مہمان جو بھی موجود ہیں سب کو بخش دیا گیا ہے

۱۱رشوال منگل کے روز بندگی میاںؓ نے دائرہ کے تمام مرد اور خواتین کو بلایا اور قرآن پاک کا بیان فرمایا اور نصیحت اور وصیت کرنے کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ اور روح خاتمین علیہما السلام سے ارشاد ہوا کہ اے سید خوندمیرؓ اس وقت تمہارے دائرہ میں چھوٹے بڑے، مرد عورت، مسافر، ملاقاتی اور مہمان جو موجود ہیں سب کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ اس کے بعد بی بیوں نے عرض کیا کہ ہم عورتوں کو جہاد کی اجازت نہیں ہے جب آپ شہید ہو جائیں گے تو دشمن ہم پر ظلم

وستم ڈھائیں گے بلکہ ہماری عزت وناموس کا بھی ہم کوخطرہ ہے۔اس وقت ہم کیا کریں؟ بندگی میاںؒ نے فرمایا اگر وہ تم کوقید کر کے لے جائیں تو تم بغیر کسی عذر کے قید ہو جاؤ اوران کا ہرحکم مانو اگر بیچ دیں تو بک جاؤ، ہاں اگر بلوہ زیادہ ہو جائے تو زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر دشمن کو ہلاک کرنے کے ارادے سے پھینکو جس شخص پر وہ سنگ ریزے پڑیں گے اس کوضرورنقصان ہوگا۔ پھر آپؒ مراقبے میں گئے اور فرمایا اللہ کا حکم ہوتا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے سید خوندمیرؒ! اپنے اہل وعیال کو ہمارے دامن میں ڈال دے۔ ہم ان کوسنبھال لیں گے۔ میں یہ بات اللہ کے حکم سے کہہ رہا ہوں۔ کسی کو ذرا برابر بھی ضررنہیں آئے گی۔ اس کے بعد دائرہ والوں کو بندگی میاںؒ نے کھانبیل کے قلعہ میں بھیج دیا

بندگی میاںؒ درخت کی شاخ پکڑ کر فقراء سے فرمایا آؤ بیعت کرو

اس کے بعد بندگی میاںؒ ایک درخت کی شاخ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر فقراء سے فرمایا آؤ اور بیعت کرو۔ سب نے اس طرح بیعت کیا کہ حضرت بندگی میاںؒ کا ہاتھ اوپر تھا اور جانثاروں کے ہاتھ نیچے تھے۔ بیعت سے فارغ ہوکر عشاء کی نماز پڑھی اور بعد عشاء حاضرین سے فرمایا دشمن سر پر آ گیا ہے اور کل اسی سے تم کو مقابلہ کرنا ہے۔ اور اللہ کے راستے میں مہدی موعودؑ کی خاطر دشمنوں کوجہنم رسید کرنا ہے اور اپنا سر کٹا کر اللہ کی راہ میں شہید ہونا ہے۔

بندگی میاںؒ نے فرمایا کبڈّی کا کھیل دیکھ کر ہمیں تمہاری چستی پھرتی ' چالاکی اور ایمان کی قوت دیکھنی ہے

بندگی میاںؒ نے فرمایا اللہ کے راستے میں مہدی موعودؑ کی خاطر دشمنوں کوجہنم رسید کرنا ہے اور اپنا سر کٹا کر اللہ کی راہ میں شہید ہونا ہے۔ اس لئے آپ حضرات کبڈّی کھیلئے اور ہم آپؒ

کا کبڈّ ی کا کھیل دیکھ کر آپ کی چستی پھرتی ' چالاکی ' شجاعت ' صداقت اور ایمان کی قوت معلوم کریں گے۔اس کے بعد حضرت بندگی میاںؓ نے پوری جماعت کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔اور اپنے ایک فرزند بندگی میاں جلال الدینؓ کے ساتھ ان حضرات کو دیا جو شہادت کا جام پینے والے تھے۔اور دوسرے فرزند بندگی میاں شہاب الحقؓ کے ساتھ ان حضرات کو دیا جو غازی ہونے والے تھے۔ دونوں فریق دو طرف کھڑے ہو گئے اور کبڈّ ی کا کھیل شروع ہو گیا اور بندگی میاںؓ نے شوق سے اس کا نظارہ کیا دونوں طرف ایک سے بڑھ کر ایک بہادر تھے۔اپنی برق رفتاری اور چالاکی سے ایک دوسرے کو الٹ پلٹ کر رہے تھے ہر شخص نے بہادری کا ایسا مظاہرہ کیا کہ بندگی میاںؓ خوش ہو کر کہنے لگے کل ایسی ہی قوتِ ایمانی دکھانا اور مخالف سے ایسے ہی لڑ کر شجاعت اور مردانگی کے جوہر دکھانا۔

میاں کبیرؒ کا بندگی میاںؓ سے جنگ میں شامل ہونے کی اجازت لینا

اس کے بعد بندگی میاںؓ اپنے حجرہ میں چلے گئے۔تھوڑی دیر کے بعد اچانک آپؓ کے دروازے پر دستک ہوئی آپؓ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ میاں کبیرؒ دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں۔اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی کل جنگ میں دشمنوں کا مقابلہ کریں' حالانکہ میاں کبیرؒ کے تعلق سے یہ بات مشہور تھی کہ وہ بے حد نرم دل ہیں' بکری کا خون بھی نظر آ جائے تو وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں' زندگی میں کبھی کوئی لڑائی نہ لڑی نہ دیکھی۔مگر اب جو شہادت کا شوق پیدا ہو گیا تو مارنے مرنے تیار ہو گئے۔میاںؓ نے یہ احوال سن کر فرمایا بے شک جو مہدی موعودؑ کی تصدیق کرتا ہے وہ نامرد ہو تو مرد ہو جاتا ہے۔بخیل ہو تو سخی ہو جاتا ہے' اُمّی ہو تو عالم ہو جاتا ہے۔ جب میاں باہر آئے تو میاں کبیرؒ نے گھوڑا اور تلوار کی فرمائش کی تو بندگی میاںؓ نے کہا میرا گھوڑا تمہارا ہی ہے اور رہی بات تلوار کی تو تمہیں تلوار کی ضرورت نہیں۔دشمن میں سے جس شخص کی چاہو تلوار کھینچ لو اور

اس سے جنگ کرو اور دوسروں کو بھی دیتے جاؤ۔ میاں کبیرؓ نے اسی طرح جنگ کی کہ دشمن کے کئی لوگوں کو مار گرایا۔ اور دشمن کے بہت سے ہتھیار چھین کر اپنے ساتھیوں کو دیتے گئے اور آخر کار بہادری سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

جنگ کی شروعات اور جنگِ بدرِ ولایت کا پہلا دن

۱۲ رشوال ۹۳۰ھ چہارشنبہ کی صبح بندگی میاںؓ اپنے رفقاء کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر ذکر اللہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت کو خبر ملی کہ دشمن کے ایک دستہ نے دائرہ کی باڑ جلادی اور بعض فقراء کو تیروں سے زخمی بھی کیا ہے تو بندگی میاںؓ نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے اٹھے اور میدان جنگ کا رخ کیا۔ میدان جنگ میں عینل جو دشمن فوج کا سردار تھا جنگ لڑنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے فوج کے کئی حصے کئے ایک حصّے میں علو خاں وجھوجھار خاں کو مقرر کیا دوسرے حصے میں خاص امیروں کو رکھا اور تیسرا حصہ جو بیچ کا تھا وہ اپنے زیر کمان رکھا' اس کی فوج نے کئی توپیں لشکر کے منہ پر رکھی اور سیدھی اور بائیں جانب کئی سوار اور پیدل فوج تھی اور بیچ میں وہ خود تھا۔ اِدھر حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے پاس صرف سوافراد پر مشتمل جماعت تھی جن میں سے ساٹھ سوار اور چالیس پیدل' اس میں سے بھی بندگی میاںؓ نے چالیس پیدل جو تھے انہیں دائرے کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا اور ایک لکیر کھینچ کر فرمایا کسی حال میں بھی اس لکیر کو پار مت کرنا' خدا تمہارے ساتھ ہے۔ تمہارے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا۔ اُن چالیس فقراء کو دائرہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی ساٹھ مجاہدین کو اپنے ساتھ لے کر میدان جنگ میں پہنچے اپنے دائیں بازو حضرت ملک الہدادؓ کو بائیں بازو حضرت ملک حمادؓ اور آگے کی طرف حضرت جلال الدینؓ جو آپ کے حقیقی فرزند تھے' انہیں رکھا۔ اور آپؓ خود قلب میں رہے جب دونوں طرف جنگ کی پوری تیاری ہو گئی پھر بھی دشمن آگے بڑھ نہیں پا رہا تھا۔ جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت سید نجی

خاتم المرشدؓ بندگی میاں کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے دشمن آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔اس وقت سید نجی خاتم المرشدؓ کی عمر نو سال تھی۔اس کم عمری میں بھی آپؓ کو مہدی موعودؑ کا فیض حاصل تھا۔اسی لئے آپؓ کی نظر کی تاب نہ لا کر دشمن اپنی جگہ سے آگے بڑھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کے بعد میاںؓ نے حضرت سید نجیؓ کو سمجھا کر دائرہ میں بھیج دیا۔جیسے ہی حضرتؓ میدان سے باہر گئے دشمن کی فوج آگے بڑھنے لگی اس کے بعد دشمن نے جنگ کا آغاز گالی گلوج سے کیا مگر ادھر فقراء خاموش رہے اس کے بعد بندگی میاںؓ نے ملک حمادؓ کے ذریعہ دشمنوں کو پیغام بھیجا کہ تم لوگ ہم سے جنگ کیوں لڑ رہے ہو، ہم تو اللہ کی یاد میں رہنے والے غریب فقراء ہیں وغیرہ۔دشمن کی طرف سے جواب آیا۔پہلے کئی مقامات سے ہم نے تم کو نکالا تم چلے گئے مگر تم لوگ کئی بار کہنے کے باوجود یہاں سے نہیں گئے تم لوگوں نے بادشاہ کا حکم نہیں مانا اور کہتے ہو کہ یہ خدا کا ملک ہے اور ہم خدا کی خلق ہیں۔اس لئے بادشاہ کا تم پر عتاب نازل ہو رہا ہے۔بہتر ہے کہ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ تم کو جان و مال کی امان ملے گی۔یہ سن کر بندگی میاںؓ اپنے گھوڑے کی لگام موڑ کر پیچھے کی طرف پھیر لی یہ دیکھ کر مجاہدین کو حیرت ہوئی اور وہ کہنے لگے یہ وقت پیٹھ پھیر کے جانے کا نہیں ہے' اب تو شجاعت سے لڑنے کا وقت ہے۔بندگی میاںؓ نے جواب میں کہا اس وقت پیٹھ پھیر لینے میں چار فائدے ہیں۔

(۱) پہلا فائدہ یہ ہے کہ دشمن نے ہم کو گالیاں دی ہیں اگر ہم ان سے لڑے تو نفسیات بھی درمیان میں آنے کا خدشہ ہے۔

(۲) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر جنگ کرنا آداب دین کے خلاف ہے۔

(۳) تیسرا فائدہ یہ ہے کہ گھڑی بھر منہ پھیر لینے سے ان کے ارادے کا منہ بھی پھر جائے گا اور ان کا فوجی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

(۴) چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہم منہ پھیر لیں گے تو وہ لوگ آگے بڑھ کر ہم پر حملہ کریں گے اور سب سے پہلے حملہ کرنے والے ظالم قرار پائیں گے اور ہم مظلوم ہوں گے۔

پس میاںؓ نے منہ پھیر کر اپنی جماعت سے کچھ دیر گئے تو دشمنوں نے پیچھے سے حملہ بول دیا جب دشمنوں کے حملے کو دیکھا تو میاںؓ اور ساری جماعت پلٹ کر ایسا زوردار حملہ کیا کہ دشمنوں کے ہوش اُڑ گئے اِدھر بندگی میاںؓ نے مہدی موعودؑ کی دی ہوئی تلوار ابھی چار اُنگل کھینچی ہی تھی کہ خدا کا حکم ہوا اے سید خوندمیر آسمان کی طرف دیکھ' حضرت نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو تمام ملائکہ چار چار اُنگل تلوار کھینچے ہوئے جنگ لڑنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ حکم ہوا اے سید خوندمیرؓ تیری تلوار ہماری تلوار ہے۔ اگر تو تلوار چلائے گا کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ پھر حضرتؓ نے تلوار نیام میں رکھ کر برچھی ہاتھ میں لے کر جنگ کرنے لگے ایک ایک وار سے دشمن جہنم رسید ہوتے جارہے تھے میاںؓ نے لڑتے لڑتے دشمن کی سامنے کی صفیں ختم کردی برچھی ٹوٹ جانے کے بعد کوڑے سے لڑنے لگے جس پر بھی کوڑا پڑتا وہ دو ٹکڑے ہو جاتا۔ اِدھر دشمن کے کسی سپاہی نے گھات لگا کر حضرت ملک الہدادؓ کو زخمی کر دیا۔ اسی اثناء میں سدی یاقوت اور سدی بلال جو عینل کے فوج کے سردار تھے' اپنی فوج سے الگ ہو کر بندگی میاںؓ کی جماعت میں آ گئے اور بیعت کر کے تصدیق مہدیؑ سے سرفراز ہوئے۔ اِدھر بندگی میاںؓ اپنے کوڑے سے دشمنوں کو واصل جہنم کر رہے تھے۔ حضرت کے کوڑے سے قریب اٹھارہ ہاتھی دو دو ٹکڑے ہو گئے۔ دشمن گھبرا کر توپوں کا استعمال شروع کیا مگر بدقسمتی سے توپ جہاں پر بھی چلاتا اُسی کے سپاہی ہلاک ہوتے جاتے۔ یہ منظر دیکھ کر دشمن کے کئی سپاہی جدھر موقع ملا بھاگنے لگے۔ عینل کا فوج پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آنے لگیں۔ عینل نے اپنی جان بچانا ہی غنیمت جانا اور اپنے سپاہیوں کو لے کر وہ بھی بھاگ گیا اور پہلے دن کی جنگ ختم ہو گئی۔

پہلے دن کی جنگ میں بندگی میاںؒ کی فتح اور اُس کے بعد کے واقعات

ابھی ظہر کا وقت ہی ہوا تھا بندگی میاںؒ اور مجاہدین نے کچھ دیر تک عینل کی فوج کا تعاقب کیا اور فقراء کو حکم دیا کہ میدان جنگ سے کوئی بھی چیز سوائے ہتھیار کے نہ اُٹھاؤ ورنہ جہاد کے ثواب سے محروم رہو گے۔ اس کے بعد بندگی میاںؒ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دائرہ کے طرف واپس ہونے لگے۔ راستے میں دشمن حبشی کا تیر بندگی میاںؒ کی آنکھ میں لگا جو دوسری آنکھ تک چلا گیا تھا۔ حضرت نے کھینچ کر تیر نکال دیا مگر اس کی تھوڑی سی نوک آنکھ میں باقی رہ گئی تو بندگی میاںؒ نے اس آنکھ پر پٹی باندھ لی۔ سدی یاقوت اور سدی بلال نے اُس حبشی کو پکڑ کر بندگی میاںؒ کی خدمت میں لے آئے۔ مگر وہ حبشی حضرتؒ سے معافی مانگ کر منت سماجت کرنے لگا تو بندگی میاںؒ نے اُسے معاف کر دیا اور وہ وہاں سے فوراً بھاگ گیا۔

چالیس معصوم فقراء کی شہادت

اسی ملعون حبشی جو بندگی میاںؒ کو زخمی کیا تھا اُس کے کچھ اور حبشی ساتھی بھی تھے جو قلعہ پر حملہ کر کے اُن (۴۰) فقراء کو شہید کر دیے۔ جن کو بندگی میاںؒ نے قلعہ کی حفاظت کے لئے چھوڑا تھا۔ اُن فقراء پر قربان جایئے کہ وہ لوگ شہید ہونا پسند فرمایا مگر بندگی میاںؒ نے جو لکیر ڈالی تھی اُس کو پار نہیں کیا۔ اپنی جگہ پر بیٹھ کر تیر کھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اگر وہ چاہتے تو اُن حبشی جانوروں سے اپنا دفاع بھی کر سکتے تھے اور اُنہیں شکست بھی دے سکتے تھے۔ اُنھیں شہید ہونا منظور تھا، مگر حضرت بندگی میاںؒ کی حکم عدولی منظور نہیں تھی۔ جب وہ وحشی جانور معصوم فقراء کو شہید کر کے جا رہے تھے۔ راستے میں اُن حبشی جانوروں کی ملاقات بندگی میاںؒ اور ان کے ساتھیوں سے ہوتی ہے تو وہ لوگ مہدی موعودؑ کا نام لے کر اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں۔ جب حضرت قلعہ پر پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ چالیس کے چالیس فقراء کو ناحق شہید کر دیا گیا ہے تو آپؓ کو بہت افسوس ہوتا

ہے۔ان فقراء کی شہادت پر اور اُن وحشی حبشیوں کو زندہ چھوڑ دینے پر۔ پھر آپؓ نے تمام شہداء کو ایمان کی بشارت دی اور نماز جنازہ پڑھوا کر اپنے ہاتھوں سے خود انہیں کھانبیل کے حوض کے کنارے ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔جس کو ہم گنج شہداء کے نام سے جانتے ہیں۔

ملک شرف الدین کے اصرار پر بندگی میاںؓ کا سدراسن تشریف لے جانا

گنج شہداءؓ کے دفن کے بعد سدراسن کے جاگیردار ملک شرف الدین وہاں پر پہنچتے ہیں جنگ ختم ہونے کا حال سن کر بہت افسوس کرتے ہیں کہ وہ وقت پر کیوں نہیں پہنچ سکے۔ بندگی میاںؓ ملک شرف الدینؒ کو دلاسہ دیتے ہوئے کہتے ہیں آج کی یہ فتح کی نعمت ہمارے فقراء کے حصے تھی۔تمہارا حصہ کل ہمارے ساتھ ہوگا۔اگر آج تم ساتھ ہوتے تو دشمن کہتے کہ فتح صرف امراء گجرات ساتھ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پھر حضرتؓ نے ملک شرف الدین کو جنگ کے حالات فقراء کی شجاعت کے قصے سنانے لگے اور اپنے ساتھیوں کو جو جنگ میں زخمی ہو گئے تھے ان کی مرہم پٹی کرنے لگے۔اس جنگ میں دشمن کے ۳۵ یا چالیس ہزار میں سے سات ہزار سپاہی مارے گئے تھے۔اور میاںؓ کے ساٹھ سواروں میں سے صرف چھ معمولی زخمی ہوئے تھے اور دائرہ کی دیکھ بھال کرنے والے چالیس فقراء بغیر جنگ کرے شہادت پائے تھے۔اگر ان لوگوں کو بھی جنگ کا موقع ملتا تو جنگ کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔الغرض میاںؓ نے دائرہ میں اعلان کروایا کہ جس کے پاس بھی کھانے پینے کا جو کچھ سامان ہے لے آؤ۔کسی نے چاول لایا' کوئی جوار' کوئی مونگ' کوئی چنا وغیرہ یہ سب اناج ایک جگہ جمع کر کے اس کا کھچڑا بنایا گیا۔اور دائرے میں سویت کر دی گئی جب اس سے فارغ ہوئے تو ملک شرف الدین نے بندگی میاںؓ کی خدمت میں عرض کیا اب آپؓ حضرات برائے کرم میری جاگیر سدراسن چلئے۔حضرتؓ نے ملک شرف الدین کی التجا سن لی اور سب سدراسن روانہ ہو گئے۔اسی طرح ۱۳ رشوال کا دن گذر گیا اور ۱۴ رشوال کی شب میں بندگی

میاںؓ اٹھ کر دائرہ کے سبھی لوگوں کو جمع کر کے وعظ و نصیحت کرنے لگے اور فرمایا رسول اللہؐ اور مہدیؑ تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے ہاتھ میں ان کا دامن ہے۔ اور کہا تم سب کو میں خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

عینل نے فوج کو غیرت دلا کر دوبارہ جنگ لڑنے کیلئے راضی کیا

اِدھر عینل اپنی شکست پر بہت غصہ میں تھا اُس کو یہ خیال چین سے بیٹھنے نہیں دے رہا تھا کہ کچھ پھٹے حال فقیروں نے اتنی بڑی فوج کو شکست دی ہے اور وہ اپنی ہار برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔ اسی بوکھلاہٹ کی حالت میں پھر اس نے دوبارہ فوج کو جمع کیا اور انہیں نصیحت اور غیرت دلانے لگا۔ ہم سب نے بادشاہ کا نمک کھایا ہے، ہماری بہادری کے چرچے سارے عالم میں ہیں، مگر ہم چند نہتے بھوکے فقیروں کے مقابلے کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اس سے بڑھ کر ذلت اور کیا ہو سکتی ہے، اس حالت میں گھر جائیں گے تو گھر کی عورتیں بھی ہماری عزت نہیں کریں گیں، ہم کو طعنہ دے گی' اسی لئے ہم سب کو اپنی پوری طاقت سے دوبارہ حملہ کرنا ہوگا جس سے دشمن کو شکست ہو سکے، اتنے میں عینل کو اطلاع ملی کہ حضرت بندگی میاںؓ سدراسن تشریف لے گئے ہیں۔ پس یہ سنتے ہی وہ خوش ہو گیا اور اپنی ایک لاکھ کی فوج کو لے کر راتوں رات سدراسن کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بندگی میاںؓ کو جب یہ خبر ملی کہ عینل نے اپنی فوج کو سدراسن کے چاروں طرف لے آیا ہے اور جنگ کے لئے تیار ہے تو بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے خبر لانے والے کا منہ مٹھائی سے بھر دیا کہ اُس نے کتنی اچھی خبر لائی ہے، اسکے بعد بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے مجاہدوں سے فرمایا! بھائیو چلو تم بھی ہتھیار اُٹھا لو کل تم نے ''قاتلوا'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو مارا تھا۔ آج ''قتلوا'' کا ظہور ہونے والا ہے۔ اللہ کی راہ میں مہدی موعودؑ کے نام پر اپنا سر نثار کر دو یہ سنتے ہی سب ہی فقراء جوشِ شہادت کی خواہش سے سرشار ہوئے اور

جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔

بندگی میاںؒ نے حضرت ملک الہدادؒ کو عورتوں اور بچوں کی دیکھ بھال اور دائرہ کی ذمہ داری سونپی

حضرت ملک الہدادؒ بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے تو میاںؒ نے فرمایا! بھائی دادو آج کی جنگ میں آپؒ شرکت مت کیجئے۔ کیونکہ دائرہ کی دیکھ بھال عورتوں کی ذمہ داری اور بچوں کی پرورش اوران کی دیکھ بھال آپؒ کے ذمہ ہے۔ملک الہدادؒ نے التجا کی کہ ان کو بھی جنگ لڑنے اور شہادت پانے کا موقع ملنا چاہئے۔ بندگی میاںؒ نے ان کی ساری گفتگو سن کر فرمایا! بھائی دادو رنج نہ کرو تمہاری تمنا ضرور پوری ہوگی۔تمہارا شمار شہیدوں میں ہو چکا ہے۔ جب تمہاری حیات مکمل ہوجائے گی تو تمہارے یہ زخم جو تم کو لگے ہیں وہ تازہ ہوجائیں گے اوران ہی زخموں کی وجہ سے تمہاری موت واقع ہوگی۔اورتم شہید کے مرتبہ پر فائز ہوجاؤ گے۔

حضرت ملک الہدادؒ کو بھی جنگ لڑنے اورشہادت پانے کی بہت خواہش تھی مگر حضرت کی یہ خواہش میدانِ جنگ میں پوری نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ اس میں مشیتِ الٰہی ابھی نہیں تھی حضرت کی قسمت میں تواس سے بھی بڑی ذمّہ داری تھی ،وہ تھی بندگی میاںؒ کے گھر اور دائرہ کی دیکھ بھال اور بندگی میاںؒ کے بچوں کی صحیح پرورش یہ وہ ذمّہ داری تھی جو صرف اورصرف ملک الہدادؒ ہی اُٹھا سکتے تھے، جو آپؒ نے بخوبی نبھائی۔ ملک الہدادؒ نے بندگی میاںؒ کے بچوں کو اچھی تعلیم وتربیت دی اور بندگی میاںؒ کے بیٹیوں کی شادی اچھے گھرانوں میں کی یعنی جو ذمّہ داری بندگی میاںؒ کی تھی وہ ملک الہدادؒ نے اُٹھائی اورخلوصِ دل سے پوری کی ،جس کا اجر اللہ تعالی ہی اُنہیں عطا فرمائیگا۔اور حضرت ملک الہدادؒ کی آرزو اور بندگی میاںؒ کی بشارت کے مطابق حضرت ملک الہدادؒ کے زخم تازہ ہوگئے اوران ہی زخموں کی وجہ سے حضرت ملک الہدادؒ کی موت واقع ہوئی۔اورحضرت ملک

الہداد ؓ شہید کے مرتبہ پر فائز ہو گئے۔

جنگ بدرِ ولایت کا دوسرا دن اور بندگی میاں ؓ کی عظیم شہادت

بندگی میاں ؓ اپنے رفقاء کے ساتھ میدان جنگ میں پہنچے اور سب سے پہلے اپنے کم سن نور نظر حضرت سید جلال الدین ؓ جن کی عمر ابھی چودہ سال ہی تھی میدان جنگ میں بھیج دیا آپ ؓ نے بہادری کے ایسے جوہر دکھائے اور کئی دشمنوں کو جہنم رسید کر دیا یہ منظر دیکھکر کہ دشمن حیران و پریشان ہو گئے۔ عینل کے دریافت کرنے پر اُس کو معلوم ہوا کہ یہ شہزادہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیر ؓ کے فرزند ہیں۔ اُس نے میاں جلال ؓ کو زندہ پکڑنے کا حکم دیا۔ ہزاروں کے لشکر نے معصوم جلال ؓ کو گھیر لیا اور آپ ؓ کو پکڑ کے عینل کے پاس لے آئے۔ عینل نے فوراً حکم دیا کہ میاں جلال ؓ کو ذبح کر دیا جائے، جب حضرت سید جلال الدین ؓ کے ذبح کی خبر بندگی میاں ؓ کو ملی تو آپ ؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے میری نذر کو قبول فرمایا۔ اس واقعہ کے بعد تمام فقراء میں جوشِ شہادت اور بڑھ گیا اور وہ ایک کے بعد ایک شہید ہوتے گئے۔ حضرت ملک حماد ؓ نے بھی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے کئی دشمن کو واصل جہنم کیا اور آخر میں شہادت نوش فرمائی۔ اس کے بعد بندگی میاں ؓ نے اپنی بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ عینل کی فوج پھر بکھرنے لگی مگر مشیت الٰہی کچھ اور تھی۔ عینل نے اپنی فوج کے جانبازوں کو حضرت بندگی میاں ؓ کو پیچھے سے حملہ کرنے کے لئے کہا، چاروں طرف سے تیر بندگی میاں ؓ کے جسم مبارک کو زخمی کرتے گئے اور بندگی میاں ؓ نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مہدی موعودؑ کے لئے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دی۔ جب یہ خبر عینل کو پہنچی تو وہ لوگ اور بربرانہ طریقہ سے فقراء کو شہید کرنے لگے مگر میاں عطن ؓ میاں خانجی ؓ ملک گوہر شہ ؓ نے ایسی بہادری کے جوہر دکھائے کہ دشمن کے ہوش اُڑ گئے۔ بالآخر بندگی میاں ؓ کے سب ہی جانثار بندگی میاں ؓ کے قدموں میں آ کر اپنی جان اللہ تعالیٰ کے

حوالے کردی‘اس طرح بندگی میاںؓ نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا’’سوسروں کو تجھ پر قربان کردینے‘‘ کا وعدہ پورا کیا۔کھانبیل میں چالیس فقراء شہید ہوئے اور سدراسن میں ساٹھ فقراء شہید ہوئے۔اور قاتلوا وقتلوا کا بار جو مہدی موعودؑ نے ڈالا تھا اُسے بھی پورا کیا اس طرح مہدی موعودؑ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ جب ظالم دشمنوں کو یقین ہوگیا کہ پوری جماعت شہید ہوچکی ہے تو انہوں نے عینل کو جا کر اس کی خبر دی کہ ہمیں کامیابی مل گئی ہے تو عینل بڑی شان کے ساتھ آیا اور دیکھا کہ ہر طرف فقراء کی لاشیں پڑی مسکرا رہی ہیں۔کسی کے چہرے پر بھی موت کا خوف نہیں تھا بلکہ ہر کوئی دیدار خدا کا مزہ محسوس کرر ہا تھا۔اتنے میں عینل کا بھانجہ وہاں پہنچ کر اپنے پیر کے انگوٹھے سے حضرت بندگی میاںؓ کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے یہ سید خوندمیرؓ ہے۔ ملک حمادؓ جو کہ شہید ہوچکے تھے وہ فوراً اُٹھتے ہیں اور تلوار سے اُس پر ایسا وار کرتے ہیں کہ اس کے دو ٹکڑے ہوجاتے ہیں‘اسی طرح عینل کے ایک فوجی نے میاں سید خانجیؓ کی لاش کی بے حرمتی کی تو آپؓ نے اُٹھ کر ایسا وار کیا کہ وہ وہیں جہنم رسید ہوگیا۔فوج کے بہت سے لوگ یہ دیکھ کر مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہوگئے۔اور عینل حیرت میں پڑ گیا کہ مردے بھی اٹھ کر مار رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر عینل نے حکم دیا کہ ان میں سے ان سات شہیدوں کے سرتن سے جدا کردیئے جائیں۔جن شہداء کے سرتن سے جدا کئے گئے ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ (۲) میاں سید جلالؓ (۳) میاں سید عطنؓ (۴) میاں سید خانجیؓ (۵) میاں ملک حمادؓ (۶) ملک شرف الدینؓ (۷) ملک میانجیؓ۔ان سروں کو ایک ٹوکرے میں رکھ دیا گیا۔مگر بندگی میاںؓ کا سر کوئی بھی اُٹھا نہ سکا تو کسی نے کہا بندگی میاںؓ کے خلیفہ کو بلا کر کہو وہی یہ سر اُٹھا سکتے ہیں۔ جب حضرت ملک الہدادؓ کو بلایا گیا اور وہ جب آئے تو میاںؓ کا سر تبسم فرما رہا تھا جس کو ہر کوئی دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا۔پھر ملک الہدادؓ نے بندگی میاںؓ کے سر مبارک کو اُٹھایا اور بوسہ دے کر ٹوکرے میں رکھ دیا۔عینل ان سروں کو لے کر

روانہ ہوگیا۔ بعد میں حضرت ملک الہدادؓ نے میدان جنگ سے تمام فقراء کی لاشوں کو جمع کر کے ایک قبر میں دفن کر دیا۔ اور بندگی میاںؒ اور ان کے چند ساتھیوں کو علیحدہ قبر میں دفن کیا گیا۔ ادھر عینل اپنی فوج کو واپس کر کے کچھ خاص سپاہیوں کے ذریعہ بندگی میاںؒ اور ان کے رفقاء کے سروں کو بادشاہ گجرات کے پاس بھیجنے کا انتظام کر دیا۔

بغیر جسم کے بندگی میاںؒ اور اُن کے ساتھیوں کے سروں نے تین نمازیں ادا کی

جب عینل کے خاص سپاہی ان مبارک سروں کو لے جا رہے تھے، راستے میں یعنی پٹن میں آرام کرنے کے لئے رکے، اور جب عصر کا وقت شروع ہوا تو ٹوکرے میں سے ایک سر باہر نکلا اور اذان دی اس کے بعد باقی کے تمام سر ٹوکرے میں سے نکل کر ایک صف بنوائی، ایک شہید کے سر نے اقامت کہی اور بندگی میاںؒ کے مبارک سر نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز میں بندگی میاںؒ کے سر مبارک نے امامت کی اور آپؒ کے ساتھی شہیدوں نے نمازیں پڑھی۔ جس طرح بندگی میاںؒ کی مہدی موعودؑ سے پہلی ملاقات ہوتی ہے اور وہ مست وجاذب ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا سر اور سو سروں کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بندگی میاںؒ کا سر قبول فرماتا ہے اور بندگی میاںؒ بغیر سر کے عصر، مغرب، عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں اور اب شہادت کے بعد بغیر تن کے تین نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جانے والے مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں''۔ خیر جب یہ انوکھا منظر لوگوں نے دیکھا تو بہت سارے لوگ معتقد ہو گئے اور مہدی موعودؑ کی تصدیق فرمائی اور کہنے لگے جب مہدی موعودؑ کے خلفاء کرامؓ کا یہ حال ہے تو اُن کے پیشوا حضرت مہدی علیہ السلام کا کیا حال ہوگا، کیا شان ہوگی۔ یقیناً وہ سچے مہدیؑ اور اللہ کے خلیفہ ہیں جن کا انکار کفر ہے۔ لیکن بے ایمان

دشمن جن کے حصے میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نعمت نہیں رکھی تھی وہ لوگ پریشان ہوگئے۔اور کہنے لگے اگر ایسا ہی کوئی واقعہ بادشاہ مظفر کے سامنے ہوگیا تو کہیں بادشاہ ہم پر عتاب نازل نہ کردے۔ اس ڈر کے تحت اُن ظالموں نے مشورہ کر کے ان مبارک سروں سے ہڈیاں نکال دیں،اور پوست مبارک میں بھوسا بھر دیا۔جن سروں سے ہڈیاں نکال دی گئی تھیں وہ ہیں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ حضرت بندگی میاں عطنؓ حضرت بندگی میاں سید جلالؓ حضرت بندگی میاں ملک حمادؓ اور حضرت بندگی میاں ملک گوہر شہ فولادیؓ تھے۔اور جو دوسرے رفقاء تھے حضرت ملک شرف الدینؓ اور سید خانجیؓ ان کے سروں کو اُن کے رشتہ داروں نے اپنے رسوخ سے منگوالیا تھا۔اور اُن لوگوں کے سروں سے ہڈیاں بھی نہیں نکالی گئی تھی۔اور حضرت ملک شرف الدینؓ کے تن سے سر ملا کر انہیں پٹن میں دفن کیا گیا تھا۔اور حضرت سید خانجیؓ کے سر کو سدراسن بھیج دیا گیا جہاں پر اُن کا تن مبارک تھا اور سر اور تن ملا کر سدراسن میں ہی دفن کر دیا گیا۔سدراسن ہی میں بندگی میاںؓ کا تن مبارک کو ایک قبر میں سپرد خاک کیا گیا تھا۔اور حضرت میاں سید جلالؓ میاں سید عطنؓ میاں ملک حمادؓ ملک جیؓ ملک میانجیؓ ملک اسماعیلؓ ملک یعقوبؓ ملک گوہرؓ سید خانجیؓ کے الگ الگ قبریں بنوائی گئی اور باقی شہداء کو ایک ہی قبر میں دفنایا گیا۔الغرض جب ان بزرگوں کے سروں سے ہڈیاں نکال دی گئی تو ان مبارک ہڈیوں کو بندگی میاںؓ کے نانا کے باغ میں جو پٹن شریف میں تھا وہاں پر بڑے احترام کے ساتھ دفنایا گیا۔اس طرح بندگی میاںؓ کا تن مبارک سدراسن میں اور سر کے ہڈیوں کو پٹن میں دفنایا گیا اور ان ظالموں نے بندگی میاںؓ اور ان کے رفقاء کے پوست مبارک کو چاپانیر سلطان مظفر کے پاس لے گئے جہاں پر دربارشاہی میں عینل نے ان مظلوم شہداء کے سروں کو فاتحانہ انداز میں پیش کیا اور جنگ کے حالات سے بادشاہ کو مطلع کیا۔سلطان مظفر نے شہیدوں کے سروں کی نورانی حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا اور جیسے ہی بندگی میاںؓ کے سر مبارک

پر اس کی نظر پڑی اس کے دل میں عجیب سا خوف پیدا ہوگیا۔ اور وہ فوراً ان مبارک سروں کو اُٹھا لینے کا حکم دیا۔ جو مہدوی دربار میں حاضر تھے بڑے ہی اعتقاد سے ان سروں کو اپنے سروں پر رکھ کر حضرت شاہ راجو بن قطب عالمؒ کے روضہ مبارک کے قریب ہی ایک مصدق کے باغ میں ان مبارک سروں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح مہدی موعودؑ کی پیشن گوئی کے مطابق بندگی میاںؒ کا تن سر اور پوست جدا ہوئے اور تین الگ الگ مقامات پر تدفین عمل میں آئی ہے۔ اور یہ تینوں مقدس مقامات سدراسن، پٹن اور چاپانیر ہیں جو آج بھی مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ کا نور برستا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کو ساری مخلوق میں سے بالکل ہی خاص تحفہ ملا ہے جو ساری کائنات میں کسی بھی مخلوق کو نہیں ملا۔ اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ سر بغیر تن کے نماز ادا کئے۔ اور تن بغیر سر کے نمازیں پڑھی ہیں۔ اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کے تاریخ میں اس سے بھی زیادہ بعید العقل واقعات تحریر ہیں۔ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کی شہادت قومِ مہدویہ میں ہی نہیں، عالمِ اسلام میں ہی نہیں، بلکہ اللہ تعالی کی ساری کائنات میں ساری مخلوقات میں ایسی شہادت کی نظیر نہیں ملتی۔ دورِ ختمِ نبوت میں حضرت امام حسینؓ کی جنگ بظاہر مسلمانوں ہی سے تھی مگر وہ ایسے مسلمان تھے جس سے کافر بھی شرما جائیں۔ اور امام حسین کی شہادت وہ شہادت تھی جس سے اسلام کو اور اسلام کے ماننے والوں کو ایمان کی پختگی ملی اور شہادت کے بعد آپؓ کی کرامت یہ تھی کہ بغیر جسم کے امام حسین اور اُن کے ساتھیوں نے نمازیں پڑھی تھیں۔ دورِ ختمِ ولایت میں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ کی جنگ بھی کافروں سے نہیں تھی کلمہ گو سے ہی تھی، مگر یہ لوگ کلمہ گو ہونے کے باوجود اللہ تعالی کے حکم اور حضورﷺ کے فرمانِ مبارک کی نفی کرتے ہوئے مہدی موعودؑ پر ایمان نہیں لائے اور اُن کے

صحابہؓ کو بہت زیادہ تکالیف پہنچائے اور کئی مقامات سے نکالے، آخر میں جنگ لڑنے کیلئے مجبور کئے، کوئی بھی مومن کسی بھی کلمہ گو سے جنگ لڑنا پسند نہیں کرتا، بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ نے بھی یہ جنگ مجبوری کی حالت میں اور مشیتِ الٰہی کے تحت لڑی، حضرتؓ کی یہ جنگ حق اور باطل کی جنگ تھی، عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ دنیا میں حق کے مقابل باطل کی جیت ہوتی ہے، یہاں پر بھی یہی ہوا باطل نے بظاہر حق کو شکست دے دی مگر اصلیت میں اس جنگ میں بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور اُن کے رفقاء ہی کی جیت ہوئی ہے۔ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی جیت کی تفصیل تحریر کریں تو کئی صفحات بھی کم پڑ جائیں گے، اسلئے یہاں پر مختصرا کچھ ہی واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پہلا واقع تو یہ ہے کہ جب بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور اُن کے رفقاء کو شہید کر دیا گیا تھا اور اُن کی مبارک لاشیں میدان میں جلوہ افروز تھی تو جانور صفت عینل کا بھانجا بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی لاشِ مبارک کی توہین کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے ایک ساتھی ملک حمادؓ جو کہ شہید ہو چکے تھے وہ فوراً اٹھتے ہیں اور تلوار سے اُس پر ایسا وار کرتے ہیں کہ اس کے دو تکڑے ہو جاتے ہیں' اسی طرح عینل کے ایک فوجی نے میاں سید خانجیؓ کی لاش کی بے حرمتی کی تو آپؓ نے اُٹھ کر ایسا وار کیا کہ وہ وہیں جہنم رسید ہو گیا۔ اس واقع کو دیکھنے کے بعد بدذات عینل حکم دیتا ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور اُن کے کچھ رفقاء کے سر بدن سے جدا کر دیئے جائیں۔ دوسرا واقع یہ ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور اُن کے کچھ رفقاء کے سر بدن سے جدا کر دیئے جاتے ہیں اور مباوک سروں کو اُٹھا کر ایک ٹوکری میں رکھ دیا جاتا ہے مگر جب بندگی میاںؓ کے سرِ مبارک کو اُٹھانے کی کوشش بد بخت عینل کی ساری فوج کرتی ہے مگر بندگی میاںؓ کا سرِ مبارک کسی سے بھی نہیں اُٹھتا ہے تو سپاہی آپس میں مشورہ کر کے حضرت ملک الہدادؓ کو بلواتے ہیں اور اُن سے گذارش کرتے ہیں۔ جب حضرت ملک الہدادؓ، بندگی میاںؓ کے

سرِ مبارک کو اُٹھاتے ہیں تو پہلے بندگی میاںؓ کا سرِ مبارک مسکراتا ہے اور آسانی سے اُٹھ جاتا ہے۔ تیسرا واقع یہ ہے کہ بدمعاش عینل کے سپاہی حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ اور اُن کے کچھ رفقاء کے سر بدن سے جدا کر دیتے ہیں اور اُن مبارک سروں کو ایک ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں، جب اذاں ہوتی ہے تو ایک سر ٹوکری میں سے نکل کر تکبیر کہتا ہے اور باقی رفقاء کے مبارک سر جماعت بنواتے ہیں اور بندگی میاںؓ کا سر امامت کرتا ہے۔ بندگی میاںؓ کی یہ کرامت دیکھ کر کئی لوگ مہدی موعود کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، مہدیؑ کے صحابہ کا یہ مقام و مرتبہ ہے تو اُن کے پیر مہدی موعود علیہ السلام کا کیا مقام ہوگا۔

اللہ تعالی نے شہیدوں کو پانچ باتوں میں ممتاز فرمایا ہے

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت دورِ ختمِ ولایتِ محمدیؐ کی سب سے بڑی شہادت تھی۔ آپؓ نے اپنے آپؓ کو مہدی موعودؑ کے بدلے اپنی انمول زندگی اللہ تعالی کی راہ میں اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہنستے ہنستے قربان کر دی۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالی نے بندگی میاںؓ کو وہ بلندی، وہ مراتب، وہ مقامات عطا فرمائے ہیں کہ جس کو ہر کس و نا کس سمجھ نہیں سکتا ہے اور نا ہی بیان کر سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث بی بی عائشہؓ سے مروی ہے آپؓ نبیؐ سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالی نے شہیدوں کو پانچ باتوں میں ممتاز فرمایا ہے جو انبیاء اور اولیاء میں سے کسی کو عطا نہ ہوئیں۔ ایک یہ کہ تمام انبیاء کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور میری روح بھی وہی قبض کرے گا، لیکن شہیدوں کی روح اللہ تعالی اپنی قدرت سے جس طرح چاہے گا قبض کرے گا، ان کی روحوں پر ملک الموت مسلط نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ تمام انبیاء بعد موت غسل دیئے گئے اور میں بھی غسل دیا جاؤں گا موت کے بعد اور شہداء غسل نہیں دیئے جاتے۔ سوم یہ کہ تمام انبیاء کفن دیئے گئے اور میں بھی کفن دیا جاؤں گا اور شہداء کفن نہیں دیئے جاتے اپنے کپڑوں میں

دفن کئے جاتے ہیں۔ چہارم یہ کہ تمام انبیاء جب انتقال کئے تو ان کا نام موتی رکھا گیا اور میں بھی میت کہلاؤں گا، شہداء کو موتی نہیں کہہ سکتے۔ پنجم یہ کہ تمام انبیاء کو قیامت کے روز شفاعت کی اجازت ہوگی اور میں بھی قیامت کے روز ہی شفاعت کروں گا، لیکن شہداء ہر روز شفاعت کر سکتے ہیں، ان کو اختیار ہے جس کی چاہیں شفاعت کریں۔ (انصاف نامہ۔۳۲۳، ۳۲۴)

صدیق ولایت حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی وہ معزز ترین ہستی ہے جن کو اللہ تعالی نے بعض ایسی چیزیں عطا فرمائی ہیں جو کہ انبیاء اور اولیاء میں سے کسی کو عطا نہ ہوئیں ہیں، بندہ اُن میں سے خدا کی دی ہوئی صرف ایک عطا کے بارے میں روشنی ڈالنے کی کوشش کریگا۔ مذکورہ حدیث میں حضور اکرمؐ نے فرمایا انبیاء و مرسلین کو بھی قیامت کے روز ہی شفاعت کی اجازت ہوگی اور حضورؐ بھی قیامت کے روز شفاعت کرئیں گے مگر شہید ہر روز جس کو چاہے شفاعت کر سکتے ہیں، بندگی میاںؓ کوئی عام شہید نہیں تھے، بلکہ وہ عظیم شہید تھے جن کے بارے میں مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا محمدؐ کی ولایت کا بار اللہ تعالی نے بندگی میاںؓ کے سر پر رکھا ہے اور یہ بار جس کے سر پر پڑے گا اس کا سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہوگا، ایسی شہادت سوائے بندگی میاںؓ کے ساری کائنات میں کسی کو عطا نہیں ہوئی، حضور کے فرمان کے مطابق ایک عام شہید بھی ہر روز کسی کی بھی شفاعت کر سکتا ہے تو پھر بندگی میاںؓ جیسے عظیم شہید قوم مہدویہ کے ہر اُس شخص کی شفاعت ضرور کرئیں گے جو گناہوں بھری زندگی گذارنے کے باوجود جو بھی کُفر سے پاک رہتے ہوئے مہدی موعودؑ اور بندگی میاںؓ سے محبت رکھیں گے اور بندگی میاںؓ کی شفاعت کا کامل ایمان رکھیں گے۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی ازواج و اولاد

بندگی میاںؓ کی ازواج: زوجہ اول بی بی عائشہؓ دختر ملک میاں جی بیانویؒ۔ مذکورہ بی بی کے ساتھ آپ کا پہلا نکاح ہوا بمقام کامل پور ۹۱۲ھ۔ زوجہ دوم بی بی فاطمہؓ دختر امامنا و سیدنا حضرت مہدی

موعود علیہ السلام سے آپؓ کا دوسرا نکاح دوران ہجرت ۹۲۰ھ میں ہوا۔

بندگی میاںؓ کی اولاد

زوجہ اول بی بی عائشہؓ کے بطن سے چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں۔

(۱) میاں سید جلال الدینؓ جو بعمر چودہ سال حضرتؓ کے ساتھ ہی سدراسن میں شہید ہوگئے اور حضرتؓ کے ساتھ ہی تین جگہ سدراسن، پٹن اور چاپانیر میں دفن ہیں۔

(۲) میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؓ جو بندگی میاںؓ کی شہادت کے وقت ۱۱ سال کے تھے

(۳) میاں سید عبدالقادرؓ۔ حضرتؓ کی شہادت کے وقت آپ کی عمر ۷ سال کی تھی۔

(۴) میاں سید احمدؓ۔ بوقت شہادت صدیق ولایتؓ آپ ۵ سال کے تھے۔

(۵) میاں سید شریف تشریف الحقؓ۔ حضرتؓ کی شہادت کے وقت آپ ۴ سال کے تھے۔

(۶) میاں سید خدا بخشؓ۔ بوقت شہادت صدیق ولایتؓ آپ ۳ سال کے تھے۔

دختران بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ و بی بی عائشہؓ :

(۱) بی بی ہدنؓ زوجہ ملک اسماعیل کاکریجیؒ۔

(۲) بی بی فاطمہؓ زوجہ ملک جی مہریؒ بن خواجہ طٰہٰ۔

(۳) بی بی خونزہؓ زوجہ ملک اسماعیلؒ بن ملک حمادؓ۔

(۴) بی بی بوا امتہ العزیزؒ زوجہ بندگی میاں سید حسینؒ ابن بندگی میاں سید عطنؓ۔

(۵) بی بی رقیہؓ زوجہ بندگی میراں شاہ یعقوبؒ بن صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؓ۔

زوجہ دوم بی بی فاطمہؓ بنت حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام سے دو فرزند ہوئے۔

(۱) بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ، جو بندگی میاںؓ کی شہادت کے وقت ۹ سال کے تھے۔

(۲) بندگی میاں سید اشرفؒ جن کی ولادت کے ساتھ ہی بی بی فاطمہؓ اور نومولود کی رحلت ہوگئی۔

مولانا مولوی سید نجم الدین المعیؔ مرحوم

درمدحت حامل بارِ امانت حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ

بھاری زمیں سے وزن میں کس کا وقار ہے
آنکھوں میں کس کی کاہ سے کم کوہسار ہے

حصن حصین خرچ کے اول و عروج کا
کس ہمت بلند پہ دار و مدار ہے

اُس راہ صعب میں کہ زمیں آسماں کے
دُکتے ہیں پاؤں کس کی کمر استوار ہے

سرکس کو اپنے تن پہ سدا ناگوار ہے
بتلاؤ کس کے سر پہ امانت کا بار ہے

وہ پہلوا ن دیں کہ ہے میدان کا دھنی
جس کی کہ" قاتلوا وقتلو" ذوالفقار ہے

پانی بہادروں کے جگر اُس کے نام سے
عالم میں اُس کی بے جگری کی پکار ہے

خالق نے کی عطا اُسے فولاد کی سرشت
دھاک اُس کی سختیوں کی کلیجے کے پار ہے

ہیبت اک اُس کی منہ پہ ہزاروں کی چھا گئی
میداں میں ایک دو کہ صف صد ہزار ہے

وہ ہاتھ ہے کہ جس کا ہے ساکھا پڑا ہوا
وہ بات ہے کہ جس کا بڑا اعتبار ہے

تیز آنکھ اُس کی ترکش پر تیر ہُو بہ ہُو
ابرو پہ بل ہے تیغ کی یا تیز دھار ہے

غصہ میں جس طرف وہ جھکا تیغ بن گیا
سیدھا ہوا کسی سے تو نیزے کا وار ہے

شاہ و گدا کو باندھ لیا اُس کے رعب نے
جو اُس کے سامنے ہے وہ بے اختیار ہے

پیچھے ہی نوکروں کے ہے آقا بھی وعظ میں
دیکھا نہ پر کسی نے یہ خس ہے کہ خار ہے

اُس کی سوا نماز کے گردن جھکی نہیں
یعنی فقط وہ بندۂ پروردگار ہے

جس پر کہ بے نیاز نگاہیں وہ پڑگئیں
سمجھو وہ خوش نصیب اُنہیں کا شکار ہے

عاجز ہر اک ہوا و ہوس اس کے سامنے
اِس نفس بے لگام کا وہ شہسوار ہے

جب تک کہ اضطرار نہ ہو اُس غیور کو
فاقہ میں اپنے پیٹ کو بھرنا بھی عار ہے

ان کا یہ قول ہے کہ نہیں ہم کسی پہ بار
اپنی قطار میں نہ کسی کا شمار ہے

تھا قتل خوندمیرؓ کا ممکن بھی المعیؔ
ہاں خوش یہ ہیں اُسی سے جو منظور یار ہے

ماخذ:

(۱) مولود حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ

(۲) جنت الولایت

(۳) مطلع الولایت

(۴) محضرہ حضرت شاہ دلاورؒ

(۵) انصاف نامہ

(۶) حاشیہ انصاف نامہ

(۷) دفتر (اول، دوم)

(۸) نقلیات عبدالرشیدؒ

(۹) نقلیات میاں سید عالمؒ

(۱۰) پنج فضائل

(۱۱) شواہد ولایت

(۱۲) معارج الولایت

(۱۳) خاتم سلیمانی

(۱۴) تذکرۃ الصالحین

(۱۵) مضامین سیرت صدیق اکبرؓ

(۱۶) سوانح مہدی موعودؑ

(۱۷) امیرالمصدقین خلیفہ اول بندگی میراں سید محمود ثانی المہدیؓ

(۱۸) سیرت صدیق ولایت (اور دوسری قومی اور اسلامی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے)